قال اللہ تعالیٰ
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

خدماتِ ختمِ نبوّت
اور
سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

رسائل

جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ
السؤ والعقاب علی المسیح الکذاب
الجزار الدیانی علی المرتد القادیانی

تصانیف
...ضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ

تخریج وحاشیہ
ڈاکٹر قاری ابو احمد محمد ارشد مسعود اشرف چشتی رضوی عفی عنہ
حسبِ فرمائش: ضیغم اہل سنت، مقدام العلماء الاخیرین،
حضرت علامہ مولانا پیر سید مظفر شاہ قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر
بزمِ علم و دانش (انٹرنیشنل)

Marfat.com

قال اللہ تعالیٰ
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

خدماتِ ختمِ نبوّت اور سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

رسائل

جزاء اللہ عدوہ باباءه ختم النبوة
السوء والعقاب علی المسیح الکذاب
الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

تصانیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی

تخریج وحاشیہ

ڈاکٹر قاری ابو احمد محمد ارشد مسعود اشرف چشتی رضوی عفی عنہ

حسب فرمائش بقیتہ اہل سنت، مقدام العلماء الاخیرین،
حضرت علامہ مولانا پیر سید مظفر شاہ قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر بزمِ علم و دانش (انٹرنیشنل)

DATA ENTERED

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : خدمات ختم نبوت اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

مولف : اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج وحاشیہ: ڈاکٹر قاری ابواحمد محمد ارشد مسعود اشرف چشتی رضوی

اشاعت : اوّل مارچ 2018ء

صفحات : 352

ناشر : بزم علم ودانش انٹرنیشنل

دارالقلم اسلامک ریسرچ سنٹر پاکستان

297.44

خ 280

141491

ناشر

بزم علم و دانش (انٹرنیشنل)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی افضل الانبیاء والمرسلین وخاتم النبیین ورحمۃ للعالمین سیدنا وشفیعنا ومولانا محمد وعلی الہ واصحابہ أجمعین۔

اللہ عزوجل کے پیارے محبوب حضور اکرم صلی تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ورسول ہونے کا مسئلہ دین متین اسلام کے اُن بدیہی مسائل وعقائد میں سے ایک ہے، جس کے متعلق قرآن مجید احادیث نبوی میں نہ صرف بے شمار دلائل وبراہین موجود ہیں جن کو ہر خاص وعام ہی نہیں کثیر غیر مسلم بھی جانتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت (کہ آپ صلی تعالیٰ اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری نبی اور رسول ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہ پیدا ہوا اور نہ ہوگا نہ ہوسکتا ہے) پر جب تک ایمان ویقین نہ رکھے اس وقت تک کوئی مومن ومسلمان ہو ہی نہیں سکتا، بلکہ تاریخ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ حضور اکرم صلی تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر شک کرنے اور تسلیم نہ کرنے والوں کے خلاف اُمت مسلمہ کے عظیم وجلیل القدر اسلاف یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سخت ترین مشکلات کے باوجود جھوٹے مدعیان نبوت کا نہ صرف قلع قمع کیا بلکہ آئندہ آنے والے مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ چھوڑ گئے کہ ملکی یا عالمی حالات کیسے بھی ہوں عقیدہ ختم نبوت پر کسی طرح کا بھی سمجھوتہ (کمپرومائز) نہیں ہوسکتا۔

حضور اکرم صلی تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بالخصوص سرزمین عرب میں نبوت کی ہوس کا مرض وبا کی طرح تمام عرب میں پھیل گیا اور مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی طرح طلیحہ بن خویلد وغیرہ نے بھی نبوت کا دعویٰ کردیا اور ان جھوٹے مدعیان نبوت کے مدد واعانت

Marfat.com

کے لئے اکثر اُن کی قومیں بھی اُن کے ساتھ کھڑی ہو گئیں تھیں۔

امیر المؤمنین خلیفہ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ان فتنوں کی سر کوبی کے لئے نہایت ہی سخت اقدام کئے وقتی سختیوں، وقتی نزاکتوں اور وقتی مصلحتوں کی پرواہ کئے بغیر آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے نہ صرف سرزمین عرب بلکہ عمان و بحرین وغیرہ علاقوں میں بھی پیدا شدہ فتنوں کی آگ کو ہی نہیں بلکہ اس کی خاک کو بھی ایسا سرد کر دیا کہ جس سے نکلنے والا دھواں بھی اپنے اندر حرارت سے محروم ہو گیا۔

صرف یہی نہیں بلکہ سجاح بنت حارث جیسی ہوشیار و چالاک و چالباز اپنی شیریں بیانی اور دام حسن میں آسانی سے پھنسا لینے والی ایرانی آلہ کار کو بھی ایسی منہ کی کھانی پڑی کہ بغیر واپسی کی کوئی سبیل نہ رہی۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ختم نبوت پر پہرہ دیتے ہوئے جتنے صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ تعالی عنہم نے جام شہادت نوش فرمائے تاریخ اسلام میں اُس سے پہلے ہرگز اتنی شہادتیں رونما نہیں ہوئیں، صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ تعالی عنہم کے عمل نے آئندہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لئے اس مسئلہ میں ایک راستہ متعین کر دیا کہ جانوں کے نذرانے بھی پیش کرنے پڑیں تو بھی اس عقیدہ میں لغزش نہ آنے پائے ورنہ دعوی ایمانی تو ہو سکتا ہے مگر بندہ مومن و مسلم نہیں رہے گا۔

بد قسمتی سے آج کے اس پر فتن دور میں اقتدار کے ایوانوں میں بیٹھنے کی ہوس نے کلمہ گو دعوی ایمانی رکھنے والوں کو اتنا کمزور کر دیا ہے کہ کافر و غیر مسلم قرار دیئے گئے قادیانوں کو بھی نہ صرف علاقائی بھائی چارہ کی حد تک محدود رکھنے میں کوشاں و سرگرداں بلکہ مسلمانوں میں داخل کرنے پر تلے ہوئے ہیں جس کی ظاہری وجوہات سوائے دُنیا طلبی کے کچھ نظر نہیں آتیں مگر ایک کلمہ گو کے لئے ایمان سے بڑھ کر کائنات میں کوئی بڑی دولت نہیں ہے۔

مخبر صادق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بتائی ہوئی خبروں کے مطابق ہوس نبوت کی مریض قیامت تک مختلف شکلوں اور رنگوں میں اپنے مرض کا دعوی کرتے رہیں گے لیکن اہل ایمان

Marfat.com

پر یہ ضروری ہے کہ ہوس نبوت کے ہر مریض اور اُس کے معاونین کا بھی کم از کم اپنی استطاعت کے مطابق نہ صرف مقابلہ کریں بلکہ اُن کو کیفرِ کردار تک پہنچانے میں اپنا حق ادا کریں ورنہ اپنے ایمانوں کی فکر کریں۔

شیطان اور ذریت شیطانی کلمہ گو مسلمان کو اقتدار کی کرسی کے لالچ، کبھی دُنیا کی فانی و زوال پزیر مال و دولت کے لالچ، کبھی عیش و عشرت اور نفس و ہوس پرستی کی تکمیل کے لالچ، کبھی شہرت و منصب کے لالچ، کبھی اقتدار چھن جانے کے خوف، کبھی عالمی دباؤ کے خوف، کبھی بھوک و افلاس کے خوف، کبھی جان و اولاد کے ختم کرنے کا خوف دلاتے ہوئے صرف اور صرف اس کے ایمان کا سودا کرنے میں مصروف عمل ہیں لہٰذا اسلامتی ایمان کے لئے ضروری ہے کہ کلمہ گو مسلمان کسی بھی خوف و لالچ کی پرواہ کئے بغیر عقیدہ ختم نبوت پر تن من دھن سب کچھ قربان کر دینے کو تیار رہے تا کہ اُ کے پاس موجود کائنات کی عظیم ترین دولت ایمان محفوظ و مامون رہے۔

ہوس نبوت کے مریضوں نے جب بھی دعوی نبوت کیا اہل اسلام میں سے ہر ایک فرد نے نہ صرف اُن کو نامنظور کیا بلکہ اصحاب اقتدار نے اپنی قوت و طاقت کو بروئے کار لاتے ہوئے اُن کا مقابلہ کیا تو عوام الناس نے پہرہ دیتے ہوئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اُسے واصل جہنم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا جبکہ علماء وقت نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے کبھی تو میدان کارزار میں طاغوتی قوتوں کے مقابل تلوار کو اُٹھایا تو کبھی عوام الناس میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لیے قلم کو اپنا ہتھیار بناتے ہوئے حق و باطل کو صفحہ قرطاس پر اُتارا۔

"جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ" نامی یہ رسالہ بھی برصغیر پاک و ہند ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی عظیم ہستی الشاہ الشیخ المفسر المحدث الفقیہ امام احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم حق ترجمان سے اُس وقت معرض وجود میں آیا جب ایک منکر ختم نبوت نے غلو کا ارتکاب کرتے ہوئے حضرت سیدنا و مولانا علی المرتضی، سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ زہرا اور گلشن نبوت

Marfat.com

نبوت کے پھول حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے متعلق ہرزہ سرائی کرتے ہوئے اُنہیں نبی ورسول کہنا ثابت کرنے کی کوشش کی، اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت احادیث مبارکہ سے بتایا۔

پس آپ نے اُس کے دعویٰ کذب کے رد میں اس رسالہ کو تصنیف فرمایا جس میں اُس وقت کے رجحان کے مطابق تحریر کو صفحہ قرطاس پر اُتارا مگر آج کے اس ترقی یافتہ اور کم فرستی کے دور میں جب تک کسی حوالہ کو کتاب، جلد صفحہ یا حدیث نمبر کے ساتھ ذکر نہ کیا جائے اسے مدلل سمجھنے میں پس وپیش کی جاتی ہے کے مطابق بنانے کے لئے راقم الحروف نے اس کی تخریج اور بعض مقامات پر حاشیہ نگاری کا شرف حاصل کیا ہے جس کا سبب ایک تو ملکی حالات بنے کہ جب پاک سرزمین کی قومی اسمبلی میں بیٹھنے والوں نے کم نظری، کم علمی، کم فہمی، جہالت، اغیار نوازی، قادیانیت کی نمک خواری، مخصوص چند لوگوں سے ووٹ کی طلبگاری یا کچھ بھی کہئے کے تحت ختم نبوت ایکٹ میں چھیڑ چھاڑ کی جس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ اہل سنّت وجماعت کے مذہبی حلقوں میں ہی تشویش ناک صورت حال پیدا ہوئی بلکہ عوام اہل سنّت اور مذہبی درد رکھنے والے بعض دوسرے مسالک کے عوام میں بھی ایک اضطرابی صورتحال پیدا ہوئی جس کے پیش نظر بعض حکومتی علماء اور علماء اہل سنّت میں میڈیا وسوشل میڈیا یا مناظروں کے چیلنج تک کئے جانے لگے جس کے سبب عوام الناس میں بھی مسئلہ وعقیدہ ختم نبوت کے متعلق جاننے اور پڑھنے کا ذوق بیدار ہوا جس کے سبب مختلف کتب ورسائل مطالعہ عوام کی غرض سے جب راقم الحروف نے اپنی لائبریری سے نکالے تو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ رسالہ بھی سامنے آیا جس کو موجودہ رجحان کے مطابق کرنے کا خیال ذہن میں پیدا ہوا پس اسی کے پیش نظر راقم الحروف نے رسالہ ہذا کی تخریج چند ایام میں مکمل کردی۔

پس جب اس کی اشاعت کے متعلق خیال آیا تو محترم المقام جناب **طلعت الحسن لون** صاحب سے بات ہوئی تو اُنہوں نے کہا آپ فکر نہ کریں تیار کریں ان شاء اللہ شائع

Marfat.com

ہو جائے گی مگر اس کے ساتھ ہی دل میں خیال پیدا ہوا کہ مسئلہ ختم نبوت پر خدمات سیدی اعلیٰ حضرت کو تخریج وحاشیہ کے ساتھ یکجا جمع کر دیا جائے، پس تحریری مصروفیات کے باوجود (کیونکہ ان دنوں راقم الحروف **"دافع ازالۃ الوسواس"** پر کام کر رہا تھا جو کہ اپنے آخری مراحل میں تھا اور اس کے ساتھ ساتھ بعض دوسرے مضامین بھی زیر ترتیب تھے) **"السؤال العقاب علی المسیح الکذاب"** ، **"الجزار الدیانی علی المرتد القادیانی"** ، **"المبین فی ختم النبیین"** وغیرہ کو بھی شامل کیا گیا اور تخریج کے ساتھ ساتھ کچھ مقامات پر حواشی بھی لکھے انہی ایام میں ضیغم اہل سنّت، مقدام العلماء الاغیرین، خطیب الاسلام، مبلغ عرب وعجم حضرت علامہ مولانا **قبلہ پیر سید مظفر شاہ** صاحب دام اقبالہ واطال اللہ عمرہ سے فون پر گفتگو ہوئی جس میں تحریری سرگرمیوں کے تحت ان رسائل کا ذکر بھی ہوا تو آپ نے اپنے جذبہ ومحبت ایمانی کے پیش نظر فرمایا کہ قاری صاحب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات اور پھر تخریج کے ساتھ اگر آپ تیار کر رہے ہیں تو ہم ان کے اشاعت کی سعادت سے محروم نہیں رہیں گے آپ مکمل کریں اور اس بارے میں بے فکر ہو جائیں ہم ان کی اشاعت ان شاء اللہ العزیز بزم علم ودانش انٹرنیشنل کے زیر اہتمام کریں گے۔

راقم الحروف اپنے تمام معاونین بالخصوص اپنے والد گرامی حضرت علامہ مولانا قاری محمد اشرف چشتی دام اقبالہ، ضیغم اہل سنّت قبلہ پیر سید مظفر شاہ صاحب، حضرت علامہ مولانا عدنان احمد چشتی صاحب، فاتح رافضیت حضرت علامہ مولانا محمد علی رضوی صاحب، مولانا ظفر رضوی صاحب، محترم جناب طلعت الحسن لون وغیرہ کا بے حد مشکور وممنون ہے کہ جن کے علمی، عملی اور جانی ومالی تعاون سے یہ رسائل ترتیب پائے۔ اللہ رب العزت کے بارگاہ میں دعا ہے کہ پروردگار اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے اور تمام احباب اور فقیر کے لئے ان کو نجات اخروی کا سبب بنائے، آمین۔

اولاً ارادہ تو یہ تھا کہ سیدی اعلیٰ حضرت کے اس بارے میں رسائل کو مکمل کیا جائے مگر

Marfat.com

"**المبین فی ختم النبیین**" وغیرہ کے کچھ حصوں کے مفقود ہونے کی وجہ سے فی الحال اس سلسلہ میں" **جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ** "، "**السؤ العقاب**"، "**الجزار الدیانی**" کو ترتیب دیا گیا۔

راقم الحروف نے اصل" **جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ**" کے اُس نسخہ کو رکھا ہے جو پاسبان مسلک رضا، نائب محدث اعظم پاکستان، ولی کامل، پیر طریقت رہبر شریعت، سیدی ومرشدی الحاج ابوداود **محمد صادق قادری** رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی طرف سے تحفۃً عنایت فرمایا تھا جو کہ حسنی پریس بریلی شریف محلہ سوداگران سے باہتمام مولوی محمد حسنین رضا خاں ابن اُستاذِ زمن مولانا حسن رضا خان ۲۶ رمضان ۱۳۴۳ھ شائع ہوا۔

حضرات علماء کرام اور قارئین عظام سے گذارش ہے کہ "الانسان مرکب من الخطاء والنسیان" کے تحت راقم الحروف کی کم علمی اور عدم توجہ سے رہ جانے والی اغلاط یا اگر کہیں کوئی سقم نظر آئے تو راقم الحروف کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کو درست کیا جاسکے۔

قارئین کرام! سے گذارش ہے کہ اگر کسی دوست کے پاس سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے خانوادہ کے بزرگوں کی ختم نبوت کے مسئلہ میں مکمل کتب ورسائل موجود ہوں تو راقم الحروف کو اس بارے میں اطلاع کریں تاکہ اُن کو تخریج وحواشی کے ساتھ رجحان زمانہ کے مطابق شائع کردیا جائے۔

خادم العلم والعلماء: محمد ارشد مسعود عفی عنہ۔

Marfat.com

جزاء اللّٰہ عدوّہ باباۂ ختم النبوّۃ

۱۳۱۷ھ

(دشمنِ خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء)

Marfat.com

مسئلہ

از شیخ خدا بخش اہلسنّت والجماعت محلہ سوئی گری کی پول، ۱۹، رجب ۱۳۱۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولید ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید کہلواتا، اپنا عقیدہ بایں طور پر رکھتا ہے کہ حضرت علی وفاطمہ وحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء ورسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت وجماعت اولیائے کاملین سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیاطین سے؟ اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سید ہوسکتا ہے، یانہیں؟ اور اسے سید کہنا روا ہے یانہیں؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ت)

الجواب

الحمد للہ رب العٰلمین وسلام علی المرسلین. مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا.[1] یا من یصلی علیہ ھو وملئکتہ صل علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارك وسلم تسلیما اٰمین، ربّ انّی "أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ ـ وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَّحْضُرُوْنِ"(2) وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم المرسلین اول الانبیاء خلقا واٰخرھم بعثا واٰلہ وصحبہ والتابعین ولعن وقتل واخزی وخذل مردۃ الجن وشیاطین الانس واعاذنا ابدا من شرھم اجمعین اٰمین۔

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ رب العالمین کو اور سلام تمام رسولوں پر، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کے پچھلے، اور اللہ تعالیٰ ہر شئے کا عالم ہے۔ اے وہ ذات! جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے درود اور اس کے آل واصحاب پر اور سلام کامل۔ آمین۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں

---

[1] [الأحزاب:40]

(2)[المؤمنون:97.98]

Marfat.com

شیاطین کے وسوسوں سے، اور اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں، اور صلوٰۃ اللہ خاتم المرسلین پر جو تمام انبیاء سے پیدائش میں اول اور بعثت میں ان سے آخر اور ان کی آل واصحاب اور تابعین پر، اور لعنت اور ہلاکت، رسوائی اور ذلت ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرکش جنوں اور انسانی شیطانوں پر، اور ان سب کے شر سے ہمیشہ ہمیں پناہ دے، آمین۔

اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح "لا الٰہ الا اللہ" ماننا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو "احد صمد لا شریک لہ" جاننا فرضِ اوّل ومناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ اُن کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینا محال وباطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے "وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ" [1]۔ "ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے"۔

نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنی ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیر ان ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اُس کے کافر ہونے میں شک وتردّد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفر ان ہے، ولید پلید جس کا قول نجس تر از بول، سوال میں مذکور، ضرور ولی ہے بیشک ضرور مگر حاشانہ ولی الرحمٰن بلکہ عدو الرحمن ولی الشیطان ہے، یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتوی نہیں اللہ واحد قہار کا فتوی ہے، خاتم الانبیاء الاخیار کا فتوی ہے، علی مرتضی وبتول زہرا وحسن مجتبٰی وشہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتوی ہے صلی اللہ تعالیٰ علی سیدھم ومولاھم وعلیھم وسلّم۔

شفاء شریف واعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

یکفر أیضاً ...من کذب بشیء مما صرح [به] فی القرآن من حکم أو خبر

---

[1] [الأحزاب:40]

Marfat.com

أو أثبت ما نفاه. أو نفي ما أثبته على علم منه بذلك، أو شك في شيء من ذلك۔ [۱]

نیز تکفیر کی جائیگی جس نے قرآن کے صریح حکم یا خبر کی تکذیب کی، یا جس نے علم کے باوجود اس کی نفی کردہ کا اثبات کیا یا اس کے ثابت کردہ کی نفی کی، یا جس نے اس میں شک کیا۔

فتاوٰی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

"التردد فی المعلوم من الدین بالضرورۃ کالانکار"۔ [۲]

بدیہی ضروری دینی معلوم چیز میں تردد کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کا انکار کرنا ہے۔

شفاء میں ہے:

"وَقَعَ الْإِجْمَاعُ عَلَى تَكْفِيرِ كُلِّ مَنْ دَافَعَ نَصَّ الْكِتَابِ أَوْ خَصَّ حَدِيثًا مُجْمَعًا عَلَى نَقْلِهِ مَقْطُوعًا بِهِ، مُجْمَعًا عَلَى حَمْلِهِ عَلَى ظَاهِرِهِ...... وَلِهَذَا نكفر من لم يكفر مَنْ دَانَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الاسلام {المسلمين}..... أَوْ وَقَفَ فِيهِمْ، أَوْ شَكَّ (فی کفرهم) أَوْ صَحَّحَ مَذْهَبَهُمْ.. وَإِنْ أَظْهَرَ {مَعَ ذَلِكَ} الْإِسْلَامَ وَاعْتَقَدَهُ وَاعْتَقَدَ إِبْطَالَ كُلِّ مَذْهَبٍ سِوَاهُ.. فَهُوَ كَافِرٌ بِإِظْهَارِ {بأظهاره} مَا أَظْهَرَ مِنْ خِلَافِ ذَلِكَ. مختصرا مزیدا من نسیم الریاض ما بین الهلالین۔ [۳]

---

[۱] (الشفا بتعریف حقوق المصطفی ،الفصل التاسع الحکم بالنسبة للقرآن، للقاضی عیاض، 2\646، اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، فصل آخر فی الخطاء، لابن حجر ص 176)

[۲] (الفتاوی الحدیثیة، باب اصول الدین، لابن حجر، ص 201، کراچی، 142 بیروت)

[۳] (الشفاء، الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي بَيَانِ مَا هُوَ مِنَ الْمَقَالَاتِ كُفْرٌ وَمَا يَتَوَقَّفُ أَوْ يُخْتَلَفُ فِيهِ وَمَا لَيْسَ بِكُفْرٍ، للقاضی عیاض، 2\610، ونسیم الریاض، 4\509.510)

Marfat.com

ایسے شخص کے کفر پر امت مسلمہ کا اجماع ہے جو کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث جس کے نقل پر یقین ہے اس کی تخصیص کرے حالانکہ اجماع کے مطابق اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے۔ اسی لئے ہم ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو اسلام کے غیر کسی دین والے کی تکفیر نہ کرے یا توقف یا شک کرے (ان کے کفر میں) یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے، اگرچہ ایسا شخص اسلام کا اظہار کرے اور عقیدہ رکھے اور اسلام کے سوا ہر مذہب کے بطلان کا عقیدہ رکھے اس سبب سے کہ وہ اپنے ظاہر کئے کا خلاف ظاہر کرتا ہے لہذا وہ کافر ہے اھ مختصراً، ہلالین کے درمیان نسیم الریاض کی طرف سے زائد ہے۔

اسی میں ہے:

"اَلْإِجْمَاعَ عَلَى كُفْرِ مَنْ لَمْ يُكَفِّرْ .... كُلَّ مَنْ فَارَقَ دِينَ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ وَقَفَ فِي تَكْفِيرِهِمْ، أَوْ شَكَّ. مختصراً". [1]

اسلام سے علیحدگی اختیار کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرنے والے کی تکفیر نہ کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے، مختصراً۔

بزازیہ و درمختار وغیرہما میں ہے:

"من شك في كفره وعذابه فقد كفر" [2]

جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ کافر ہے۔

بلکہ [3] شخص مذکور پر لازم وضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر والحاد وزندقہ وارتداد کا فتوی لکھے، آخر یہ تو بداہۃً ضرورۃً موافقین ومخالفین حتی کہ کفار ومشرکین سب کو معلوم ومسلم کہ

---

[1] (الشفاء، فصل الثالث فی تحقیق القول فی اکفار المتأولین، 2\603)

[2] (الدر المختار شرح تنویر الابصار، باب المرتد، 1\345، {من شك في عذابه و كفره كفر} والبزازية على الهندية، 6\322، مصر)

[3] ف: اہل بیت کرام خواہ کسی امتی کو نبی ماننے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

Marfat.com

حضرات حسنین اوران کے والدین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہم مسلمان تھے، قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلاشبہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف کو حق مانتے، اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو قطعاً وہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعاً یقیناً اپنے آپ کو نبی و رسول نہ جانتے اور اس ادعائے ملعون کو باطل وملعون ہی مانتے کہ قول بالمتنافیین کسی عاقل سے معقول نہیں، اب یہ شخص کہ انہیں نبی و رسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب و مبطل جانتا ہے اور رسولوں کی تکذیب کفرِ ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رو سے کافر ہے، غرض انہیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت میں سچا جانا تو اس ایمانی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہوا، اور جھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کر کے کافر ہوا مفر کدھر، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الاکبر۔

ولید کے مقابل ذکر احادیث ونصوص علمائے قدیم وحدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے حدیث وعلماء کی کیا قدر جانے، مگر بحمد اللہ تعالٰی مسلمانوں کے لئے متعدد منافع ظاہرو بین ہیں، قرآن وحدیث دونوں ایمانِ مومن ہیں، احادیث کا بار بار تکرار اظہار دلوں میں ایمان کی جڑ جمائے گا، آیہ کریمہ میں وساوسِ ملعونہ بعض شیاطین نجدیہ کا استیصال فرمائے گا، ختم نبوت و خاتم النّبیین کے صحیح و نجیح معنی بتائے گا، بعض قاسمان کفر و مجون کے اختراع جنون کو مردود و ملعون بنائے گا۔

ولید پلید کے ادعائے خبیث ثبوت بالحدیث کا بطلان دکھائے گا، نصوصِ ائمہ سے اہلِ ایمان کو صحت فتوی پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معہذا ذکر محبوب راحتِ قلوب ہے، اُن کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پائے گا۔

Marfat.com

بریت آدم اور ختم نبوت

فاقول وبحول اللہ احول (ارشادات الٰہیہ)

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادہ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی: "یَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلا ما غَفَرْتَ لِی"

(الٰہی! میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما) ارشاد ہوا: اے آدم! تو نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا؟ عرض کی: الٰہی! جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا تو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا:

"صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأُحِبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ {ادْعُنِي} واذا سألتنی بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ "۔ زاد الطبرانی: وهو آخِرُ {النَّبِيِّينَ} الأنبياء مِنْ ذُرِّيَّتِكَ۔ [1]

اے آدم! تو نے سچ کہا بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی، اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا۔ طبرانی نے یہ اضافہ کیا: وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

---

[1] (أخرجه الحاكم في المستدرك 2\615، والطبرانی فی الصغير 412(994)، وفی الأوسط 7\259(6498)، والآجری فی الشريعة (992)، والبيهقی فی الدلائل ==

Marfat.com

....

==، 5\498 وأبو عبد الله التميمي البصري في تلقيح العقول في فضائل الرسول، 1\428 (456)، وأبو مطيع المصري في الأمالي (9)، وابن عساكر في تاريخ دمشق (كما في تهذيبه 2\344، و 359، كلهم من طريق عبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن أبيه عن جده عن عمر بن الخطاب ۔۔۔۔ الحديث ۔ وانظر: المواهب اللدنية 1\55، و 3\605 ۔ وقال البيهقي: تفرد به عبد الرحمن بن زيد بن اسلم من هذا الوجه عنه، وهو ضعيف، والله اعلم۔ قلت: له شاهد كما سيأتي۔

عبدالرحمن بن زید بن اسلم کذاب نہیں ہے کہ اس کی روایت کو موضوع قرار دیا جائے جیسا کہ مخالفین کا دعوی ہے، اس کے متعلق شیخ عبداللہ بن صدیق غماری نے اپنی کتاب "الرد المحکم المتین، ص 131" پر گفتگو کی ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں اُس کے محبوب مکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے توسل سے دعا کرنا تینوں زمانوں میں ثابت ہے یعنی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ولادت با سعادت سے قبل، بعداز ولادت مبارکہ اور بعداز وصال۔

جس پر قرآن واحادیث شاہد ہیں، اللہ رب العالمین کا ارشاد پاک ہے کہ: اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ}۔ (البقرة:89)

اوراس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر

مفسرین کرام نے فرمایا کہ یہود جب جنگ کرتے اوران کی تعداد کم پڑ جاتی اور دشمن غالب آنے لگتا تو وہ یوں کہتے: "اے اللہ ہماری مدد اس نبی کے وسیلہ سے فرما جو آخری دور میں تشریف لائے گا جس کی صفت اور نعت ہم تورات میں پاتے ہیں تو ان کی مدد کی جاتی"۔

امام ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں کہا:

Marfat.com

عاصم بن عمر بن قتادہ اپنی قوم میں سے کچھ لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

عرب میں ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی شان کو کوئی نہیں جانتا تھا، ہمارے ہاں یہود تھے اور اہل کتاب تھے اور ہم بتوں کے پجاری مشرک تھے جب کبھی ان کو ہماری طرف سے تکلیف پہنچتی تو وہ کہتے کہ اب وہ نبی مبعوث ہونے والے اور تشریف لانے والے ہیں جو سارے زمانے پر سایہ رحمت فرمائیں گے ہم ان کی اتباع کریں گے اور ان کے ساتھ مل کر تم سے ایسے قتال کریں گے جیسے قوم عاد اور قوم ارم کے ساتھ کیا تھا۔

اور جب آپ ﷺ کو اللہ تعالی نے مبعوث فرمادیا تو ہم نے تو آپ ﷺ کی اتباع کی اور یہودیوں نے انکار کردیا تو اللہ تعالی نے ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی:

{وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ}۔ (البقرۃ:89)

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

(سیرۃ ابن اسحاق 263، یہ سند ثابت ہے اور اس میں ابن اسحاق نے سماع کی صراحت کی ہے اور عاصم بن عمر بن قتادہ وہ ثقہ ہے اور اس کے شیوخ پوری جماعت ہیں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔ پس اس اثر کی سند صحیح ہے اور مشہور ہے اور امام بیہقی نے دلائل النبوۃ ۲ / ۷۵۔۷۶ میں اس کو روایت کیا ہے اور امام طبری نے اپنی تفسیر ۱ / ۴۵۵ میں اور اس اثر کی تائید میں دیگر روایات بھی ذکر کی ہیں جو کہ ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں)

امام ابن جوزی نے فرمایا کہ: "یستفتحون: یستنصرون"۔ یعنی مدد طلب کرتے تھے یہود جب مشرکوں کے ساتھ جنگ کرتے تو نبی کریم ﷺ کے نام مبارک محمد ﷺ کے وسیلہ سے مدد طلب کرتے تھے۔ (زاد المسیر ۱/۱۱۴)

اور امام قرطبی نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ:

Marfat.com

جب خیبر کے یہود، غطفان (ایک قبیلہ کا نام) کے ساتھ جنگ کرتے اور جب یہود کو شکست ہوتی تو یہودی اس طرح دعا کرتے تھے:

"إِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا أَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِلَّا تَنْصُرْنَا عَلَيْهِمْ".

اے اللہ ہم تجھ سے اس نبی امی کے وسیلہ سے دعا مانگتے ہیں کہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ اس کو آخری زمانے میں بھیجے گا تو ان کی مدد کی جاتی۔

تو فرمایا کہ جب انہوں نے یہ دعا مانگی اور غطفان کے سامنے گئے تو غطفان شکست کھا کر بھاگ گئے۔ تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو انہوں نے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: {وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا} اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے وسیلہ سے فتح مانگتے تھے۔

(تفسیر القرطبی 26.27\2، وانظر: تفسیر ابن کثیر 327\1، والعجاب فی بیان الاسباب لابن حجر العسقلانی 282\1، واسباب النزول للواحدی 28\1)

امام بیہقی نے اس اثر کو اپنی سند کے ساتھ دلائل النبوۃ میں دیگر کئی روایات کے ساتھ روایت کیا جو ایک دوسری کی تائید کرتی ہیں۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی 76\2)

حضرت امام رازی نے فرمایا کہ اس آیت کے سبب نزول میں کئی وجوہات ہیں، ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اور قرآن پاک کے نزول سے قبل یہودی فتح طلب کرتے یعنی فتح اور نصرت کی دعا کرتے اور وہ کہتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ".

(تفسیر کبیر 180\3، وفی نسخۃ: 598\3، وانظر: اللباب فی علوم الکتاب 276\2)

Marfat.com

اے اللہ! ہمیں نبی امی ﷺ کے وسیلہ سے فتح دے اور ہماری مدد فرما۔ امام ابوحیان اندلسی نے فرمایا کہ: "يَسْتَفْتِحُونَ: أَيْ يَسْتَحْكِمُونَ، أَوْ يَسْتَعْلِمُونَ، أَوْ يَسْتَنْصِرُونَ"۔

یعنی فیصلہ طلب کرتے یا علم طلب کرتے یا مدد طلب کرتے۔

جب وہ دشمن کے مقابل جنگ میں جاتے تو کہتے:

"اللَّهُمَّ انْصُرْنَا عَلَيْهِمْ بِالنَّبِيِّ الْمَبْعُوثِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، الَّذِي نَجِدُ نَعْتَهُ فِي التَّوْرَاةِ". (تفسیر بحر المحیط 303\1)

اے اللہ ان کے خلاف ہماری مدد فرما اس نبی ﷺ کے صدقے کہ جو آخری زمانے میں مبعوث ہوگا اور جس کی نعت ہم تورات میں پاتے ہیں۔

زمخشری، وخازن اور اسماعیل حقی اور شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی اور علامہ آلوسی نے بھی اسی طرح اپنی اپنی تفاسیر میں فرمایا۔

(تفسیر الکشاف 349\1، وتفسیر خازن 65\1، وروح البیان 179\1، حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی 349\1، وروح المعانی 179\1)

آیت نمبر (2)

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ" (المائدة:35)

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ "المستدرک" میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ قَارِئًا يَقْرَأُ " {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ، وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ} [المائدة: 35] قَالَ: الْقُرْبَةَ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللهِ وَسِيلَةً "

یعنی انہوں نے ایک قاری کو سنا کہ وہ پڑھ رہا تھا "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ، وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ" اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ تو آپ نے فرمایا کہ قرب

Marfat.com

اور پھر فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محفوظ علم والے جانتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان میں سب سے زیادہ اللہ کے قرب کا وسیلہ ہیں۔ (مستدرک، فی التفسیر، سورۃ المائدۃ 2\341(3216)، وفی نسخۃ: 2\312، صحیح)

پس صحابی رسول اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ تفسیر سے معلوم ہوا کہ یہ آیت مبارکہ ہر قسم کے توسل کو شامل ہے خواہ وہ اعمال ہوں، ذوات ہوں یا دعا کے ساتھ ہو۔

آیت نمبر (3)

"وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا"

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب ﷺ تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

شیخ عیسی بن عبداللہ بن مانع الحمیری فرماتے ہیں کہ: اس آیت کا سبب نزول اگرچہ ایسے منافقین کے بارے میں ہے کہ جو طاغوت کو اپنا حکم مانتے تھے لیکن ہے یہ عام ہر گناہ گار اور خطا کار کے لیے ہے۔ کیونکہ اس میں جو ظلم مذکور ہوا ہے وہ ہر معصیت کو شامل ہے۔

اور یہ آیت نبی کریم ﷺ کے ساتھ حیات و وفات میں توسل کرنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

کیونکہ اس میں دونوں فعل یعنی مجیء اور استغفار سیاق شرط میں واقع ہوئے ہیں اور جو فعل سیاق شرط میں واقع ہو تو وہ عموم پر دلالت کرتا ہے۔ اور آپ ﷺ کی ظاہری حیات میں آپ ﷺ سے استشفاع توسل کرنے میں اختلاف نہیں ہے۔ (اتحاف الاذکیاء، ص 13)

یہاں وہ واقع بیان کرنا اچھا ہے، جس کو محدثین اور حفاظ کی ایک جماعت نے بطریق محمد بن حرب الباھلی بیان روایت کیا ہے۔

امام محمد بن حرب الباھلی فرماتے ہیں کہ میں مدینہ شریف حاضر ہوا اور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا تو ایک دیہاتی اُونٹ پر آیا اُونٹ سے اُتر کر اس نے اُونٹ کی نکیل باندھی اور قبر انور پر آیا اور

Marfat.com

بڑے اچھے طریقے سے سلام عرض کیا اور بڑے خوبصورت انداز میں دُعا مانگی، پھر عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو وحی کے ساتھ مخصوص فرمایا اور آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں تمام اولین وآخرین کے علوم نازل فرمائے۔ اور اسی کتاب میں یہ حکم بھی نازل فرمایا: "وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا"

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب ﷺ تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

پس میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے حاضر ہوں میں آپ کو آپ کے رب کی بارگاہ میں شافع بنا کر پیش کرتا ہوں اور اس نے آپ ﷺ سے وعدہ فرمایا ہے، پھر قبر منورہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا:

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمه
فطاب من طیبهن القاع والاکم
انت النبی الذی ترجی شفاعته
عند الصراط اذا ما زلت القدم
لولاك ما خلقت شمس ولا قمر
ولا نجوم ولا لوح ولا قلم
صلی الاله علیك الدهر أجمعه
فأنت أكرم من دانت له الأمم
نفسی فداء لقبر انت ساكنه
فیه العفاف وفیه الجود والكرم

اے زمین میں دفن ہونے والوں میں سب سے بہتر شخصیت آپ کی خوشبو سے میدان اور فضائیں معطر

Marfat.com

....

ہوگئیں آپ ہی وہ نبی ہیں جن کی شفاعت کی اُمید کی جاتی ہے جب پل صراط پر قدم ڈگمگائیں گے، اگر آپ نہ ہوتے تو سورج اور چاند پیدا نہ کیے جاتے اور نہ ستارے اور نہ لوح اور نہ ہی قلم پیدا ہوتی سارے زمانے کی گنتی کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کی طرف سے درود ہو آپ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے زیادہ مکرم ہیں میری جان اس قبر مقدسہ پر قربان جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محو استراحت ہیں اور اس میں سخاوت و بخشش اور جودوکرم ہے۔

پھر اپنی سواری پر سوار ہوا اور چلا گیا میرا خیال ہے کہ ان شاء اللہ اس کو بخشش کا پروانہ مل گیا میں نے اس سے زیادہ بلیغ کلام نہیں سنا۔

امام عتبی رحمہ اللہ نے یہ واقعہ ذکر کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔

مجھ پر نیند غالب آئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عتبی دیہاتی سے مل اور اس کو بشارت دے کہ اللہ تعالی نے اسے معاف فرما دیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: پس میں لیٹا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے اس آدمی کو مل اور اس کو بشارت دے کہ اللہ تعالی نے تجھے میری شفاعت سے بخش دیا ہے۔

حافظ ابن بشکوال نے اپنی کتاب "القربة الى رب اللعالمين بالصلاة على محمد سيد المرسلين" (۱۲۱۔ ۱۲۲ برقم ۱۲۵) میں فرمایا:

أنبأنا أبو محمد ابن قاسم حدثنا عبد الله بن محمد البصری حدثنا أبو بكر أحمد بن محمد بن الفضل الأهوازی حدثنا أبو شبل محمد بن محمد بن النعمان بن شبل الباهلی حدثنا ابن روح الرقاشی قال حدثنی محمد بن حرب الباهلی "به"

اور امام ابن النعمان المزالی نے اپنی کتاب "مصباح الظلام" ابن بشکوال کی سند سے یہ واقعہ بیان فرمایا! اور اس کی سند میں محمد بن محمد النعمان الباھلی متروک الحدیث تہذیب (۳/۳۹۰) وتقریب التہذیب (۶۲۷۵) اور اس کا تابع ابو یزید الرقاشی ہے اور بعض نسخ میں ابو زید الرقاشی ہیں اور وہ یزید بن ابان الرقاشی نہیں ہے۔

141492

Marfat.com

....

ہوگئیں آپ ہی وہ نبی ہیں جن کی شفاعت کی اُمید کی جاتی ہے جب پل صراط پر قدم ڈگمگائیں گے، اگر آپ نہ ہوتے تو سورج اور چاند پیدا نہ کیے جاتے اور نہ ستارے اور نہ لوح اور نہ ہی قلم پیدا ہوتی سارے زمانے کی گنتی کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کی طرف سے درود ہو آپ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے زیادہ مکرم ہیں میری جان اس قبر مقدسہ پر قربان جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محو استراحت ہیں اور اس میں سخاوت و بخشش اور جود و کرم ہے۔

پھر اپنی سواری پر سوار ہوا اور چلا گیا میرا خیال ہے کہ ان شاء اللہ اس کو بخشش کا پروانہ مل گیا میں نے اس سے زیادہ بلیغ کلام نہیں سنا۔

امام عتبی رحمہ اللہ نے یہ واقعہ ذکر کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔

مجھ پر نیند غالب آئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عتبی دیہاتی سے مل اور اس کو بشارت دے کہ اللہ تعالی نے اسے معاف فرما دیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: پس میں لیٹا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے اس آدمی کو مل اور اس کو بشارت دے کہ اللہ تعالی نے تجھے میری شفاعت سے بخش دیا ہے۔

حافظ ابن بشکوال نے اپنی کتاب "القربة الى رب العالمين بالصلاة على محمد سيد المرسلين" (۱۲۱۔ ۱۲۲ برقم ۱۲۵) میں فرمایا:

أنبأنا أبو محمد ابن قاسم حدثنا عبد الله بن محمد البصري حدثنا أبو بكر أحمد بن محمد بن الفضل الأهوازي حدثنا أبو شبل محمد بن محمد بن النعمان بن شبل الباهلي حدثنا ابن روح الرقاشي قال حدثني محمد بن حرب الباهلي "به"

اور امام ابن النعمان المزالی نے اپنی کتاب "مصباح الظلام" ابن بشکوال کی سند سے یہ واقعہ بیان فرمایا! اور اس کی سند میں محمد بن محمد النعمان الباھلی متروک الحدیث تہذیب (۳/ ۳۹۰) وتقریب التہذیب (۶۲۷۵) اور اس کا تابع ابو یزید الرقاشی ہے اور بعض نسخ میں ابو زید الرقاشی ہیں اور وہ یزید بن ابان الرقاشی نہیں ہے۔

141192

Marfat.com

امام بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان میں فرمایا: "أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَقِيَّةَ، إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا شُكْرٌ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَوْحِ بْنِ يَزِيدَ الْبَصْرِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو حَرْبٍ الْهِلَالِيُّ، قَالَ: حَجَّ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى بَابِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ.... الخ.

یعنی کہ ایک اعرابی نے حج کیا پھر مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر آیا تو اپنی سواری سے اترا سواری کی نکیل کو باندھا پھر مسجد شریف میں داخل ہوا یہاںتک کہ قبر منورہ تک پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا:

السلام علیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اور پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر سلام بھیجا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مواجہہ شریف پر آیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں میں آپ کے پاس گناہوں میں گھرا ہوا اور خطاؤں کے انبار لے کر آیا ہوں۔ میں آپ کے رب کے حضور آپ کو بطور وسیلہ پیش کرتا ہوں کیونکہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

"وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ " اپنے گناہوں سے معافی مانگو" وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا "اور اے میرے آقا میں آپ کی بارگاہ میں گناہوں اور خطاؤں میں گھرا ہوا آیا ہوں میں آپ کو رب کی بارگاہ میں بطور توسل پیش کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرمادے۔ اور آقا میری شفاعت فرمایئے اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرْبِ أَعْظُمُهُ
فَطَابَ مِنْ طِيبِهِ الْأَبْقَاعُ، وَالْأَكَمُ
نَفْسُ الْفِدَاءُ بِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ
فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ ذُو الْكَرَمُ

Marfat.com

....

اوراس روایت کے علاوہ میں ہے کہ:

فطـــاب مـــن طيبـــه القيعـــان والأكـــم

اورابو یزید الرقاشی کا تابع ''ابن الفضیل النحوی'' ہے

حافظ ابن النجار نے ,, الدرة الثمینة فی اخبار المدینة (ص ۲۲۳-۲۲۴) میں فرمایا:

أخبرنا عبدالرحمن بن أبي الحسن في كتابه، أخبرنا أبو الفرج بن أحمد، أخبرنا أحمد بن نصير، أخبرنا محمد بن القاسم، سمعت علي بن غالب الصوفي، يقول: سمعت إبراهيم بن محمد المزكي يقول: سمعت أبا الحسن الفقيه يحكي عن الحسن بن محمد، عن ابن فضيل النحوي، عن محمد بن روح، عن محمد بن حرب الهلالي قال:

حضرت امام محمد بن ھلالی کہتے ہیں کہ میں مدینہ شریف میں حاضر ہوا اور نبی اکرم ﷺ کی قبر منورہ پر آیا پس ایک اعرابی آیا اور قبر منورہ کی زیارت کی، اور پھر اس نے کہا: "یا خیر المرسلین" اللہ عزوجل نے آپ ﷺ پر سچی کتاب نازل فرمائی اور اس میں حکم فرمایا:

{ولو انهم اذ ظلموا...} اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں اور تیری بارگاہ میں حاضر ہوکر اللہ سے معافی مانگیں اور رسول اللہ ﷺ اس کے لیے استغفار کریں تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا پائیں گے اور میں اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کے لیے حاضر ہوا اور آپ سے استغفار چاہتا ہوں اور یہ اشعار کہے:

يـــا خـــير مـــن دفنـــت بالقـــاع أعظمـــه
فطـــاب مـــن طيبهـــن القـــاع والأكـــم
نفســـي الفـــداء لقـــبرٍ أنـــت ســـاكنه
فيـــه العفـــاف وفيـــه الجـــود والكـــرم
أنـــت النـــبي الـــذي تـــرجى شـــفاعته
عنـــد الصـــراط إذا مـــا زلـــت القـــدم

Marfat.com

پھر اس نے استغفار کیا اور چلا گیا۔ پھر میں لیٹ کر سو گیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو ملاحظہ فرمایا کہ آپ نے فرمایا کہ 'اس آدمی کو مل اور اس کو خوشخبری دے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو میری شفاعت کے ساتھ بخش دیا ہے۔

اور ابن الجوزی نے مثیر الغرام الساکن (2301.303) میں فرمایا:

أَخبَرَنا عَبدُ الخَالِقِ بنُ يوسفَ، أَنبَأَنَا أَحمَدُ بنُ أَبِي نَصرٍ، أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بنُ القَاسِمِ الفَارِسِيُّ، قَالَ: سَمِعتُ غَالِبَ بنَ عَلِيٍّ الصُّوفِيَّ، يَقُولُ: سَمِعتُ إِبرَاهِيمَ المُزَكِّي، يَقُولُ: سَمِعتُ أَبَا الحَسَنِ بنَ بَقِيَّةَ، يَحكِي عَنِ الحَسَنِ بنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابنِ فُضَيلٍ النَّحوِيِّ، عَن مُحَمَّدِ بنِ رَوحٍ، عَن مُحَمَّدِ بنِ حَربٍ الهِلَالِيِّ، قَالَ:

حضرت امام محمد بن حرب الھلالی نے کہا کہ جب میں مدینہ شریف پہنچا پھر میں قبر رسول ﷺ پر آیا۔ پس ایک اعرابی آیا۔ قبر شریف کی زیارت کی اور اس نے کہا: یا خیر الرسل! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سچی کتاب نازل فرمائی اور اس میں ارشاد فرمایا: "وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا"۔ میں آپ کی بارگاہ میں آپ کے توسل سے اپنے رب کے حضور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہوئے آیا ہوں۔ پھر وہ رویا اور یہ شعر کہے:

يا خير من دفنت بالقاع أعظمه
فطاب من طيبهن القاع والأكم
نفسي الفداء لقبرٍ أنت ساكنه
فيه العفاف وفيه الجود والكرم

پھر استغفار کیا اور چلا گیا۔ میں سو گیا تو میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ فرما رہے تھے اس شخص سے ملو اور اس کو بشارت دے دو کہ اللہ تعالیٰ نے میری شفاعت کے ساتھ اس کو بخش دیا ہے۔

امام ابن عساکر نے تاریخ دمشق (جیسا کہ مختصر تاریخ دمشق لابن منظور 408\2 میں ہے) امام ابن بشکوال نے "القربۃ (122)" میں روایت کی۔

Marfat.com

محمد بن عبداللہ اور کہتے ہیں کہ محمد بن عبیداللہ بن عمرو بن معاویہ بن عمرو بن عتبہ بن ابی سفیان صخر بن حرب التوفی (۲۲۸) نے اس خبر کو ذکر کیا اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کیے۔

مجھ پر نیند غالب آئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا عتبی! اس اعرابی کو مل اور اس کو بشارت دے کہ اللہ عزوجل نے اس کو بخش دیا ہے۔

اور سمعانی نے ذیل میں (جیسا کہ کنز العمال 4258.259 میں ہے) فرمایا:

أنا أبو بكر هبة بن الفرج: أنا أبو القاسم يوسف بن محمد بن يوسف الخطيب، أنا أبو القاسم عبد الرحمن ابن عمرو بن تميم المؤدب: ثنا ابن علي بن إبراهيم بن علان: أنا علي بن محمد بن علي: ثنا أحمد بن الهيثم الطائي: حدثنا أبي عن أبيه عن سلمة بن كهيل عن أبي صادق عن علي بن أبي طالب قال:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن ہونے کے تین دن بعد ایک اعرابی آیا اور اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک پر گرا دیا اور اس کی پاک مٹی کو سر پر ڈالا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی سے حاصل کیا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کیا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل (قرآن) ہوا اس میں یہ فرمان بھی ہے "وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا"

اے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اپنی جان پر ظلم کر لیا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے استغفار فرمائیں اور اللہ تعالی سے مجھے معافی لے دیں تو قبر مبارک سے ندا آئی کہ تجھے بخش دیا گیا۔ مغنی میں کہا کہ الھیثم بن عدی الطائی۔ متروک الحدیث ہے (کنز العمال کی عبارت ختم ہوئی)

امام ذہبی کی عبارت مغنی میں اس طرح ہے: ترکوہ: اور ابوداؤد نے فرمایا کذاب ہے انتھی اور الھیثم بن عدی اس کو امام بخاری، ابوداود، ابن معین، اور یعقوب بن سفیان وغیرہم نے کذاب کہا ہے۔

اور تحقیق اس قصہ کو آئمہ ثقات میں سے ایک جماعت نے مستحسن کہا ہے اور اپنی کتب میں بھی ذکر کیا ہے

Marfat.com

ان میں سے ابو محمد ابن قدامہ المقدسی الحنبلی نے المغنی جلد ۳ صفحہ ۵۸۸۔۵۸۹ میں، امام ابوالفرج ابن قدامہ المقدسی الحنبلی نے الشرح الکبیر جلد ۳ صفحہ ۴۹۴ میں، امام نووی نے المجموع جلد ۸ صفحہ ۲۷۴ اور الاذکار صفحہ ۱۹۰ میں اور امام ابن کثیر نے اپنی تفسیر جلد ۱ صفحہ ۴۹۲ میں، امام قرطبی نے اپنی تفسیر جلد ۳ صفحہ ۲۶۵ میں اور امام ابوحیان نے اپنی تفسیر البحر المحیط جلد ۳ صفحہ ۲۸۳ میں اور ان کے علاوہ بے شمار مفسرین اور آئمہ فقہاء نے اس کا ذکر کیا۔ امام نووی المجموع شرح المھذب جلد ۸ صفحہ ۲۷۴ میں فرماتے ہیں: اور کتنا ہی اچھا ہے کہ حج کرنے والا آپ ﷺ سے توسل اور استشفا کرے جس کی حکایت امام الماوردی و قاضی ابوالطیب اور ہمارے تمام اصحاب (شوافع) نے امام عتبی سے مستحسن سمجھتے ہوئے ذکر کی ہے (پھر پورا قصہ ذکر کیا) امام نووی نے امام عتبی کے قصہ کو مستحسن فرمایا ہے کہ علماء نے اس کو مستحسن سمجھا ہے اور وہ یہ نہیں کہتے کہ یہ باطل ہے کیونکہ اس قصہ کی اصل قرآن وسنت میں موجود ہے قرآن میں تو یہی آیت کریمہ کہ جس کے تحت یہ قصہ ذکر کیا ہے بلکہ دیگر کئی آیات کہ جن کا ذکر ہم نے اپنی کتاب "التامل فی حقیقۃ التوسل" میں کیا ہے اور سنت میں تو اسی میں نابینا صحابی والا اور حضرت بلال بن الحارث المزنی کا واقعہ صحیح ثابت ہے اور دارمی کی روایت روضہ شریف کی چھت پر سوراخ کرنے اور اس کے علاوہ دیگر صحیح دلائل جو ہم سنت کے دلائل میں پیش کریں گے۔

جب ان ضعیف روایات کا معنی صحیح ہے اور ان کو کتاب وسنت کے دلائل سے تقویت بھی ملتی ہے تو یہ ضعف کے درجہ سے نکل کر قبولیت کے درجہ میں ترقی پا جاتے ہیں اور یہ معنوی طور پر بلا شک وشبہ صحیح ہیں جیسا کہ متعدد روایات اس کے ثبوت پر قوی دلیل ہیں جیسا اصول احادیث کی کتب میں مذکور ہے اس کا منکر لامحالہ طور پر راہ صواب سے بھٹکا ہوا اور ضدی وہٹ دھرم ہے۔

اور ہر ضعیف حدیث پر عمل کرنا باطل نہیں ہے جیسا کہ ہر صحیح حدیث پر عمل کرنا واجب نہیں ہے کتنی ہی ضعیف احادیث ہیں کہ جن پر عمل کرنا ثابت ہے۔ جیسا کہ جلسہ استراحت پہلی اور تیسری رکعت کے بعد کہ صحیح بخاری میں اس کی حدیث ثابت ہے لیکن بعض اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ثابت نہیں ہے جیسا کہ مالکی اور احناف حضرات کے نزدیک ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی

Marfat.com

روایت جو عبدالرزاق کے طریق سے ہے پر عمل کیا ہے اور ایسا ہی نماز میں قدم کے ساتھ قدم ملانا جیسا صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے لیکن اس پر عمل ثابت نہیں ہے (اور ایسے ہی خاوند اور بیوی کے ملاپ پر جب تک انزال نہ ہو تو غسل نہیں ہوتا یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح بخاری کتاب الغسل میں ہے لیکن اس پر عمل کسی ایک امام کا بھی نہیں ہے)۔ اور ضعیف حدیث کہ جس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اپنی سنن میں جیسا کہ انور شاہ کشمیری نے فیض الباری میں برقرار رکھا ہے اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اعضاء وضو کا کہنی تک چمکنے کے مسئلہ میں فرمایا: اس میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے لیکن ضعیف روایات کے ساتھ اس پر عمل ثبت ہے کہ جب تک واجب پورا نہ ہو مگر اس عمل کے ساتھ، تو اس وقت تک یہ عمل واجب ہے اور عبارت کہ جب حدیث صحیح ثابت ہو گئی تو وہی میرا مذہب ہے تو یہ ان شروط پر ہے کہ جو ہر امام نے روایت کی قبولیت کے اصول وضع کیے ہیں یعنی جب ان شروط کے مطابق حدیث ثابت ہو گئی تو وہی میرا مذہب ٹھہری ہر اس حدیث پر اس عبارت کو حمل کرنا جائز نہیں ہے کہ جو کسی طرح سے بھی سندا متنا صحیح ہو یا سندا صحیح ہو اور متنا صحیح نہ ہو اور کئی احادیث ہیں کہ جن کے متن صحیح ہیں اور سند صحیح نہیں ہے اور اسی طرح علم نقد روایت جیسا کہ علم نقد سند ہے۔

ڈاکٹر نورالدین عتر نے "هداية السالک جلد ۳ صفحہ ۱۳۸۳" کی تعلیق میں فرمایا: علماء نے اس قصہ کو بسبیل الاستحسان ذکر کیا ہے اور اس پر طعن نہیں کیا اور سب اھل الروایۃ اور اھل الدرایۃ ، انتھی۔

اور پھر عام اہل علم ضعیف اثر کے ساتھ تفسیر النص کو مقدم رکھتے ہیں یا جو ان کی شرائط پر ہو صحیح نہ ہو رائے پر اور اس پر عمل جاری ہے۔ اور مطلقاً ضعیف حدیث کے ساتھ ترک کرنا اس بدعت کا موجب البانی ہے اور جو اس کے ساتھ لپٹ گیا اس نے علم حدیث میں بدعت منکرہ جاری کی ہے کہ ضعیف حدیث کو دائرہ مقبول سے نکال دیا ہے اور ۔۔۔۔ ڈاکٹر محمد سعید ممدوح نے اس موضوع پر کتاب لکھی ہے جس کا نام ''التعريف بأوهام من قسم الحديث الى صحيح و ضعيف'' رکھا ہے اس

Marfat.com

کتاب کی چھ جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور یہ دس جلدوں میں مکمل ہو گی۔ اور اس سلسلہ میں امام سبکی نے کتاب ''قول الامام المطلبی ان صح الحدیث فھو مذھبی'' میں ذکر کیا ہے۔ اور قابل افسوس بات یہ ہے کہ منکرین توسل ان فوائد کے پیچھے زبان نکال کر پڑے ہوئے ہیں اور بہت ساری احادیث و آثار کو رد کر دیا ہے بلکہ ان کی جرأت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ وہ اسلاف صالحین پر جہالت اور تساہل کا الزام تھوپ رہے ہیں اور علم المفصل پر عدم احاطہ کا الزام لگاتے ہیں حتیٰ کہ صحابہ کرام رضوان اجمعین پر بھی کہ ان اتہامات صحابہ تک پہنچ گئے ہیں۔ (صالح آل شیخ نے اپنی کتاب (ھذہ مفاھیمنا ص ۷٦) پر اس قصہ کو ذکر کر کے یہ تبصرہ کیا ہے کہ یہ قصہ تو سنت رسول ﷺ سے ثابت ہے اور نہ ہی خلفاء راشدین وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فعل کے ساتھ ثابت ہے۔ اور نہ ہی یہ تابعین کے فعل اور نہ ہی قرون ثلاثہ سے ثابت ہے یہ ایک مجرد حکایت ہے جو کہ مجہول شخص سے ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے یہ عقیدہ توحید میں کس طرح قابل احتجاج ہو سکتی ہے یہ عقیدہ تو اصل اصول ہے اور یہ کیسے قابل احتجاج ہو سکتی ہے جبکہ یہ صحیح احادیث کے متعارض ہے کہ جن میں صالحین کی قبور کے بارے بالعموم غلو سے اور نبی کریم ﷺ کی قبر سے بالخصوص منع کیا گیا ہے۔

اور جن علماء نے اس کو نقل کیا ہے اور اس کو مستحسن سمجھا ہے تو یہ حجت نہیں ہے کیونکہ یہ نصوص صحیحہ کے متعارض اور عقیدہ سلف کے خلاف ہے اور بہت سارے اسلاف پر چیزیں مخفی رہ گئیں جو کہ دوسروں پر واضح ہوئیں اور انہوں نے نقل میں غلطی کی اور رائے میں خطا کی۔۔۔ اور بعض مسائل تو ان پر بھی مخفی رہے کہ جو مشرکوں سے کٹ گئے اور شرک اور شرک والوں سے برأت کا اظہار کیا جیسا کہ بعض صحابہ نے کہا کہ: ہمارے لیے بھی ایک بت بنا دیا جائے جیسا کہ یہودیوں کے لیے بت بنا دیا گیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر، یہ پہلوں کے طریقے ہیں جو تم نے کہا اس اللہ کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حضرت موسیٰ کے اصحاب نے ان سے کہا تھا ہمارے لیے ایک الہ بنا دیں جیسا کہ ان کے لیے الہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے کہا کہ اس میں اس بات کی دلیل و حجت ہے کہ وہ صحابہ جو کہ جہالت کے دور کے قریب تھے وہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اسلام میں داخل ہو گئے اور یہ شریکوں اور اصناف

Marfat.com

شرک سے نکلنا ہے اور معبود کی وحدانیت کا اقرار ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اور اس لا الہ الا اللہ کے معانی کی حقیقت مخفی رہی بعض مسائل میں تو جب دلیل واضح ہو جائے اور حجت قائم ہو جائے تو اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہے جیسا کہ صحابہ کرام اپنے اس قول میں معذور تھے کہ ''ہمارے لیے ایک ذات انواط بنا دیا جائے''۔ لہذا علماء سے بدرجہ اولی مسائل مخفی رہ سکتے ہیں اگر چہ وہ توحید و شرک کے مسائل ہی کیوں نہ ہوں (آل شیخ کا کلام ختم ہوا)

اور اس سے یہ کلام صادر ہونا عجیب بھی نہیں ہے اور اس میں کئی امور ہیں

۱۔آل شیخ نے ترک کو حجت شرعیہ بنا دیا اور اس کا کوئی قائل نہیں۔

۲۔اس کے گمان میں یہ قصہ عقیدہ توحید کے اثبات میں حجت ہے اور اس کو اس نے آئمہ اسلام کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ بہت بڑا جھوٹوں میں جھوٹ ہے علماء میں سے کسی نے بھی اس کو توسل کے جواز کے اثبات کے لیے دلیل اصلی نہیں بنایا۔

۳۔اس کا زعم ہے کہ اس قصہ میں غلو فی القبور ہے اور اس کا یہ گمان سراسر وہم ہے کہ جس کی کوئی بنیاد نہیں ہے پس آدمی نے نہ تو قبر کی عبادت کی اور نہ ہی اس کو الہ بنایا اور نہ بت کہ جن کی پوجا کی جائے اور غایت الامر یہ ہے کہ اس نے صاحب قبر سے توسل کیا اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ سے توسل کرنا صحیح اور دلائل سے ثابت ہے نہ کہ حکایت سے اور حضرت امام احمد اس کو ثابت کرتے ہیں جیسا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر ذکر کیا ہے جس میں سے ''کتاب الرد علی الاخنائی'' ہے۔

۴۔اور بعض مسائل کا علماء پر مخفی رہنا اور ان کے سوا دوسروں پر ان کا واضح ہونا تو یہ جگہ اس بحث کے لیے نہیں ہے اور تعجب ہے علماء کی جماعت اس پر کیسے متفق ہو گئی کہ ثقات سے اس خطاء کا وقوع ہوا ہے (یہ آل شیخ کی طرف سے زعم باطل ہے) پس امام ابن قدامہ، امام نووی، ابن کثیر اور عز بن جماعہ یہ تمام محدثین اور نقاد فقہاء ہیں ان پر تو عقیدہ توحید پوشیدہ رہا اور صالح آل شیخ پر یہ جلی طور پر واضح ہو گیا؟

۵۔اور اس کا یہ گمان کہ اہل قرون اولی نے یہ نہیں کیا تو یہ اس کا صرف دعوی ہے جس پر کوئی دلیل نہیں ہے

Marfat.com

جب کہ اسلاف کی ایک پوری جماعت صحابہ وتابعین واتباع تابعین سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے توسل کیا جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت کہ روضہ اقدس کی چھت میں سوراخ کرنا اور عام الرمادہ کی حدیث جس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور اس کے علاوہ دیگر صحیح وثابت احادیث کہ جن کو سوائے ایسے شخص کے کوئی رد نہیں کرے گا کہ جو قواعد علمیہ کہ جو اصول حدیث میں مقرر ہیں کا منکر ہو۔

٦۔ آل شیخ نے تو حد کر دی کہ اس نے یہاں تک لکھ دیا کہ صحابہ کرام اور علماء کرام پر لا الہ الا اللہ کے بعض مسائل اور توحید وشرک کے مسائل مخفی رہ گئے؟

اس کا رد کرنے میں زبان عاجز ہے کہ اگر صحابہ کرام اور علماء کرام پر توحید کے بعض مسائل مخفی رہ گئے تو ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ذہین وفطین شخص ہے کہ جس پر توحید کے مسائل ظاہر ہوئے؟

صالح آل شیخ اور اس کے معاصرین میں سے جو اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ہمیشہ سادات صحابہ کرام اور بعد والے علماء پر حملے کرتے رہتے ہیں۔

حضرت علامہ العزبن جماعہ نے ھدایۃ السالک ۳ / ۱۳۸۴ میں فرمایا کہ اللہ بھلا کرے اُس اعرابی کا کہ اس نے اس آیت کریمہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے آنے کا استنباط کیا استغفار کرتے ہوئے یہ تعظیم کے قصد کے لیے زیادہ ظاہر ہے اور صدق ایمان پر دلالت کرتا ہے اور انتقال کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استغفار فرمانا ثابت وحاصل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن شفیع اکبر واعظم اور طلب مغفرت میں وسیلہ عظمیٰ ہیں اور اولاد آدم میں سب سے بلند درجات والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آنا حاجت کے وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور توسل پیش کرنے کی تاکید کی تجدید ہے کتنا فرق ہے اس اعرابی اور اس شخص (ابن تیمیہ) میں کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے سفر کو حرام قرار دے دیا حالانکہ وہ بہت بڑی قربات اور نیکیوں والا سفر ہے جیسا کہ ہم نے (ص 1371۔1369، وص 113) میں بیان کیا ہے۔ (بتصرف)

Marfat.com

ان کے علاوہ کئی آیات مبارکہ اس پر دلیل ہیں مگر اختصار کے پیش نظر ہم اب تینوں زمانوں میں توسل کے متعلق چند احادیث مبارکہ سے اس پر روشنی ڈالتے ہیں، حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ کے توسل سے بارگاہ رب العزت میں دعا کرنا جیسا کہ حدیث عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں ذکر ہوا اب اس کے چند شواہد ملاحظہ فرمائیں: ایک وہ ہے جس کو ابن تیمیہ نے اپنے فتاوی میں نقل کیا کہ:

" وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بشران مِنْ طَرِيقِ الشَّيْخِ أَبِي الْفَرَجِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ فِي (الوفا بِفَضَائِلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ صَالِحٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ العوفي ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طهمان عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ قُلْت: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى كُنْت نَبِيًّا؛ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَخَلَقَ الْعَرْشَ: كَتَبَ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَخَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ فَكَتَبَ اسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللهُ تَعَالَى: نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ فَرَأَى اسْمِي فَأَخْبَرَهُ اللهُ أَنَّهُ سَيِّدُ وَلَدِك فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ}".

بسند مذکور حضرت میسرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ کب سے نبی ہیں: تو آپ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالی نے زمین کو تخلیق فرمایا پھر آسمانوں کی طرف توجہ فرمائی تو ان کو سات آسمان بنا دیا پھر عرش کو تخلیق فرمایا اور عرش کے دروازے پر لکھا۔ محمد رسول اللہ، خاتم الانبیا ہیں۔ پھر جنت کو تخلیق فرمایا کہ جس میں حضرت آدم اور حوا کو ٹھہرایا اور اس کے دروازوں و پتوں اور قبوں اور خیموں پر میرا نام لکھ دیا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسد کے درمیان تھے پس جب اللہ تعالی نے ان میں روح پھونکی تو انہوں نے میرا نام دیکھا تو اللہ تعالی نے ان کو خبر دی کہ یہ تیری ساری اولاد کے سردار ہیں پھر جب ان دونوں کو شیطان نے پھسلا دیا تو انہوں نے توبہ کی اور اللہ کے حضور میرے نام کا وسیلہ ڈالا۔

Marfat.com

....

(مجموع الفتاوی 150. 151\2۔وقال ابن تیمیه :وَرَوَى أَبو نُعَيمٍ الْحَافِظُ فِي كِتَابِ دَلَائِلِ النُّبوَّةِ: وَمِنْ طَرِيقِ الشَّيخِ أَبِي الْفَرَجِ حَدَّثَنَا سُلَيمَانُ بنُ أَحمَدَ ثَنَا أَحمَدُ بنُ رشدين ثَنَا أَحْمَدُ بنُ سَعِيدِ الفهري ثنَا عَبدُ اللهِ بنُ إسمَاعِيلَ الْمَدَنِيّ عَنْ عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ زَيدِ بنِ أَسلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {لَمَّا أَصَابَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إلَّا غَفَرت لِي. فَأَوْحَى إلَيْهِ وَمَا مُحَمَّدٌ؛ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؛ فَقَالَ: يَارَبِّ إنَّك لَمَّا أَتْمَمْت خَلْقِي رَفَعت رَأْسِي إلَى عَرْشِك فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ: لَا إلَهَ إلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَعَلِمْت أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِك عَلَيْك؛ إذْ قَرَنْت اسْمَهُ مَعَ اسْمِك. فَقَالَ: نَعَمْ قَدْ غَفَرت لَك وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِك وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُك} فَهَذَا الْحَدِيثُ يُؤَيِّدُ الَّذِي قَبْلَهُ وَهُمَا كَالتَّفْسِيرِ لِلْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ.

بسند مذکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی انہوں نے اپنے سر کو اُٹھایا اور عرض کی: اے رب! بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری مغفرت فرما۔تو ان کی طرف وحی کی گئی کہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ اور کیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو آپ نے عرض کیا: اے رب! جب تو نے میری تخلیق مکمل فرمائی تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اُٹھایا تو اس پر مکتوب تھا" لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پس میں نے جان لیا کہ وہ تیری بارگاہ میں سب سے مکرم ہیں اسی لیے تو نے اُن کا اسم اپنے اسم کے ساتھ ملا رکھا ہے۔پس اللہ تعالی نے فرمایا: ہاں۔میں نے تجھے بخش دیا اور وہ تیری ذریت میں سب سے آخری نبی ہیں اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔پس یہ حدیث پہلی حدیث کی تائید کرتی ہے اور یہ دونوں احادیث صحیحہ کی تفسیر کی طرح ہیں۔

وقال الشیخ علوی المالکی فی مفاهیم یجب ان تصحح، ص 56:فهذا یدل علی أن الحدیث عند ابن تیمیة صالح للاستشهاد و الاعتبار لأن الموضوع أو الباطل لا یستشهد به عند المحدثین، و أنت تری أن الشیخ استشهد به هنا علی التفسیر.

پس یہ اس پر دلیل ہے کہ شیخ ابن تیمیہ کے نزدیک یہ حدیث قابل استشہاد و لائق اعتبار ہے کیونکہ حدیث

Marfat.com

موضوع یا باطل محدثین کے نزدیک قابل استشہاد نہیں ہوتی۔اور یہاں تم دیکھ رہے ہو کہ شیخ ابن تیمیہ نے حدیث مذکورہ سے تفسیر پر استشہاد کیا ہے۔

وقال السيد عبد الله الغماری: إسناد هذا الحديث قوي، وهو أقوى شاهد وقفت عليه لحديث عبد الرحمن بن زيد). اهـ. وكذا قال الحافظ بن حجر۔قلت: إسناده مسلسل بالثقات، ما خلا راوٍ واحد صدوق. وقد وقع في فتاوي ابن تيمية (عبد الله بن سفيان)، والصواب (عبد الله بن شقيق) هكذا جاء عند من أخرج أصل الحديث كالحاكم (608/2)، والبيهقي في الدلائل (85/1، 129/2)، وأبو نعيم في الحلية (53/9)، والتاريخ الكبير للبخاري (374/7، ترجمة رقم 1606)، والسنة لابن أبي عاصم (179/1) وقد ذكره شيخنا المحقق العلامة السيد عبد الله الصديق الغماري رحمه الله تعالى على الصواب في الرد المحكم المتين (ص 138.139)، كما قال الشيخ محمود سعيد ممدوح في رفع المنارة 175۔

یعنی سید عبداللہ الغماری نے کہا کہ اس حدیث کی سند قوی ہے اور یہ عبدالرحمن بن زید (راوی حدیث عمر بن خطاب) کا قوی شاہد ہے جس پر میں مطلع ہو سکا ہوں۔اور ایسے ہی کہا حافظ ابن حجر نے۔ میں کہتا ہوں (سید الغماری) اور اس حدیث کی سند میں مسلسل ثقہ راوی ہیں سوائے ایک راوی کے اور وہ صدوق ہے۔اور تحقیق ابن تیمیہ کے فتاوی میں عبداللہ بن سفیان واقع ہے مگر صحیح عبداللہ بن شقیق ہے جیسا کہ امام حاکم، بیہقی، ابونعیم، بخاری اور ابن ابی عاصم وغیرہم اس کی تخریج کرنے والوں کی سند میں ہے ۔اور تحقیق اس کا صواب ہونا ہمارے شیخ سید عبداللہ صدیق غماری نے الرد المحکم المتین میں ذکر کیا ہے۔

وقال الصالحی الشامی فی سبل الهدی والرشاد 1\86: وروى ابن الجوزي بسند جيد لا بأس به۔

اور امام صالحی شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اور ابن جوزی نے جید سند سے روایت کی جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

Marfat.com

....

اس کے مزید شواہد بھی ہیں جن میں سے ایک جس کو امام سیوطی رحمہ اللہ نے تفسیر "الدر المنثور" میں ابن المنذر کے طریق سے روایت نقل کی بسند عن محمد بن علی الحسین بن علی بن أبی طالب قال: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "لما أصاب آدم الْخَطِيئَة عظم كربه وَاشْتَدّ ندمه فَجَاءَهُ جِبْرِيل فَقَالَ: يَا آدم هَل أدلك على بَاب توبتك الَّذِي يَتُوب الله عَلَيْك مِنْهُ قَالَ: بلَى يَا جِبْرِيل قَالَ: قُم فِي مقامك الَّذِي تناجي فِيهِ رَبك فمجده وامدح فَلَيْسَ شَيْء أحب إِلَى الله من الْمَدْح قَالَ: فَأَقُول مَاذَا يَا جِبْرِيل قَالَ: فَقل لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت وَهُوَ حَيّ لَا يَمُوت بِيَدِهِ الْخَيْر كُله وَهُوَ على كل شَيْء قدير ثمَّ تبوء بخطيئتك فَتَقول: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَه إِلَّا أَنْت رب إِنِّي ظلمت نَفسِي وعملت السوء فَاغْفِر لي إِنَّه لَا يغْفر الذُّنُوب إِلَّا أَنْت اللهم إِنِّي أَسأَلك بجاه مُحَمَّد عَبدك وكرامته عَلَيْك أَن تغْفر لي خطيئتي. قَالَ: فَفعل آدم فَقَالَ الله: يَا آدم من علمك هَذَا فَقَالَ: يَا رب إِنَّك لما نفخت فِيّ الرّوح فَقُمْت بشرا سوياً أسمع وَأبْصر وأعقل وَأنْظر رَأَيْت على سَاق عرشك مَكْتُوبًا بِسم الله الرَّحْمَن الرَّحِيم لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ مُحَمَّد رَسُول الله فَلَمَّا لم أر أثر اسْمك اسْم ملك مقرب وَلَا نَبِي مُرْسل غير اسْمه علمت أَنه أكْرم خلقك عَلَيْك. قَالَ: صدقت وَقد تبت عَلَيْك وغفرت لَك خطيئتك قَالَ: فَحَمدَ آدم ربه وشكره وَانْصَرف بأعظم سُرُور وَلم ينْصَرف بِهِ عبد من عِنْد ربه وَكَانَ لِبَاس آدم النُّور قَالَ الله (يَنْزع عَنْهُمَا لباسهما ليريهما سوآتهما) ثِيَاب النُّور قَالَ: فَجَاءَتْهُ الْمَلَائِكَة أَفْوَاجًا تهنئه يَقُولُونَ: لتهنك تَوْبَة الله يَا أَبَا مُحَمَّد. (الدر المنثور ۱۴۶/۱)

جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوگئی تو انہیں بہت تکلیف ہوئی اور شدید ندامت کا احساس ہوا تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اے آدم کیا میں آپ کو توبہ کا دروازہ نہ بتادوں کہ جس سے اللہ تبارک وتعالی تیری توبہ قبول فرمالے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کیوں نہیں، اے جبرائیل مزید بتایئے تو حضرت جبرائیل نے کہا، اے آدم اپنی جگہ کھڑے ہو جایئے اور رب

Marfat.com

کریم کی حمد وثنا بیان کیجیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مدح وتعریف اور حمد وثنا بڑی پسند ہے تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اے جبرائیل میں کیا کہوں؟ فرمایا اس طرح کہو، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد اور لا شریک ہے اسی کے لیے بادشاہی اور حمد ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو موت نہیں ہے تمام بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ پھر اپنی خطا بیان کر کے یوں کہو، اے اللہ! تو پاک ہے اور حمد تجھے ہی زیبا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اچھا کام نہ کیا تو مجھے معاف فرما کہ تیرے سوا کوئی معاف فرمانے والا نہیں ہے۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے بندے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سوال کرتا ہوں اور ان کی عزت جو تیری بارگاہ میں ہے اس کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری خطا معاف فرما دے تو حضرت آدم علیہ السلام نے یوں ہی کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تجھے اس کا علم کیسے ہوا؟

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی، اے میرے رب! جب تو نے مجھ میں روح پھونکی تو میں مکمل بشر بن کر کھڑا ہو گیا سنتا اور دیکھتا اور سوچتا اور دیکھتا تو میں نے عرش کے پائے پر لکھا ہوا دیکھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم، لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، محمد رسول اللہ" تو میں نے تیرے نام کے ساتھ اس نام کے سوا کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کا نام نہ دیکھا تو میں نے جانا کہ وہ تیرے نزدیک تیری ساری مخلوق سے محبوب تر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے سچ کہا میں نے تیری خطا معاف فرما دی اور تجھے بخش دیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے رب کی حمد بیان کی اور اس کا شکر ادا کیا اور بڑی خوشی کے ساتھ لوٹے کہ کوئی بندہ اپنے رب سے اتنی خوشی کے ساتھ نہ لوٹا ہوگا۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کا لباس نور تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ {يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا} "اتروا دیے ان کے لباس کہ انکی شرم کی چیزیں انہیں نظر پڑیں" یعنی نورانی لباس اتروا دیا۔ تو آپ کے پاس ملائکہ گروہ در گروہ مبارک باد دینے کے لیے آئے وہ کہتے تھے اے ابو محمد تو یہ مبارک ہو۔

انہی میں سے جس کو امام محمد بن حسین آجری (م 360ھ) نے "الشریعۃ (۳/ ۱۴۱۵ (۹۵۶) وفی نسخۃ ۳۰۷-۳-۳۷۴)" میں ایک ایسی سند جس میں ایک راوی متروک ہے سے روایت کیا ہے:

Marfat.com

"عَنْ أَبِيهِ قَالَ: " مِنَ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَابَ اللهُ بِهَا عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا آدَمُ، وَمَا يُدْرِيكَ بِمُحَمَّدٍ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، رَفَعْتُ رَأْسِي، فَرَأَيْتُ مَكْتُوبًا عَلَى عَرْشِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ".

عبدالرحمن بن ابوزناد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ کلمات جن کے ساتھ اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی یہ ہیں آپ نے عرض کی اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں سوال کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جانا؟ آپ نے عرض کی: اے رب! میں نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے تیرے عرش پر لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا پس میں نے جان لیا کہ وہ تیری سب مخلوق میں سے مکرم ہیں۔

پس مذکورہ بالا آیت مبارکہ اور اس کے شان نزول وتفسیری روایات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دُنیا میں جلوہ گر ہونے سے پہلے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعائیں کی جاتی تھیں اور ان روایات سے سیدنا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کا آپ ﷺ کی ولادت سے قبل توسل کرنا ثابت ہوتا ہے حالانکہ اس وقت آپ عالم ارواح میں تھے۔ واللہ اعلم۔

ظاهری حیات میں توسل

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ:

"أَنَّ رَجُلاً ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ: إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ. قَالَ: فَادْعُهُ. قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى لِيَ، اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ."

"بے شک ایک نابینا آدمی آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ ﷺ میرے لیے اللہ

Marfat.com

....

تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ مجھے عافیت دے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے دُعا کروں اور اگر تو صبر کرے تو تیرے لیے بہتر ہے، اس نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُعا فرما دیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر اور یہ دعا مانگ، اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں تیرے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ کے ساتھ، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرتا ہوں تا کہ وہ میری یہ مشکل حل فرما دے۔ اے اللہ عزوجل! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش میرے بارے میں قبول فرما۔

(أخرجه الترمذی فی الجامع 2\197(3578)، والنسائی فی السنن الکبری 6\169 (10495)، وفی عمل الیوم واللیلة 417(659.658)، وابن ماجه فی السنن، ص 100 (1385)، وأحمد فی مسنده 4\138، والحاکم فی المستدرک 1\527.526، وابن خزیمة فی الصحیح 2\225(1219)، والبیهقی فی الدعوات الکبیر 1\151، وفی الدلائل 6\167.166، وابن السني فی عمل الیوم واللیلة (582.581)، وعبد بن حمید فی مسنده 147، والبخاری فی التاریخ الکبیر 6\210، وأبو نعیم فی معرفة الصحابة 4\1958، والمزی فی تهذیب الکمال 19\359، وابن عساکر فی أربعون حدیثا 55.53، وابن قانع فی المعجم الصحابة 2\258.257)

وقال الترمذي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ الْخَطْمِيُّ۔

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔ (ابن ماجه)

وقال الحاکم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔ ووافقه الذهبي في التلخيص۔

وقال البیهقی: وَرَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ الدَّعَوَاتِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

وصححه الألباني في "صحيح سنن الترمذي" (2832).

Marfat.com

وقال الاعظمی: إسناده صحیح۔

وقال الأرنؤوط: إسناده صحیح، رجاله ثقات۔

بعد از وصال توسل

ظاہری حیات میں توسل کے متعلق کثیر روایات کتب احادیث وسیر میں موجود ہیں مگر ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے بعد از وصال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کرنے کے متعلق چند احادیث نقل کرتے ہیں۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہی روایت فرماتے ہیں کہ:

"أَنَّ رَجُلًا، كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي حَاجَةٍ لَهُ. فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ، فَلَقِيَ ابْنَ حُنَيْفٍ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: " ائْتِ الْمِيضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي وَتَذْكُرُ حَاجَتَكَ " وَرُحْ حَتَّى أَرُوحَ مَعَكَ. فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتَى بَابَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الطِّنْفِسَةِ، فَقَالَ: حَاجَتُكَ؟ فَذَكَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا ذَكَرْتُ حَاجَتَكَ حَتَّى كَانَ السَّاعَةُ، وَقَالَ: مَا كَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَأْذْكُرْهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَقَالَ لَهُ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا مَا كَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيَّ حَتَّى كَلَّمْتَهُ فِيَّ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: وَاللهِ مَا كَلَّمْتُهُ، وَلَكِنِّي شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ ضَرِيرٌ فَشَكَى إِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَصَبَّرْ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِ الْمِيضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ. قَالَ ابْنُ حُنَيْفٍ: فَوَاللهِ مَا تَفَرَّقْنَا وَطَالَ بِنَا الْحَدِيثُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضُرٌّ قَطُّ"

Marfat.com

ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی کسی حاجت کے لیے جاتا لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اُس کی طرف التفات نہ فرماتے تو وہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور اُن سے شکایت کی، تو اُس کو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی لا اور وضو کر و پھر مسجد جا اور دو رکعت نماز ادا کر پھر یہ دعا مانگ "اللھُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي، "اور اپنی حاجت کو بیان کر، تو چل میں بھی تیرے ساتھ چلتا ہوں پس آدمی گیا اور اُس نے ایسا ہی کیا جیسا کہ اُس کو کہا گیا تھا، پھر وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر حاضر ہوا پس دربان آیا، اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی جگہ تخت پر بٹھایا اور فرمایا: تیری کیا حاجت ہے؟ اُس نے اپنی حاجت بیان کی، اور آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کی حاجت پوری فرمادی۔ پھر فرمایا کہ مجھے تیرا کام یاد نہ رہا تھا مگر ابھی یاد آیا اور فرمایا: تیری جو بھی حاجت ہو اس کو ذکر کر پھر وہ آدمی آپ کے پاس سے نکلا اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور اُن سے عرض گزار ہوا، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو میری طرف توجہ ہی نہیں فرماتے تھے حتی کہ آپ نے اُن سے بات کی، تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ! میں نے تو اُن سے کوئی بات نہیں کی لیکن میں موجود تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک نابینا آیا اور اپنی بینائی چلے جانے کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبر کر، تو اُس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے راستہ دکھانے والا کوئی نہیں ہے اور مجھے بڑی تکلیف کا سامنا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی لا اور وضو کر پھر دو رکعت نماز پڑھ، پھر یہ دُعا مانگ، تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ابھی ہم سے گئے اور بات کیے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ وہ شخص ہمارے پاس آیا گویا کہ اسے کوئی تکلیف کبھی تھی ہی نہیں۔

(أخرجه الطبراني في الكبير 9\30.31، وفي الصغير 220.221، والبيهقي في الدلائل 6\167، وصححه الطبراني في الصغير)

Marfat.com

حضرت مالک الدار جو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خازن یعنی وزیر خوراک تھے اُن سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

" أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! اسْتَسْقِ اللهَ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا. فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ. فَقَالَ ائْتِ عُمَرَ. فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْقَوْنَ. وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسَ الْكَيْسَ. فَأَتَى الرَّجُلُ عُمَرَ. فَأَخْبَرَهُ. فَبَكَى عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ مَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ".

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں پر قحط پڑا، تو ایک شخص آپ ﷺ کی قبر منورہ پر آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اپنی اُمت کے لیے بارش مانگیں اللہ تعالیٰ سے کیونکہ وہ ہلاک ہونے لگی ہے۔ تو آپ ﷺ اس کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اور اُن کو میرا سلام کہنا اور اُن کو کہو کہ دانشمندی اور فراست سے کام لیجئے۔ تو وہ شخص حضرت عمر کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور فرما: یا اے میرے رب! میں ہرگز سستی سے کام نہیں لیتا مگر جس سے عاجز آجاؤں۔

(أخرجه ابن أبی شیبه فی المصنف 7\482 (32002)، وفي نسخة: 6\356، و ابن أبی خیثمة فی التاریخ الکبیر 2\80 (1818)، و البیهقی فی الدلائل 7\47، و لفظه، و الخلیلی فی الارشاد 1\313.314، و ابن عبد البر فی الاستیعاب 3\1149، و ابن عساکر في تاریخ مدینة دمشق 44\345، و اشار إلیه البخاري في التاریخ الکبیر 7\304)

اس کو حافظ ابن حجر عسقلانی اور حافظ ابن کثیر نے صحیح کہا ہے۔

(فتح الباری 2\495، والبدایۃ والنہایۃ 7\111)

اور اس میں دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے اس کا اقرار فرمالیا ہے اور اس کے کرنے سے منع نہیں کیا بلکہ اس کو برقرار رکھا ہے۔

Marfat.com

حضرت امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: "اس کو سیف نے فتوح میں روایت کیا ہے کہ جس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے تو وہ حضرت بلال بن الحارث المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (فتح الباری 2\496)

وہ روایات جو حافظ ابن کثیر نے اپنی کتاب "البدایۃ والنہایۃ" میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نماز استسقاء کی کیفیت کے بارے نقل فرمائی ہیں، وہ ملاحظہ فرمائیں:

"وَقَالَ سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَهْلِ بْنِ يُوسُفَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ عَامُ الرَّمَادَةِ فِي آخِرِ سَنَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَأَوَّلِ سَنَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ. أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَمَا حَوْلَهَا جُوعٌ فَهَلَكَ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، حَتَّى جَعَلَتِ الْوَحْشُ تأوى إلى الإنس، فكان الناس بذلك وَعُمَرُ كَالْمَحْصُورِ عَنْ أَهْلِ الْأَمْصَارِ حَتَّى أَقْبَلَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِيُّ فَاسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ فقال: أنا رسول رسول الله إِلَيْكَ، يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ عَهِدْتُكَ كَيِّسًا، وَمَا زِلْتَ عَلَى ذَلِكَ، فَمَا شَأْنُكَ"؟ قَالَ: مَتَى رَأَيْتَ هَذَا؟ قَالَ: الْبَارِحَةَ. فَخَرَجَ فَنَادَى فِي النَّاسِ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَنْشُدُكُمُ اللهَ هَلْ تَعْلَمُونَ مني أمراً غيره خير منه؟ فقالوا: اللَّهُمَّ لَا. فَقَالَ: إِنَّ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ يزعم ذية وذية. قالوا: صَدَقَ بِلَالٌ فَاسْتَغِثْ بِاللهِ ثُمَّ بِالْمُسْلِمِينَ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ - وَكَانَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ مَحْصُورًا - فَقَالَ عُمَرُ: اللهُ أَكْبَرُ، بَلَغَ الْبَلَاءُ مُدَّتَهُ فَانْكَشَفَ. مَا أُذِنَ لِقَوْمٍ فِي الطَّلَبِ إِلَّا وَقَدْ رفع عنهم الأذى والبلاء. و كتب إلى أمراء الأمصار أن أغيثوا أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَ جَهْدُهُمْ. وَأَخْرَجَ النَّاسَ إِلَى الِاسْتِسْقَاءِ فَخَرَجَ وَخَرَجَ مَعَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَاشِيًا، فَخَطَبَ وَأَوْجَزَ وَصَلَّى ثُمَّ جَثَى لِرُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا. ثُمَّ انْصَرَفَ فَمَا بَلَغُوا الْمَنَازِلَ رَاجِعِينَ حَتَّى خَاضُوا الْغُدْرَانَ.

وانظر: (تاریخ الطبری 2\508.509 والمنتظم فی تاریخ الملوك والأمم 4\250)

Marfat.com

سیف بن عمر نے کہا اور سہیل بن یوسف السلمی سے روایت کی، انہوں نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت کی، انہوں نے کہا: قحط کا سال سن سترہ کے آخر اور اٹھارہ کے شروع میں واقع ہوا، اہل مدینہ اور اس کے ارد گرد کے لوگ قحط میں گرفتار ہوئے۔ بہت سارے لوگ ہلاک ہو گئے حتیٰ کہ وحشی جانور انسانوں کی طرف بھاگے لوگ اسی حالت میں تھے اور حضرت عمر یوں تھے کہ وہ ممالک سے محصور کر دیئے گئے ہوں۔ یہانتک کہ حضرت بلال بن الحارث المزنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے پاس آئے اور حضرت عمر سے اجازت طلب کی، اور فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمہاری طرف قاصد ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ میں نے تجھ سے عقل مندی کا عہد لیا تھا تو ابھی تک اس پر ہے تیرا کیا معاملہ ہے، حضرت عمر نے پوچھا: تو نے کب دیکھا یہ خواب؟ تو اُنھوں نے کہا: آج رات۔ پس حضرت عمر نکلے اور ندا کروائی "الصلاۃ الجامعہ" پھر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی، پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ مجھ سے بھلائی کے سوا کوئی اور عمل دیکھتے ہیں؟ سب نے کہا: واللہ! نہیں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلال بن حارث ایسا خیال رکھتا ہے، انہوں نے کہا: بلال نے سچ فرمایا: اللہ سے مدد مانگو اور پھر مسلمانوں سے، تو آپ نے اُن کی طرف آپ کو بھیجا اور حضرت عمر محصور تھے تو حضرت عمر نے فرمایا: اللہ اکبر مصیبت اپنی مدت کو پہنچی اور چھٹ گئی اور کسی قوم کو دُعا کی اجازت نہیں دی گئی مگر اس سے تکلیفوں اور مصیبتوں کو اُٹھا لیا گیا۔ اور دیگر ممالک کے امراء کو حکم نامہ جاری کیا کہ وہ اہل مدینہ اور ارد گرد کے لیے دُعا مانگیں اور وہ بہت مشقت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کو نماز استسقاء کے لیے نکالا اور خود بھی نکلے اور لوگوں کے ساتھ حضرت عباس بن عبدالمطلب بھی پیدل نکلے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا پھر نماز پڑھی اور پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ کر عرض کی: "اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا"۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد طلب کرتے ہیں، اے باری تعالیٰ! ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہم سے راضی ہو جا۔ پھر واپس پلٹے ابھی گھروں تک نہیں پہنچے تھے کہ موسلا دھار بارش ہوئی۔

Marfat.com

ثُمَّ رَوَى سَيْفٌ عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ صَخْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ عَامَ الرَّمَادَةِ سَأَلَهُ أَهْلُهُ أَنْ يَذْبَحَ لَهُمْ شَاةً فَقَالَ: ليس فيهن شئ. فَأَلَحُّوا عَلَيْهِ فَذَبَحَ شَاةً فَإِذَا عِظَامُهَا حُمْرٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدَاهُ. فَلَمَّا أَمْسَى أُرِيَ فِي الْمَنَامِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلَّم يقول له: " أبشر بالحياة، إيت عمر فأقره مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ إِنَّ عَهْدِي بِكَ وَفِيُّ الْعَهْدِ شَدِيدَ الْعَقْدِ، فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا عُمَرُ "، فَجَاءَ حَتَّى أَتَى بَابَ عُمَرَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ اسْتَأْذِنْ لِرَسُولِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَفَزِعَ. ثُمَّ صعد عمر المنبر فقال للناس: أنشدكم الله الذي هَدَاكُمْ لِلْإِسْلَامِ هَلْ رَأَيْتُمْ مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ؟ فَقَالُوا: اللَّهُمَّ لَا، وَعَمَّ ذَاكَ؟ فَأَخْبَرَهُمْ بِقَوْلِ الْمُزَنِيِّ - وَهُوَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ - فَفَطِنُوا وَلَمْ يَفْطَنْ. فَقَالُوا: إِنَّمَا اسْتَبْطَأَكَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ فَاسْتَسْقِ بِنَا. فَنَادَى فِي النَّاسِ فَخَطَبَ فَأَوْجَزَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَوْجَزَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ عَجَزَتْ عَنَّا أَنْصَارُنَا، وَعَجَزَ عَنَّا حَوْلُنَا وَقُوَّتُنَا، وَعَجَزَتْ عَنَّا أَنْفُسُنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بك، اللهم اسقنا وأحيي العباد والبلاد. وانظر: (تاريخ الطبري 2،509)

پھر سیف نے مبشر بن الفضیل سے، انہوں نے جبیر بن صخر سے، انہوں نے عاصم بن عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ: ''مزینہ قبیلے کے ایک شخص کو اس کے گھر والوں نے کہا کہ اُن کے لیے ایک بکری ذبح کر دے، تو اُس نے کہا کہ ان بکریوں میں کچھ بھی نہیں (یعنی گوشت نہیں ہے) جب اُنہوں نے اصرار کیا تو اُس نے بکری ذبح کی تو دیکھا کہ اُس کی ہڈیاں سرخ ہیں (یعنی اُس پر گوشت بالکل نہیں ہے) تو اُس نے پکارا ''یامحمداہ'' جب رات ہوئی تو اُس نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اُس سے فرما رہے ہیں: زندگی کی خوشخبری سنا دے، حضرت عمر کے پاس جاؤ اور اُن کو میرا سلام کہو اور اُن کو کہو میں نے تیرے ساتھ وعدہ کیا تھا اور تو وعدہ نبھانے میں بڑا اشدید ہے تو عقلمندی سے کام لو۔ پس وہ آیا اور حضرت عمر کے دروازے پر پہنچا اور آپ کے خادم کو کہا: اللہ کے رسول کے قاصد کے لیے اجازت طلب کر، تو حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی، تو حضرت عمر پریشان ہو

Marfat.com

گئے، پھر حضرت عمر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے کہا: تمہیں اللہ کی قسم! جس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دی، کیا تم مجھ سے کوئی ایسی چیز دیکھتے ہو جو تم کو اچھی نہ لگتی ہو؟ سب نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں اور وہ کیا ہے؟ تو آپ نے اُن کو حضرت المزنی کی بات بتائی یعنی بلال بن حارث المزنی کچھ سمجھے اور کچھ نہ سمجھ سکے، تو اُنہوں نے کہا کہ سب کے ساتھ نماز استسقاء پڑھیں تو آپ نے لوگوں میں اعلان کروایا، آپ نے بلیغ خطبہ دیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر فرمایا: باری تعالیٰ! ہم اپنے انصار، اپنے اردگرد اور خوراک سے عاجز آ گئے حتیٰ کہ اپنی جانوں سے ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ''۔ اے اللہ عزوجل! ہمیں بارش عطا فرما اور بندوں اور شہروں کو زندہ فرما۔

وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ الْفَارِسِيُّ قَالَا: حدثنا أبو عمر بْنُ مَطَرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكٍ قال: أصاب الناس قحط في زمن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَسْقِ اللهَ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا. فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في المنام فقال: إيت عمر فأقره مني السلام واخبرهم أنهم مسقون، وقل له عليك بالكيس الْكَيْسَ. فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَ عُمَرَ فَقَالَ: يَا رب ما آلوا إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ. وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

اور حضرت امام بیہقی نے کہا ہم کو خبر دی ابو نصر بن قتادہ و ابو بکر الفارسی ان دونوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابو عمر بن مطر نے ان سے ابراہیم بن علی الذہلی نے ان سے یحیٰ بن یحیٰ نے اس سے ابو معاویہ نے اس سے امام اعمش نے اور ان سے ابو صالح اور وہ مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے، تو ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی قبر منورہ پر آیا، اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اپنی اُمت کیلیے بارش طلب فرمایئے، وہ تو ہلاک ہو چکی۔ تو رسول اللہ ﷺ اُس کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور اُس کو میرا اسلام کہو، اور اُن کو خبر دو کہ وہ بارش دیئے جائیں گے اور حضرت عمر سے کہو عقلمندی عقلمندی۔ تو وہ

Marfat.com

شخص آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس بات کی آپ کو خبر دی تو حضرت عمر نے عرض کی: اے میرے رب! میں تقصیر نہیں کرتا مگر اس سے کہ جس سے میں عاجز ہوں۔ اور یہ سند صحیح ہے۔

(البدایۃ والنہایۃ، 7\104.105، وفی نسخۃ: 7\91.92)

حضرت امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالجوزاء اوس بن عبداللہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ:

"قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا, فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ, فَقَالَتْ: انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم. فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ, قَالَ: فَفَعَلُوا, فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ, فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ".

اہل مدینہ پر شدید قحط پڑا تو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں پیش ہوئے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کو دیکھو، اور اس میں آسمان کی طرف ایک سوراخ کر دو یہانتک کہ قبر منورہ اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے، تو انہوں نے ایسا ہی کیا، پس بہت بارش ہوئی یہانتک کہ خوب سرسبزہ اُگا، اور اُونٹ خوب موٹے تازے ہو گئے، اور اُن میں چربی بھر گئی تو اس سال کا نام عام الفتق پڑ گیا (یعنی خوشحالی کا سال)

(سنن الدارمی 1\44.43، والحربی فی غریب الحدیث 3\946)

پس حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارکہ میں رونما ہونے والے واقعہ، اور آپ رضی اللہ عنہ کا اُس آکر بتانے والے پر انکار نہ کرنا، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والے واقعہ میں اس پر دلیل ہے کہ زمانہ خلافت راشدہ میں بھی اہل ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اللہ عزوجل کے بارگاہ میں التجائیں پیش کرتے تھے جس کے متعلق علم ہونے کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار نہیں فرمایا اگر اس میں شرک یا شائبہ شرک ہوتا تو عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور اس پر انکار فرماتے مگر آپ کے ساتھ ساتھ کسی ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پر انکار نہیں فرمایا حالانکہ وہ توحید و شرک کے فرق اور ایمان و کفر سے بہت اچھی طرح واقف تھے۔

Marfat.com

حضرت موسٰی علیہ السلام اور ختم نبوت

ابو نعیم، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"إِنَّ مُوسَى لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ التَّوْرَاةُ. وَقَرَأَهَا وجد {فَوَجَدَ} فِيهَا ذِكْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ قال { فَقَالَ}: يَا{ رَبِّ}رب. إِنِّي أَجِدُ فِي الْأَلْوَاحِ أُمَّةً هُمُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ. فَاجْعَلْهَا أُمَّتِي قَالَ: تِلْكَ أُمَّةُ أَحْمَدَ" ۔[1]

جب موسٰی علیہ الصلوۃ والسلام پر توریت اُتری، اُسے پڑھا تو اُس میں اِس اُمّت کا ذکر پایا۔ عرض کی: اے رب میرے! میں اِن لوحوں میں ایک اُمّت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی، تو یہ میری اُمّت کر، فرمایا: یہ اُمّت احمد کی ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

حضرت آدم علیہ السلام اور سرکارِ دوعالم

ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] (دلائل النبوة لابی نعیم، الفصل الرابع ذکر الفضیلة الرابعة، 1\68 (31)، وفی جزء فیه من أحادیث الامام أبی نعیم عن شیخه أبی علی الصواف، 28 (1)، والثانی من أجزاء ابن الصواف (ق38)، وأبو الفضل الرازی فی فضائل القرآن وتلاوته (50)، وابن عساکر فی تاریخ مدینة دمشق 61\119، فی سنده جبارة بن المغلس الحماني فیه کلام کثیر۔ لکن فی الباب عن قتادة بن دعامة، فرواه عبد الرزاق فی تفسیره (2\90 برقم 939) عن معمر عن قتادة۔ ورجاله ثقات۔

وأیضا رواه الطبري في تفسیره 10\452.455، من طریقین، وابن أبی حاتم في تفسیره 5\1564.1565 (8967)، وعبد بن حمید وأبو الشیخ کما فی الدر المنثور 3\552، وابن عساکر فی تاریخ مدینة دمشق 61\121)، ورجاله ثقات۔

Marfat.com

فرماتے ہیں:

"لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ خبره ببنيه فَجَعَلَ يَرَى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، فَرَأَى نُورًا سَاطِعًا فِي أَسْفَلِهِمْ. فَقَالَ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ أَحْمَدُ، هُوَ الْأَوَّلُ وَهُوَ الْآخِرُ، وَهُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ وأول مشفع". [1]

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا اُنہیں اُن کے بیٹوں پر مطلع فرمایا، وہ اُن میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے تو اُن سب کے آخر میں بلند وروشن نور دیکھا، عرض کی: الٰہی! یہ کون ہے؟

فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اوّل ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم النبیین

نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرمایا:

" بين كتفي ادم مكتوب، محمد رسول الله خاتم النبيين صلى الله عليه

---

[1] (أخرجه السراج في حديثه [الشحامي] 3\236(2628)، وابن أبي الفوارس في الجزء العاشر من الفوائد المنتقاة (120)، وأبو الطاهر المخلص في الجزء العاشر من المخلصيات 3\207(185)، والبيهقي في الدلائل 5\483، وابن عساكر في تاريخه كما في مختصره 2\111، وسعيد بن منصور، وابن المنذر وابن أبي حاتم كما في سبل الهدى والرشاد 1\71، وذكره الهندي في الكنز 11\437، وعزاه إلى ابن عساكر فقط۔ وهذا إسناد حسن، رجاله كلهم ثقات رجال البخاري، غير مبارك بن فضالة لكن استشهد به باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخَوِّفُ اللهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ، وهو مختلف فيه، والذي عليه المحققون أنه صدوق لا بأس به، إذا صرح بالتحديث، كما هنا.)

Marfat.com

وسلم۔ [1]

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد اور دروازہ جنت

ابن ابی شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن سعد حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

"انه قال أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ لَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ قَرَأَ آيَةً مِنَ التَّوْرَاةِ: إضرابا قذ ما يا نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ"۔ [2]

یعنی انہوں نے کہا: سب سے پہلے جو دروازہ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لئے دروازہ کھولا جائے گا، وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، پھر توریت مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق، یعنی امتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء کی بشارت

ابن سعد عامر شعبی سے راوی، سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ارشاد ہوا:

---

[1] (أخرجه عمر النهرواني في جزء من حديث أبي بكر النهرواني (ق9)، ومن طريقه يحيى بن إبراهيم السلماسي في جزئه (ق9)، وابن عساكر في تاريخه كما في مختصره 137\2، وذكره السيوطي في الخصائص بتخريجي رقم الحديث (22)، وعزاه إلى ابن عساكر فقط۔

في سنده الفضل بن المختار البصري فيه كلام، واسحاق بن داود مجهول۔

[2] (أخرجه نعيم بن حماد في الزهد (401)، وابن أبي شيبة في المصنف 304\6، و 258\7، وأبو نعيم في الحلية 388\5، رجاله رجال الصحيح غير كعب بن مانع الأحبار، وقال الحافظ في التقريب: ثقة۔ فيه نظر، إلا أن يكون على قاعدته في توثيق المخضرمين)

Marfat.com

"إِنَّهُ كَائِنٌ مِنْ وَلَدِكَ شُعُوبٌ وَشُعُوبٌ حَتّٰى يَأْتِيَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الَّذِي يَكُونُ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ۔ [1]

بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امّی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

یعقوب علیہ السلام و خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

محمد بن کعب قرظی سے راوی:

"أَوْحَى اللهُ تعالى إِلَى يَعْقُوبَ أَنِّي أَبْعَثُ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مُلُوكًا وَأَنْبِيَاءَ حَتّٰى أَبْعَثَ النَّبِيَّ الْحَرَمِيَّ الَّذِي تَبْنِي أُمَّتُهُ هَيْكَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَهُوَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَاسْمُهُ أَحْمَدُ"۔ [2]

اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین وانبیاء بھیجتا رہا کروں گا یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی اُمت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی اور اُس کا نام احمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے۔

اشعیاء اور احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن ابی حاتم وہب بن منبہ سے راوی:

"قال اوحى الله تعالى إلى اشعياء انى باعث نبيا أميا أَفْتَحُ بِهِ آذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا، وَأَعْيُنًا عُمْيًا، مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجَرُهُ بِطِيبَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ (وساق الحديث فيه) الكثير الطيب من فضائله وشمائله صلى الله

---

[1] (أخرجه ابن سعد فی طبقات الکبری، ذکر من تسمی فی الجاهلیه بمحمد صلی الله تعالی علیه وسلم 1\163 فی سنده علی بن مجاهد الرازی متروک الحدیث قاله الحافظ)

[2] (أخرجه ابن سعد فی طبقات الکبری، ذکر من تسمی فی الجاهلیه بمحمد صلی الله تعالی علیه وسلم 1\163، فی سنده أبی زکریا العجلانی فهو مجهول)

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلّم الیٰ ان قال:

ولا جعلن أُمَّتَهُ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (وذکر صفاتھم الیٰ ان قال) أَخْتِمُ بِكِتَابِهِمُ الْكُتُبَ، وَبِشَرِيعَتِهِمُ الشَّرَائِعَ، وَبِدِينِهِمُ الْأَدْيَانَ"۔ [1]

الحدیث الجلیل الجمیل۔

اللہ عزوجل! نے اشعیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی میں نبی اُمی کو بھیجنے والا ہوں، اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا، اس کی پیدائش مکّے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام۔

میں ضرور اس کی اُمت کو سب اُمتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر وافضل کروں گا۔۔۔ میں اُن کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور اُن کی شریعت پر شریعتوں اور اُن کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

کتبِ سماوی میں اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عساکر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کَانَ یُسمی فِی الْکتب الْقَدِیمَة احْمَد

---

[1] (أخرجه ابن أبی الدنیا فی العقوبات 151.152، وأبو نعيم في الدلائل 73.74، في سنده ضعف، وذكره السيوطي في الخصائص بتخريجي رقم الحديث (54)، وعزاه إلي ابن أبي حاتم وأبو نعيم۔

وأخرجه ابن أبی حاتم فی تفسيره 8\2626(14758): أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الطِّهْرَانِيُّ فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ، أَنْبَأَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبًا يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ أَشْعِيَا،۔۔۔ أفتح به أعينا كما، وآذانا صمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا أُسَدِّدُهُ لِكُلِّ أَمْرٍ جَمِيلٍ۔۔ وَأَجْعَلُ أُمَّتَهُ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔۔ (بدون آخره) ورجاله ثقات۔

Marfat.com

وَمُحَمَّدٌ والماحي والمقفي وَنَبِي الْمَلَاحِم وحمطايا وفارقليطا وماذماذ [1]
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگلی کتابوں میں میرے یہ نام تھے، احمد، محمد، ماحی (کفروشرک کو مٹانے والے)، مقفی (سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے) نبی الملاحم (جہادوں کے پیغمبر)، حمطایا (حرم الٰہی کے حمایتی)، فارقلیطا (حق کو باطل سے جدا کرنے والے)، ماذماذ (ستھرے، پاکیزہ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

"هبط جبريل فقال ان ربك يقول: قد ختمت بك النبياء وَمَا خلقت خلقا اكرم على مِنْك.... وقرنت إسمك مَعَ إسمي فَلَا أذكر فِي مَوضِع حَتَّى تذكر معي وَلَقَد خلقت الدُّنيَا وَأَهْلهَا لا عرفهم كرامتك ومنزلتك عِندِي، ولو لاك ما خلقت السمٰوت والارض وما بينهما لولاك ما خلقت الدنيا [2]
هذا مختصر۔

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، حضور کا رب فرماتا ہے: بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا، اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے

---

[1] (ذكره السيوطي في الخصائص بتخريجي رقم الحديث (459)، والصالحي في سبل الهدى والرشاد 1\451، وعزاه إلي أبي نعيم۔)

[2] (أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 3\518. 517، وذكره ابن الجوزي في الموضوعات 1\289، والسيوطي في اللا لئ المصنوعة 1\249، وفي الخصائص 2\330، وابن العراق في تنزيه الشريعة 1\324، وآخره: وَلَوْلَاكَ يَا مُحَمَّدُ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا۔ وقال ابن الجوزي: هَذَا حَدِيثٌ مَوْضُوعٌ لَا شَكَّ فِيهِ، وفي إسْنَادِه مَجْهُولُونَ و ضعفاء والضعفاء أَبُو السكين وَإِبْرَاهِيم من اليسع)

Marfat.com

زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ، بیشک میں نے دُنیا واہلِ دُنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ اُن پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین اور جو کچھ اُن میں ہے اصلاً نہ بناتا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

آخر النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

خطیب بغدادی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لَمَّا أُسْرِیَ بِی قَرَّبَنِی رَبِّی تَعَالَی حَتّٰی کَانَ بَیْنِی وَبَیْنَهُ کَقَابَ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنَی، وَقَالَ لِی یَا مُحَمَّدُ هَلْ غَمَّكَ أَنْ جَعَلْتُكَ آخِرَ النَّبِیِّینَ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ فَهَلْ غم أمتك إن جعلتهم آخر الْأُمَم قلت لَا قَالَ أخبر أمتك إِنِّي جعلتهم آخر الْأُمَم لأفضح الْأُمَم عِنْدهم وَلَا أفضحهم عِنْد الامم۔ [1]

شبِ اسرٰی مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اور اُس میں دو کمان بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، میں نے عرض کی نہ۔

فرمایا: کیا تیری اُمت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے اُنہیں سب اُمتوں کے پیچھے رکھا، میں عرض کی نہ۔

فرمایا: اپنی اُمت کو خبر دے دے کہ میں نے اُنہیں سب سے پیچھے اس لئے کیا کہ اور اُمتوں کو اُن کے سامنے رسوا کروں اور اُنہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں، والحمدللہ رب العالمین!

[1] (أخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد 5\337، ومن طریقه ابن عساکر فی تاریخ دمشق 3\516، وابن الجوزی فی العلل المتناهیة 1\177.176، فی سنده مجهولان)

Marfat.com

رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم

ابن جریر، وابن ابی حاتم، وابن مردویہ، وبزار، وابویعلی، وبیہقی بطریق ابوالعالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل اسرا میں راوی:

ثُمَّ لَقِيَ أَرْوَاحَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَثْنوا على رَبهم فقال إبْرَاهِيم ثم موسٰى ثم داود ثم سليمٰن ثم عيسٰى ثم إنَّ مُحَمَّداً - صلى الله عليه وسلم - أَثْنَى عَلَى رَبِّهِ فَقَالَ: كُلُّكُمْ أَثْنَى عَلَى رَبِّهِ وَأَنَا مُثْنٍ عَلَى رَبِّي: الْحَمْدُ لله الَّذِي أَرْسَلَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَكَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيراً وَنَذِيراً وَأَنْزَلَ عَلَيَّ الفرقان فيه تبيان لكل شيء وَجَعَلَ أُمَّتِي خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، وَجَعَلَ أُمَّتِي وَسَطاً، وَجَعَلَ أُمَّتِي هُمُ الأَوَّلُونَ وَهُمُ الآخِرُونَ، وَرَفَعَ لِي ذِكْرِي، وَجَعَلَنِي فَاتِحاً وَخَاتِماً. فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: بِهٰذَا فَضَلَكُمْ مُحَمَّدٌ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... ثُمَّ انتهى الى السِّدْرَة ... فَكَلَّمَهُ اللهُ تَعَالَى عند ذٰلك. فقال له قد اتخذتك خليلا .. وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاة حبيب الرَّحْمٰن ... ورفعت لك ذكرك فلا أذكر إلّا ان ذكرت معي وجعلت امتك هم الاولون والاٰخرون وجعلتك اوّل النبيين خلقا واٰخرهم بعثا وجعلتك فاتحا وخاتما. [1] هذا مختصر ملتقطا۔

یعنی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارواحِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملے،

---

[1] (أخرجه ابن جرير في تفسيره 14\424.432، وفي تهذيب الآثار (727)، وابن أبي حاتم في تفسيره 7\2309.2315 (13184)، والبزار في مسنده 17\5.12 (9518)، والبيهقي في الدلائل 2\397.401، وابن عساكر في تاريخه كما في مختصره 2\126.128، وذكره السيوطي في الدر المنثور 5\198.202، وفي الخصائص بتخريجي رقم الحديث (928)، وقال الهيثمي في المجمع 1\72: رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ، إِلَّا أَنَّ الرَّبِيعَ بْنَ أَنَسٍ قَالَ: عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ غَيْرِهِ. فَتَابِعِيُّهُ مَجْهُولٌ)

Marfat.com

پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی، ابراہیم پھر موسیٰ پھر داؤد پھر سلیمان پھر عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ بترتیب حمد الٰہی بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضائل وخصائص بیان فرمائے۔
سب کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب جل جلالہ کی ثنا کی، اور فرمایا:
تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انہیں عدل وعدالت واعتدال والی امت کیا اور انہیں کو اوّل اور انہیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتحہ دیوان نبوت و خاتمہ دفتر رسالت بنایا۔
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے، اس وقت رب عز جلالہ نے ان سے کلام کیا اور فرمایا: میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام توریت میں حبیب الرحمن لکھا ہے۔
میں نے تیرے لئے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری اُمت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح وخاتم کیا

ارشاداتِ انبیاء وملائکہ واقوال علماءِ کتبِ سابقہ

حدیث شفاعت

امام احمد وابوداؤد طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابویعلیٰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث طویل شفاعتِ کبریٰ میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

"فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ اشفع لنا إِلَى رَبك فليقض بَيْنَنَا فَيَقُول إِنِّي لست هُنَاكُم إِنِّي اتَّخذت إِلَهًا من دون الله وَإِنَّهُ لَا يهمني الْيَوْم إِلَّا نَفسِي. وَلَكِن إِن كل مَتَاع فِي وعَاء مختوم عَلَيْهِ أَكَانَ يقدر على مَا فِي جَوْفه حَتَّى يفض الْخَاتم فَيَقُولُونَ لَا فَيَقُول إِن مُحَمَّد صلى الله عَلَيْهِ وَسلم ... فَيَأْتُونِي .. فَأَقُول أَنا لَهَا .. فَإِذا أَرَادَ الله أَن يصدع بَين خلقه نَادَى مُنَاد أَيْن أَحْمد وَأمته فَنحن الْآخرُونَ الْأَولونَ نَحن آخر الْأُمَم وَأول من يُحَاسب فتفرج لنا الْأُمَم عَن طريقنا الحديث.[1] هذا مختصر.

یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے مایوس ہو کر پھریں گے تو سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے، مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر ہے یہ کہ جو چیز کسی سربمہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اُٹھائے اسے پا سکتے ہیں، لوگ کہیں گے نہ، فرمائیں گے تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں، لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے، میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لئے،

---

[1] (أخرجه الطيالسي في مسنده 4\430.432(2834)، والدارمي في الرد على الجهمية (184)، وأحمد في مسنده (2546)، و(2692)، والحارث في مسنده (بغية)2\1011(1135)، وأبو يعلى في مسنده 4\213.214(2328)، وابن شاهين في جزء من حديثه (15)، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد اهل السنة (843)، وابن ماجه في السنن، بَاب صِفَةِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (4290)، والبيهقي في الدلائل 5\481.483، والذهبي في اثبات الشفاعة (41).

وقال الهيثمي في المجمع 10\373: رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَأَحْمَدُ، وَفِيهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَقَدْ وُثِّقَ عَلَى ضَعْفِهِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيحِ.

Marfat.com

پھر جب اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور اُن کی اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو ہمیں پچھلے ہیں اور ہمیں اگلی سب اُمتوں سے پیچھے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا اور سب اُمتیں عرصاتِ محشر میں ہمارے لئے راستہ دیں گی۔

انبیاء کا التجائے شفاعت

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ" [1]

اولین و آخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور آکر عرض کرینگے حضور اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

---

[1] (أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب التفسیر، 6\85(4712)، ومسلم فی الصحیح، بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا (327)، والترمذی فی السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ (2434)، وابن حبان فی الصحیح 14\382(6465)، وعبد الله بن المبارک فی مسنده (101)، وابن أبی شیبة فی المصنف 6\307(31674)، وأحمد فی مسنده (9623)، واسحاق بن راهویه فی مسنده 1\228(184)، والنسائی فی السنن الکبری (11222)، وابن أبی الدنیا فی الأهوال (154)، وابن أبی عاصم فی السنة (811)، وأبو عوانة فی المستخرج (437)، و(438)، وابن منده فی الایمان (879)، و(880)، و(881)، و(882)، وابن خزیمة فی التوحید 1\595، وابن بشران فی الأمالی 348(797)، والبیهقی فی الدلائل 5\478۔)

شفاعتِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ عزوجل نے جو انعامات و اکرامات آخرت کے لئے عطا

Marfat.com

فرمائے ہیں ان میں سے ایک شفاعت بھی ہے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کثیر شفاعات سے نوازا گیا ہے، علماء ملت اسلامیہ میں سے بعض نے شفاعت کو تیرہ قسموں تک شمار کیا ہے جن میں سے کئی ایسی اقسام ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے ساتھ خاص ہیں جن میں کوئی بھی آپ کے ساتھ شریک نہیں ہے اگر چہ وہ حساب قیامت سے قبل ہوں یا بعد میں۔

اللہ رب العالمین کا ارشاد پاک ہے کہ:

"عَسَىٰٓ أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا"۔[الاسراء:79]

اور اس آیت کی تفسیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بذات خود مروی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: {عَسَىٰٓ أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا} [الإسراء: 79] وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ: هِيَ الشَّفَاعَةُ: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

(أخرجه الترمذي في السنن (3137)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\319(31745)، ومن طريقه ابن أبي عاصم في السنة 2\364(784)، وأحمد في مسنده (9735)، والبيهقي في الدلائل 5\484)

شفاعت عظمیٰ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اولین وآخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور آکر عرض کرینگے حضور اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"الشَّفَاعَةَ الأولى هِيَ الشَّفَاعَةَ الْعُظْمَى".(عمدۃ القاری 2\128)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"وَالْمَقَامُ الْمَحْمُودُ هُوَ الشَّفَاعَةُ الْعُظْمَى الَّتِي اخْتُصَّ بِهَا"۔(فتح الباری 3\339)

یونہی حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس (طبرانی کبیر 11\73)، عبداللہ بن عمر (طبرانی کبیر 12\413)، جابر بن عبداللہ (صحیح بخاری برقم ۳۳۰ ، ومسلم برقم ۵۲۱)، ابوذر غفاری (احمد برقم ۲۱۴۳۰)، ابوموسیٰ

Marfat.com

....

اشعری (مسند الرویانی برقم ٤٨٥)،ابو ہریرہ (مشکل الآثار 3\53)وغیرہم رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث مبارکہ:"أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي:.... وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ-میں بیان کیا گیا ہے۔

یونہی اپنے غلاموں کو بلا حساب جنت میں داخلے کے لئے شفاعت فرمانا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جیسا کہ سابق حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہی ہے کہ:

"يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، أُمَّتِي يَا رَبِّ، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ"۔

(أخرجہ البخاری فی الصحیح برقم 4712، ومسلم فی الصحیح برقم 327، وقد تقدم تخریجہ)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللهَ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ".

(أخرجه أحمد في مسنده برقم 22156، و22303، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني 2\445، وفي السنة برقم (814)، وابن حبان في الصحيح 16\230، والطبراني في مسند الشاميين 2\80، وفي الكبير 8\159، وغيره)

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام اور اذان اوّل

ابونعیم حلیۃ الاولیا اور ابن عساکر دونوں بطریق عطاء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ واسْتَوْحَشَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اللهُ أَكْبَرُ، اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، قَالَ: آدم من محمد، قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.[1]

جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں، کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

انشراحِ صدر

ابونعیم دلائل میں یونس بن میسرہ بن حلبَس سے مرسلاً اور دارمی وابن عساکر بطریق یونس ھذا عن ابی ادریس الخولانی، عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً راوی وھذا الفظ المرسل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فرشتہ سونے کا طشت لے کر آیا اور میرا شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اسے دھو کر کچھ اس پر چھڑک دیا، پھر کہا:

"أنت محمد رسول الله المقفى الحاشر الحديث.[2] هذا مختصر۔

---

[1] (أخرجه أبو نعيم في الحلية 5\107، وابن عساكر في تاريخ دمشق 7\437، والديلمي في الفردوس 4\271(6798)، فيه علي بن بهرام المزني لم أعرفه وبقية رجاله ثقات)

[2] (ذكره السيوطي في الخصائص 1\111، وقال: وَأخرج أَبو نعيم عَن يونُس بن ميسرَة بن حَلبس قَالَ قَالَ رَسول الله صلى الله عليه وسلم ـــ الخ)

Marfat.com

حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے تمام عالم کو حشر دینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث متصل میں یوں ہے: جبریل نے اتر کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکم چاک کیا، پھر کہا:

"قَلْبٌ وَكِيعٌ فِيهِ أُذُنَانِ سَمِيعَتَانِ وَعَيْنَانِ بَصِيرَتَانِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ الْمُقَفِّي، الْحَاشِرُ، الحديث۔ [1]

مضبوط و محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا اور دو آنکھیں ہیں بینا، محمد اللہ کے رسول ہیں۔ انبیاء کے خاتم اور خلائق کو حشر دینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بشارت میلاد الرسول

ابونعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی، انہوں نے فرمایا، میرے باپ اعلم علمائے توراۃ تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اُتارا اُس کا علم اُن کے برابر کسی کو نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا: اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق رکھے ہیں اُن میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آ پہنچا میں نے اس اندیشے سے تجھے اُن دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو، تو اُس کی پیروی کر لے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اُوپر سے مٹی لگا دی ہے ابھی اُن سے تعرض نہ کرنا، نہ اُنہیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہوا گر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اُس کا پیرو ہو جائے گا، یہ کہہ کر وہ مر گئے، ہم اُن کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے اُن دونوں ورقوں

[1] (أخرجه الدارمي في السنن 1\112 (58)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\479، عن عبدالرحمن بن غنم مختلف في صحبته۔ ورجاله موثقون)

Marfat.com

کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا، ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُن میں لکھا ہے:

"مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بعده مولده بِمَكَّةَ وَمُهَاجره بِطِيبَةَ. الحديث۔ [1]

محمد اللہ کے رسول ہیں، سب انبیاء کے خاتم، اُن کے بعد کوئی نبی نہیں، اُن کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

راهب کا استفسار

بیہقی وطبرانی وابونعیم اور خرائطی کتاب الہواتف میں خلیفہ بن عبدہ سے راوی، میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا، جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے، ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور عمر بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اُترے جس کے کنارے پیڑ تھے، ایک راہب نے اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولادِ مضر سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا:

" أَمَا إِنَّهُ سَوْفَ يُبْعَثُ مِنْكُمْ وَشِيكًا نَبِيٌّ فَسَارِعُوا إِلَيْهِ، وَخُذُوا بِحَظِّكُمْ مِنْهُ

---

[1] (أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 161\50، ذكره أبو القاسم ابن الجزي في تفسيره المسمى التسهيل لعلوم التنزيل 307.306, والمقريزي في امتاع الأسماع 371\3۔

وقال: وخرج أبو نعيم من حديث أبي بشر محمد بن عبيد الله قال: حدثني عطاء بن عجلان عن بهز (شهر) بن حوشب عن كعب بن ماتع الحميري, فيه عطاء بن عجلان متروك الحديث. وانظر: الخصائص للسيوطي بتخريجي رقم الحديث (57.58)

Marfat.com

تَرْشُدُوا، فَإِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّين.[1]
سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اُس کی طرف دوڑنا اور اُس کی خدمت واطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے۔ ہم نے کہا اُس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اُس کا نام محمد رکھا، انتہی، واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

قبل از ولادت شہادت ایمان:

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ موحدان ومؤمنان عہدِ جاہلیت سے تھے، طلوعِ آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا، مگر اُسی زمانے میں توحیدِ الٰہی ورسالت حضرت ختمی پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے۔

ابن سعد وابونعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، مکہ معظّمہ سے کوہِ حرا کو جاتے تھے، اُنہوں نے قریش کی مخالفت اور اُن کے معبودانِ باطل سے جدائی کی تھی، اُس پر آج اُن سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی، مجھے دیکھ کر بولے اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملتِ ابراہیم کا پیرو ہوا، اُسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی

---

[1] (أخرجه أبو نعيم في معرفة الصحابة 1\155, والخرائطي في هواتف الجنان 70, والطبراني في الكبير 17\111, والدينوري في المجالسة 4\139, والبغوي في معجم الصحابة 4\222, والبيهقي في الدلائل 2\114, وابن عساكر في تاريخه 40\99_100,102.

في سنده العلاء بن الفضل بن عبد الملك بن أبي سوية عن أبيه عن جده, والعلاء ضعيف, وأبوه وجده مجهولان. وانظر: الخصائص للسيوطي بتخريجي رقم الحديث (92)

Marfat.com

اسماعیل اور اولادِ عبدالمطلب سے ہوں گے، اُن کا نام پاک احمد ہے، میرے خیال میں میں اُن کا زمانہ نہ پاؤں گا، میں ابھی اُن پر ایمان لاتا اور اُن کی تصدیق کرتا اُن کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ اُنہیں پاؤ تو میرا اسلام اُنہیں پہنچانا۔

اے عامر! میں تم سے اُن کی نعت وصفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، وہ میانہ قد ہیں، سر کے بال کثرت وقلت میں معتدل، اُن کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے، اُن کی شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے۔

اُن کا نام احمد، اور یہ شہر اُن کا مولد ہے، یہیں اُن کی رسالت ظاہر ہوگی، اُن کی قوم اُنہیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ اُن کا دین اُسے ناگوار ہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں سے اُن کا دین ظاہر وغالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آ کر اُن کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

"فإني بلغت البلاد كلها لطلب دين إبراهيم وكل من أسأل من اليهود والنصارى والمجوس يقول هذا الدين وراءك وينعتونه مثل ما نعته لك ويقولون لم يبق نبي غيره.

کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا، یہود ونصاریٰ مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اُس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ اُن کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔

عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ظاہر ہوئی، میں نے زید رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے اُن کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا:

Marfat.com

"قد رأیته فی الجنة یسحب ذیله" [1] میں نے اُسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

انکارختم نبوت کی وجوھات

اللہ اللہ! اُس زمانے کے یہود ونصاریٰ ومجوس [نے] تو بالاتفاق حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوجانے کی شہادتیں دیں، اور آج کل کے کذاب بدلگام مدعیانِ اسلام یہ شاخسانے نکالیں مگر ہے [2] یہ کہ اس وقت تک اُن فرقوں کو نہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض وحسد تھا، نہ اپنے کسی پیشوا مردود کا سخن مطرود بنانا مراد ومقصد، نہ اپنے کسی سگے کی بات رکھنی، نہ بعد ظہور نور خاتمیت اپنے باپ دادا کی نبوت گھڑنی، وہ کیوں جھوٹ بولتے جو کچھ علوم انبیاء واخبارِ احبار ورہبان وعلماء سے پہنچا تھا صاف کہتے تھے، بعد ظہورِ اسلام اُن ملاعنہ کے دل میں حسد وعناد کا پھوڑا پھوٹا اور اُن مدعیانِ اسلام پر قہر ٹوٹا کہ کسی خبیث کا پیشوا خبیث معاذ اللہ آیہ کریمہ "وخاتم النبیین" میں خدا کا جھوٹ ممکن لکھ گیا،

---

[1] أخرجه ابن سعد في طبقات الكبرى 1\161, و 3\379, والطبري في تاريخه 2\296.295, وابن عساكر في تاريخه 19\504, وابن الجوزي في المنتظم 2\295, كلهم من طريق محمد بن عمر الواقدي حدثني علي بن عيسى الحكمي عن أبيه عن عامر بن ربيعة. وأخرجه الفاكهي في أخبار مكة 4\53 (2419), من طريق زَكَرِيَّا ابنِ عِيسَى الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ.... الخ, مطولا, وسنده ضعيف جدا. وأبو نعيم في الدلائل 100 (52), من طريق النَّضْرِ بنِ سَلَمَةَ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بنُ مُوسَى أَبُو غَزِيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بنِ عِيسَى بنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَامِرِ بنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَامِرِ بنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ۔۔الخ۔ والنضر بن سلمة الخراساني متهم بالوضع, ومحمد بن موسى منكر الحديث. وانظر: الخصائص للسيوطي بتخريجي رقم الحديث (100)

[2] (ف: عبرت کہ یہود ونصاریٰ تو ختم نبوت کی گواہیاں دیں اور یہ نام کے مسلمان یوں شاخسانے نکالیں)

Marfat.com

اب یہ جب تک اپنی سینہ زوری سے کچھ خاتم وانبیاء گھڑ کر نہ دکھائیں اگرچہ زمین کے اسفل السافلین طبقے میں تو گرو جی پیشوا کی خدمت ہی کیا ہوئی، ہونہار سپوتوں کی سعادت ہی کیا ہوئی، کسی قاسم کفر وضلالت قسیم ومباین حق وہدایت کا کوئی بھائی لگتا ان نئے مرتدوں کے ہاتھ بک گیا۔ ساتھ" خاتم النبیین " کا فتوی لکھ گیا، اب یہ اگر تازی نبوتوں کا ٹھیکہ نہ لیں ختم نبوت کے معنی متواتر کو مہمل نہ کہیں تو اکلوتے بھیا کی حمایت ہی کیا ہوئی، اختراعی طبیعت کی جودت ہی کیا ہوئی، کسی مردک کو یہ دُھن سمائی کہ سید بنے تو کیا بنے، کوئی گنے تو نبی کا نواسا ہی گنے، پاپچے کا رشتہ کوئی بات نہیں، پیر جی پوتے نہ بن بیٹھے تو کچھ کرامات نہیں

"وَسَيَعۡلَمُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ أَيَّ مُنقَلَبٖ يَنقَلِبُونَ"۔[1]

"اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے"۔

ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

مقوقس شاہ مصر کی تصدیقِ ولادت

امام واقدی وابونعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقاتِ مقوقس بادشاہ مصر میں راوی، جب ہم نے اُس نصرانی بادشاہ سے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح وتصدیق سنی اُس کے پاس سے وہ کلام سن کر اُٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ذلیل وخاضع کر دیا ہم نے کہا سلاطینِ عجم اُن کی تصدیق کرتے اور اُن سے ڈرتے ہیں حالانکہ اُن سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو اُن کے رشتہ دار اُن کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی اُن کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، اُن میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اُس سے پوچھا:

---

[1] [الشعراء:227]

Marfat.com

"هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ؟"
آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ وہ بولا:

"نَعَمْ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِيسَى. نَبِيٌّ قَدْ أَمَرَنَا عِيسَى بِاتِّبَاعِهِ، وَهُوَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الْعَرَبِيُّ، اسْمُهُ أَحْمَدُ".

ہاں! ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں اُن کے اور عیسٰی کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امّی عربی ہیں اُن کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

پھر اُس نے حلیہ شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا: اور بیان کر۔ اُس نے اور بتائے، از انجملہ کہا:

"يُخَصُّ بِمَا لَمْ يُخَصَّ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَهُ، كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ، وَبُعِثَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً". [1]

اُنہیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے، ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔

مغیرہ فرماتے ہیں: میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔

---

[1] (أخرجه أبو نعیم فی الدلائل، 1\88.85 (45) من طریق الواقدی، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عِيسَى الثَّقَفِيُّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى بْنِ كَعْبٍ الثَّقَفِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَغَيْرِهِمْ، كُلٌّ قَدْ حَدَّثَنِي مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ بِطَائِفَةٍ. قَالَ: قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ۔۔۔ الحدیث۔

وذکره ابن تیمیة فی هدایة الحیاری فی أجوبة الیهود والنصاری 2\390)

Marfat.com

میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع

ابونعیم حضرت حسّان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں سات برس کا تھا، ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی، کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے، لوگ اُس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا:

"هَذَا كَوْكَبُ أَحْمَدَ قَدْ طَلَعَ. هَذَا كَوْكَبٌ لَا يَطْلُعُ إِلَّا بِالنُّبُوَّةِ، وَلَمْ يَبْقَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا أَحْمَدُ". [1]

یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہودی علماء کے ہاں ذکرِ ولادت

امام واقدی وابونعیم حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

"قَالَ: كُنَّا وَيَهُودُ فِينَا كَانُوا يَذْكُرُونَ نَبِيًّا يُبْعَثُ بِمَكَّةَ اسْمُهُ أَحْمَدُ، وَلَمْ يَبْقَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ غَيْرُهُ، وَهُوَ فِي كُتُبِنَا، الحديث". [2]

یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کیا کرتے جو مکے میں مبعوث ہوں گے، اُن کا نام پاک احمد ہے، اب اُن کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

---

[1] (أخرجه أبو نعيم في الدلائل 1\75.76، من طريق الواقدي، وانظر: الخصائص بتخريجي رقم الحديث (105)

[2] أخرجه أبو نعيم في الدلائل 79.78. وانظر: الخصائص بتخريجي رقم الحديث (106)

Marfat.com

احبار کی زبان پر نعتِ نبی

ابونعیم سعد بن ثابت سے راوی:

"قَالَ كَانَ أَحْبَار يهود بني قُرَيْظَة وَالنضير يذ كرُونَ صفة النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَلَمَّا طلع الْكَوْكَب الْأَحْمَر أخبروا أَنه نَبِي وَأَنه لَا نَبِي بعده اسْمه احْمَد [و] مهاجره إِلَى يثرب فَلَمَّا قدم النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم الْمَدِينَة ونزلها انكروا وحسدوا و بغوا ۔ [1]

یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو اُنہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں، اُن کا نا پاک احمد ہے، اُن کی ہجرت گاہ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، جب حضورِ اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لا کر رونق افروز ہوئے یہود براہِ حسد و بغاوت منکر ہو گئے۔

"فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ" [2]

تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس کے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

اھل یثرب کو بشارتِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

زیاد بن لبید سے راوی، میں مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھا ناگاہ ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے:

"يَا أهل يثرب قد ذهب وَالله نبوة بني اسرائيل هَذَا نجم قد طلع بمولد احْمد وَهُوَ نَبِي آخر الْأَنْبِيَاء [و] مهاجره إِلَى يثرب"۔ [3]

اے اہل مدینہ! خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی، ولادتِ احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے

---

[1] (أخرجه أبو نعيم كما قال ابن كثير في سيرته 214)

[2] [البقرة:89]

[3] (ذكره السيوطي في الخصائص بتخريجي رقم الحديث (115)

Marfat.com

پچھلے نبی ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یوشع کی زبان پر نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

[نیز] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرنے گیا، یوشع یہودی بولا: اب وقت آگیا ہے ایک نبی کے ظہور کا، جس کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم سے تشریف لائیں گے اُن کا حلیہ ووصف یہ ہوگا، میں اُس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا، وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہو رہا تھا، اُن میں سے زبیر بن باطا نے کہا:

"قَدْ طَلَعَ الْكَوْكَبُ الْأَحْمَرُ الَّذِي لَمْ يَطْلُعْ إِلَّا بِخُرُوجِ نَبِيٍّ وَظُهُورِهِ، وَلَمْ [يَبْقَ] أجد [أَحَدٌ] إِلَّا أَحْمَدُ، وَهَذِهِ مُهَاجَرُهُ"۔ [1]

بیشک سرخ ستارہ طلوع ہو کر آیا یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت وظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے، اور یہ شہر اُن کی ہجرت گاہ ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تذییل

ابن سعد وحاکم وبیہقی وابونعیم حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، مکہ معظّمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا جس رات حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے، قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا، اُنہوں نے کہا: ہمیں نہیں معلوم، کہا:

"احْفَظُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ، وُلِدَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ نَبِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْأَخِيرَةِ بَيْنَ

---

[1] (أخرجه أبو نعيم في الدلائل 79، 80. في إسناده النضر بن سلمة الخراساني وهو شاذان المروزي متهم بالوضع، وأيضا ابن أبي سبرة، وعبد الجبار بن سعيد المساحقي ضعيف. وانظر: الخصائص بتخريجي رقم الحديث (109)

Marfat.com

كَتِفَيْهِ عَلَامَةٌ "الحديث۔ [1]

جوتم سے کہہ رہا ہوں اُسے حفظ کررکھو آج کی رات اس پچھلی اُمت کا نبی پیدا ہوا، اُس کے شانوں کے درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

[1] أخرجه الحاكم في المستدرك 2\657 وصححه، والبيهقي في الدلائل 1\108، وقال الحافظ في الفتح 6\583: وروى يعقوب بن سفيان باسناد حسن عن عائشة رضي الله عنها. وانظر: الخصائص بتخريجي رقم الحديث (232)

Marfat.com

ارشاداتِ حضور ختم الانبیاء علیه وعلیهم افضل الصلوٰۃ والثناء

وفیھا انواع

نوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم۔

اسماءُ النّبی

اجلّہ ائمہ بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وامام مالک وامام احمد وابوداؤد طیالسی وابن سعد وطبرانی وحاکم وبیہقی وابونعیم وغیرہم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ" [1]

---

[1] (أخرجه البخاری فی الصحیح، فی المناقب، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 4\185(3532)، وبَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ} [الصف: 6] 6\151(4896)، ومسلم فی الصحیح، بَابٌ فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (2354)، والترمذی فی السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (2840)، وفی الشمائل (367)، والنسائی فی السنن الکبری، 10\299(11526)، ومالک فی الموطأ، كِتَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،۔۔وأحمد فی مسنده (16734)، و (16771)، والطیالسی فی مسنده 2\252(984)، وابن سعد فی الطبقات 1\84، والطبرانی فی الکبیر 2\120(1520، و1521)، و2\121(1522، وإلی 1526)، و 2\122(1527، إلی 1530)، و2\123(1532)، وفی الشامیین 4\248(3199)، والبیهقی فی الشعب (1334)، وفی الدلائل 1\152.154، ==

Marfat.com

بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالی میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں، میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ سبعہ اخیرہ الا الطبرانی کی روایت میں" والخاتم" زائد ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

=وأبو نعيم في الدلائل (19)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\311، والحميدي في مسنده 1\476(565)، والدارمي في السنن (2817)، والبزار في مسنده (3410و 3411 و3412)، والطحاوي في مشكل الآثار 3\181 (1150)، وابن أبي حاتم في تفسيره 6\1918 (10167)، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني 1\351، والدولابي في الكنى (1)، والآجري في الشريعة (1012.1013)، وأبو يعلى في مسنده 13\388(7395)، وابن المظفر في غرائب مالك (53)، و(54)، وابن الغطريف في جزئه (66)، وابن عساكر في المعجم 1\125 و 1\453، وفي تاريخ دمشق 3\20، والآخرون۔

كلهم من طريق ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔۔۔الحديث، مطولا ومختصرا۔

وأخرجه أحمد في مسنده (16748)، و(16770)، وابن سعد في الطبقات 1\104، والحاكم في المستدرك 2\660(4186)، والطبراني في الكبير 2\133(1563)، والبزار في مسنده (3413)، وابن الجعد في مسنده (3322)، والبيهقي في الدلائل 1\155، كلهم من رواية: نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ۔۔۔وَهَذَا إِسْنَادٌ قَوِيٌّ حَسَنٌ.

وأخرج أبو القاسم الجرجاني في تاريخ جرجان (433.432) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا الْحَاشِرُ وَأَنَا الْعَاقِبُ" قَالَ الزهري: والعاقب الَّذِي لا يَكُونُ بعده نبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

وأخرج تمام الرازي في الفوائد (2\78) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِي أَسْمَاءٌ، أَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا الْحَاشِرُ، وَأَنَا الْمُقَفَّى، وَأَنَا نَبِيُّ التَّوْبَةِ۔

Marfat.com

انا محمّد واحمد

امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ"[1]

میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

فائدہ: نام مبارک نبی التوبۃ عجب جامع وکثیر المنافع نام پاک ہے، اس کی تیرہ (13) توجیہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی وشرح الشفا للقاری والخفاجی ومرقاۃ واشعۃ اللمعات شروح مشکوٰۃ وتیسیر وسراج المنیر وحفنی شروح جامع صغیرو جمع الوسائل شرح شمائل ومطالع المسرات ومواہب وشرح زرقانی ومجمع البحار سے التقاط

---

[1] (أخرجه مسلم في الصحيح، بَابٌ فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (2355)، وأحمد في مسنده (19525 و 19621 و 19651)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\311 (31693)، والطيالسي في مسنده 1\396.397 (494)، وابن اسحاق في سيرته 1\142، والطبراني في الأوسط 4\327 (4338)، و 4\355 (4417)، وفي الصغير (217)، والحاكم في المستدرك 2\659 (4185)، والدولابي في الكنى (2)، وأبو يعلى في مسنده 13\218 (7244)، والبزار في مسنده 8\40 (3022)، و (3023)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 3\183 (1152)، وابن بشران في الامالي 322 (742)، وابن حبان في الصحيح 14\220.221 (6314)، والروياني في مسنده 1\380.381 (583)، والمحاملي في الامالي (464)، وأبو نعيم في الحلية 5\99.100، والبيهقي في الشعب (1336)، وفي الدلائل 1\156.157، كلهم من حديث أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى.....وفي رواية: نبي الملحمة_الحديث۔

Marfat.com

کیں اور چار بتوفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں، بعضھا املح من بعض و احلی" ان میں ہر ایک دوسری سے لذیذ اور میٹھی ہے"۔

خصائص مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(1) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ ورجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں، حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں، مختلف اُمتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں۔ ذکرہ فی مطالع المسرات والقاری فی شرح الشفاء والشیخ المحقق فی اشعة اللمعات وعلیه اقتصر فی المواهب اللدنية شرح الاسماء العلية وقبله شارحها الزرقانی عند سردها۔ [۱]

"اس کو مطالع المسرات میں اور ملا علی قاری نے شرح شفاء میں، شیخ محقق نے اشعۃ اللمعات میں ذکر کیا۔ اور اسی پر مواہب لدنیہ کے شرح اسماء مبارکہ میں اور اس سے قبل اپنے بیان میں شارح زرقانی نے انحصار کیا۔"

(2) ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی، الشیخ فی اللمعات و الاشعة۔ [۲]

أقول: ولیس بالاول فان الهداية دعوة وارائة وبالبركة توفيق الوصول۔"

---

[۱] (مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، 101 وشرح الشفا للقاری، فصل فی أسمائه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، 1\496، والمواهب اللدنية، المقصد الثانی، الفصل الاول، في ذكر أسمائه الشريفة... حرف "ن" 1\471، وشرح الزرقانی علی المواهب، المقصد الثانی، الفصل الاول، في ذكر أسمائه الشريفة... حرف "ن" 4\225، و4\292)

[۲] (اشعة اللمعات شرح مشکوٰة باب اسماء النبی وصفاته ـــ الفصل الاول 4\482، ولمعات التنقيح فی شرح مشكاة المصابيح، باب أسماء النبی وصفاته، الفصل الأول، 9\254)

Marfat.com

شیخ نے اللمعات اور اشعہ میں۔ اقول: یہ چیز اول یعنی ہدایت سے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ ہدایت دعوت، راستہ دکھانے اور برکت سے وصول مقصود کی توفیق کا نام ہے"۔

(3) ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیائے کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی۔

الشیخ فی اللمعات و اشار الیہ فی الاشعة [1] حیث قال بعد ذکر الاولین۔"

شیخ نے لمعات میں اسے ذکر کیا اور اشعہ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا جہاں اُنہوں نے پہلے دونوں کا ذکر کیا وہاں یہ ہے: "ایں صفت در جمیع انبیاء مشترک ست و در ذات شریف آں حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر و کامل تر ست"۔

تمام انبیاء میں یہ صفت مشترک ہے اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ذات میں یہ سب سے زیادہ اور وافر اور کامل تر ہے۔

صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ اُمت سب اُمتوں سے شمار میں زیادہ ہوگی، نہ فقط ہر ایک اُمت جداگانہ بلکہ مجموع جمیع اُمم سے، اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالی اسی (۸۰) ہماری اور چالیس (۴۰) میں باقی سب اُمتیں، والحمد للہ رب العالمین۔

(4) وہ توبہ کا حکم لے کر آئے۔ الامام النووی فی شرح صحیح مسلم و القاری فی جمع الوسائل و الزرقانی فی شرح المواہب [2]۔

---

[1] (اشعة اللمعات شرح مشکوۃ باب اسماء النبی و صفاتہ ۔۔۔ الفصل الاول 4\482، و لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، باب أسماء النبی و صفاتہ، الفصل الأول، 9\254)

[2] (شرح صحیح مسلم للنووی، کتاب الفضائل باب فی اسمائہ ۔۔ 2\261، و جمع الوسائل في شرح الشمائل، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 2\183، و شرح الزرقانی علی المواہب، 4\292)

Marfat.com

"اسے امام نووی نے شرح صحیح مسلم، ملا علی قاری نے جمع الوسائل اور زرقانی نے شرح مواہب میں ذکر کیا"۔

(5) اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے۔ شرح المواهب والمناوی فی التیسیر [1]۔

(6) اقول: بلکہ وہ توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا ہے وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(7) بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء سب اُن کے نائب ہیں تو روزِ اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی، واقع ہوئی یا وقوع پائے گی۔ سب کے نبی، ہمارے نبی توبہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الفاسی فی مطالع المسرات [2] فجزاه الله معاني المبرات وعوالي المسرات" یہ علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر کیا، اللہ تعالیٰ ان کو نیکیوں کا ذخیرہ اور بلند خوشیاں جزا میں عطا فرمائے"۔

(8) توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں۔ ای علی وزن قوله تعالیٰ: "وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ"۔ "اللہ تعالیٰ کے قول" وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ" [یوسف:82] کے انداز پر" یعنی توابین کے نبی مطالع المسرات [3] مع زیادة منی " مطالع المسرات اور جو کچھ زیادہ ہے وہ میری طرف سے"

---

[1] (اکمال المعلم بفوائد مسلم للقاضی عیاض، باب التغلیظ علی من قذف مملوکه بالزنی، 5\432، والتیسیر شرح الجامع الصغیر، تحت حدیث انا محمد واحمد۔۔۔، 1\376، والسراج المنیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انا محمد واحمد۔۔۔، 2\185، وفیض القدیر شرح الجامع الصغیر، 3\45)

[2] (مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم 102.101)

[3] (مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم 102.101)

Marfat.com

اقول: اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لیں۔ کما سوغہ المناوی ثم العزیزی فی شروح الجامع الصغیر [1]۔ "جیسا کہ علامہ مناوی نے پھر عزیزی نے الجامع الصغیر کی شرحوں میں ذکر فرمایا"۔ حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

(9) اُن کی اُمت توّابین ہیں، وصفِ توبہ میں سب اُمتوں سے ممتاز ہیں، قرآن اُن کی صفت میں "التائبون" فرماتا ہے، جمع الوسائل [2]۔ جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ اُمت کا فضل ہے اور اُمت کا ہر فضل اُس کے نبی کی طرف راجع۔ مطالع [3]، اقول وبہ فارق ماقبلہ فلیس فیہ حذف ولا یجوز۔ "میں کہتا ہوں: اس سبب سے وہ پہلے سے جدا ہوا تو اس میں نہ حذف ہے اور نہ یہ جائز ہے"۔

(10) اُن کی اُمت کی توبہ سب اُمتوں سے زائد مقبول ہوئی۔ حفنی علی الجامع الصغیر۔ [4] کہ ان کی توبہ میں مجرد ندامت و ترک فی الحال و عزم امتناع پر کفایت کی گئی، نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اُن کے بوجھ اُتار لئے اگلی اُمتوں کے سخت و شدید باران پر نہ آنے دیئے، اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی۔

گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی کما نطق بہ القرآن العزیز" جیسا کہ قرآن نے اس کو بیان فرمایا"۔

جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفاء

---

[1] (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، 3\45، والسراج المنیر شرح الجامع الصغیر، 2\185، والتیسیر شرح الجامع الصغیر، تحت حدیث انا محمد واحمد۔۔۔، 1\376)

[2] (جمع الوسائل في شرح الشمائل، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسمَاءِ الرَّسُولِ صَلَّى اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ، 2\183)

[3] (مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم 101)

[4] (حاشیۃ الحفنی علی الجامع الصغیر علی ھامش السراج المنیر 2\63)

Marfat.com

رواه الحاکم فی المستدرک وصححہ واقرہ الناقدون[1]۔

"اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس کی تصحیح کی اور تحقیق کرنے والوں نے اسے ثابت رکھا ہے"۔

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے: "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ[2]"۔ "ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے"۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس جانفزا وایمان افروز ودشمن گزا وشیطان سوز بحث کی تفصیل جلیل اور اُس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافر کی تکثیر جمیل اپنے رسالہ مبارکہ **"سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت الورٰی"** میں ذکر کی، والحمد للہ رب العٰلمین۔

(17) اقول: وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے اُن کی طرف توبہ کی جاتی ہے، توبہ میں اُن کا نام

---

[1] (أخرجه أحمد في مسنده (9598)، والبخاری فی الأدب (844)، والبزار فی مسنده 15\94 (8365)، وابن حبان فی الصحیح 134\13 (5817)، والحاکم فی المستدرک 660\2 (4187)، والطحاوی فی شرح معانی الآثار 337\4 (7237)، والطبرانی فی الأوسط 215.216\6 (6224)، والدولابی فی الکنی (7)، وابن شاهین فی ناسخ الحدیث ومنسوخه (474)، وأبو نعیم فی الحلیة 91\7، والبیهقی فی الشعب (1343)، وفی الدلائل 163\1۔ کلهم من حدیث أبی هریرة۔

وفی الباب عن سلمان الفارسی، رواه الخرائطی فی المکارم (571)۔

وقال الحاکم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، و سکت علیه الذهبی۔

قَالَ أَبُو حاتم: سمع هذا الخبر بن عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ وَأَبِيهِ، وَهُمَا ثِقَتَانِ وَالطَّرِيقَانِ جمیعا محفوظان۔ وقال الالبانی: حسن صحیح۔ والأرنؤوط: حدیث صحیح۔

[2] [الأنبياء: 107]

Marfat.com

للقاری[1]

[1] (اقتصر الحنفی فی تقریر هذا الوجه علی ذکر الاستغفار فقط .فقال: لانه قبل من امته التوبة بمجرد الاستغفار، زاد میرك بخلاف الامم السابقة واستدل بقوله تعالی فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول الأیة۔

وقد اقره العلامة القاری فی المرقاة وفی شرح الشفاء و شدد النکیر علیه فی جمع الوسائل شرح الشمائل فقال هذا قول لم یقل به احد من العلماء فهو خلاف الامة وقد قال وارکان التوبة علی ما قاله العلماء ثلثة الندم والقلع والعزم علی ان لا یعود ولا احد جعل الاستغفار اللسانی شرطا للتوبة الخ۔

اقول :رحم الله مولانا القاری این فی کلام الحنفی ومیرك ان التوبة لا تقبل الا بالاستغفار فضلا عن اشتراط الاستغفار باللسان، انما ذکر ان مجرد الاستغفار کاف فی توبة هذه الامة من دون الزام امور اخر شاقة جدا کقتل الانفس وغیره مما الزمت به الامم السابقة فلا تشم منه رائحة اشتراط الاستغفار لمطلق التوبة اصلا وان امعنت النظر لم تجد فیه خلا فالحدیث الارکان ایضا فان الاستغفار الصادق لا ینشؤا الاعن ندم صحیح والندم الصحیح یلزمه الاقلاع وعزم الترك. ولذا صح عنه صلی الله تعالی علیه وسلم قوله الندم توبة علا ان المقصود الحصر بالنسبة الی ما کان علی الامم السابقة من الامر ثم هذا کله لا مساغ له فی تقریر الوجه بما قررنا کما تری فاعرف ۱۲ منه۔

حنفی نے اپنی تقریر میں اس وجہ پر استغفار کے ذکر کا اقتصار کیا تو فرمایا آپ کی امت سے صرف استغفار پر توبہ قبول فرمائی، اس پر میرک نے "بخلاف الامم السابقہ" کا اضافہ کیا انہوں نے دلیل میں اللہ تعالیٰ کا قول "اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور رسول اُن کے لئے استغفار فرمائیں، الآیۃ" ذکر کیا۔

علامہ قاری نے مرقات اور شرح شفاء میں اس کو ثابت رکھا، جبکہ جمع الوسائل میں اس پر سخت اعتراض کیا اور کہا کہ: یہ بات علماء میں سے کسی نے نہ کی، تو یہ اُمت کے خلاف ہے اور فرمایا کہ: توبہ کے ارکان علماء

Marfat.com

پاک نام جلالت حضرت عزت جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتا ہوں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم شریف میں ہے امّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی:

" يَارَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ [1]"

یارسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی؟۔

معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ابوبکر صدیق وعمر فاروق وغیرہما چالیس اجلّہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی:

"تُبْنَا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ" [2] "ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں"۔

---

[1] (أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب النكاح 63\3(2105)، وبَاب هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ 7\25(5181)، وبَاب مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ 7\169 (5961)، ومسلم في الصحيح، بَاب لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ (2107) وأحمد في مسنده (26090)، وأبو عوانة في المستخرج 1\407(1498)، وابن حبان في الصحيح 13\156(5845)، والطبراني في مسند الشاميين 4\148(2971)، والجوهري في مسند الموطأ 546، والبيهقي في السنن الكبرى 7\435۔

وانظر: الامن والعلى لناعتي المصطفى بدافع البلاء للامام احمد رضا رحمة الله عليه، بتخريجي ص 219)

[2] (أخرجه الطبراني في الكبير 2\95(1423)

وقال الهيثمي في المجمع 10\201: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ يَزِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ الرَّحَبِيُّ وَهُوَ مَتْرُوكٌ، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: أَرْجُو أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

Marfat.com

والمرقاة ونسیم الریاض والفاسی ومجمع البحار [1]۔ برمز (ن) للامام النووی والذی رأیته فی منهاجه ماقدمت فحسب۔

"ن" کی رمز امام نووی کی طرف ہے۔ اور جو میں نے ان کی کتاب منہاج میں دیکھا وہ میں نے پہلے بیان کر دیا ہے اور بس"۔

(11) وہ خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے: میں روز اللہ سبحانہ سے سو بار استغفار

== کے بیان کے مطابق تین ہیں، ندامت اور چھوڑنا، اور آئندہ نہ کرنے کا عزم، اور کسی نے بھی زبانی استغفار کو توبہ کی شرط نہ کہا الخ۔

اقول (میں کہتا ہوں): اللہ تعالیٰ ملا علی قاری پر رحم فرمائے، حنفی اور میرک کے کلام میں استغفار کے بغیر توبہ کا قبول نہ ہونا کہاں ہے چہ جائیکہ زبانی استغفار کی شرط ہو، اُنہوں نے تو یوں کہا ہے کہ: اس اُمت کی توبہ میں صرف استغفار کافی ہے دوسرے شاق اُمور لازم نہیں مثلاً جانوں کو قتل کرنا وغیرہ، جو کچھ پہلی اُمتوں پر لازم کیا گیا اس سے مطلق توبہ کے لئے استغفار کی شرط کی بو تک محسوس نہیں ہوتی، اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو اس میں آپ کوئی خلاف نہ پائیں گے کہ سچی استغفار کا وجود سچی ندامت کے بغیر نہیں ہو سکتا کیونکہ صحیح ندامت کو گناہ کا ختم کرنا اور اُس کے ترک کا عزم لازم ہے، اسی معنی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحیح منقول ہے کہ "ندامت توبہ ہے" اس کے علاوہ اُن کا مقصد پہلی اُمتوں پر لازم اُمور کی نسبت سے حصر کرنا ہے، پھر اس وجہ کی تقریر میں اس تمام بیان کا کوئی دخل نہیں ہے جس کی ہم نے تقریر کی جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، غور کرو ۱۲ منہ۔

وانظر: (مرقاة المفاتیح، باب أسماء النبی و صفاته، 10\458، وشرح الشفا للقاری، فصل فی أسمائه صلی اللہ تعالی علیه و سلم، 1\496، وجمع الوسائل فی شرح الشمائل 2\183)

[1] (جمع الوسائل فی شرح الشمائل 2\183، وشرح المصابیح لابن المالک 6\210، وشرح الطیبی علی مشکاة المصابیح 11\8، ومرقاة المفاتیح 10\458)

Marfat.com

فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل ونفیس بحثیں اپنے رسالہ مبارکہ "**الامن والعلٰی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء**[1]" میں ذکر کیں۔

اقول: توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا، جس کی معصیت کی ہے اُس سے عہد اطاعت کی تجدید کر کے اُسے راضی کرنا، اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گنہگار ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

"مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ[2]"۔

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔

"ویلزمه عکس النقیض من لم یطع الله لم یطع الرسول وهو معنی قولنا من عصی۔الله فقد عصی الرسول۔" اس کو عکس نقیض "مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ" لازم ہے اور ہمارے قول "من عصی اللہ فقد عصی الرسول" کا یہی معنی ہے"۔ اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ و رسول کو راضی کرو۔ قال اللہ تعالیٰ: "وَاللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اَحَقُّ اَنۡ یُّرۡضُوۡهُ اِنۡ كَانُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ[3]"۔ "سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ و رسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں"۔

نسأل الله الایمان والامن والامان و رضاه ورضی رسوله الکریم علیه و علیٰ اٰله الصلوٰة والتسلیم۔

" ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان، امن وامان، اُس کی رضا، اُس کے رسول کریم کی رضا چاہتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم"۔

---

[1] الحمدللہ! سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تصنیف لطیف راقم الحروف کی تخریج وحواشی کے ساتھ اب تک تین مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

[2] [النساء:80]

[3] [التوبۃ:62]

Marfat.com

کرتا ہوں۔ شرح الشفا و المرقاۃ و اللمعات و المجمع برمز (ط) للطیبی و الزرقانی [1]۔ "ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے" حسنات الابرار سیأت المقربین " نیکوں کی خوبیاں مقربین کے گناہ ہیں"۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب و مشاہدہ میں ہیں، " وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى [2] "۔

" آپ کے لئے ہر پہلی ساعت سے دوسری افضل ہے"۔

جب ایک مقام اجل و اعلیٰ پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصوّر فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ و استغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ توبہ بے تقصیر میں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ مطالع [3] مع بعض زیادات منی۔

باب توبہ

(12) انہیں کے اُمت کے آخر عہد میں باب توبہ بند ہوگا، شرح الشفا للقاری [4]۔

اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا کہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملّت پر توبہ مفقود، تو جو ان کے دستِ اقدس پر توبہ نہ لائے اس کے لئے کہیں توبہ نہیں۔

افادہ الفاسی وبہ استقام کونہ من وجود التسمی بھٰذا الاسم العلی

---

[1] (شرح الشفا للقاری، فصل فی أسمائہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، 1\496، و مرقاۃ المفاتیح، باب أسماء النبی و صفاتہ، 10\458، و اللمعات 10\254، و شرح الطیبی علی مشکاۃ المصابیح 10\8، و شرح الزرقانی علی المواھب 4\292)

[2] [الضحیٰ:4]

[3] (مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم 101)

[4] (شرح الشفا للقاری، 1\497)

Marfat.com

یہ نفیس فوائد کہ استطر اداًزبان پر آ گئے قابل حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں تو

"ہر گُلے را رنگ و بوُ ئے دیگر ست"

"ہر پھول کا رنگ وخوشبو علیحدہ ہے"۔

مگر میں اُمید کرتا ہوں کہ فقیر کی یہ تین توجہیں اخیر بحمد اللہ تعالیٰ چیزے دیگر ہیں، وباللہ التوفیق۔

توبہ قبول کرنے والے نبی

امام احمد وابن سعد وابن ابی شیبہ اور امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے، ارشاد فرمایا:

" أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَأَنَا الْمُقَفَّى، وَأَنَا الْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ[1] "۔

---

[1] (أخرجه أحمد في مسنده 5\405(23445)، والترمذي في الشمائل (368)، وابن الاعرابي في المعجم 1\177(303)، والآجري في الشريعة (1011)، والبزار في مسنده 7\312(2912)، والبغوي في شرح السنة 13\212.213(3631)، وفي الأنوار في شمائل النبي المختار (151)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\28۔ وانظر: الخصائص بتخريجي رقم الحديث (456)

وفي الباب عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَالْمُقَفِّي، وَأَنَا الْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ" قَالَ: الْمُقَفِّي الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔ وقال الذهبي في السير 1\153، و18\468، وفي تاريخ الاسلام 1\488: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ

Marfat.com

السمی [1]۔

"یہ فائدہ علامہ فاسی نے بیان کیا اور اس معنی کی بناء پر آپ کی ذات مبارکہ کا اس نام سے مسمّٰی ہونا درست ہے"۔

فاتح باب توبہ

(13) وہ فاتح باب توبہ ہیں سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ کی وہ اُنہیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلہ توبہ، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، مطالع [2]۔

(14) وہ توبہ قبول فرمانے والے ہیں اُن کا دروازہ کرم توبہ ومعذرت کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مفتوح ہے جب سیدِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خون اُن کے زمانہ نصرانیت میں مباح فرمادیا ہے اُن کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُنہیں لکھا:

"طر الیہ فانہ لا یرد من جاء تائبا"

اُن کے حضور اُڑ کر آؤ جو اُن کے سامنے توبہ کرتا حاضر ہو یہ اُسے کبھی رد نہیں فرماتے، مطالع المسرات [3]۔

اسی بناء پر کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ جب حاضر ہوئے، راہ میں قصیدہ نعتیہ بانت سعاد (ص، 23.24) نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں:

أُنْبِئْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ أَوْعَدَنِي ... وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ مَأْمُولُ

فَقَدْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ مُعْتَذِرًا ... وَالْعُذْرُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ مَقْبُولُ

---

[1] (مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم 101)

[2] (مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم 101)

[3] (مطالع المسرات، ذکر اسماء النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، 102)

Marfat.com

میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں توبہ کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں جہادوں کا نبی ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مالکِ لوائے حمد

طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

" أَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي أَحْشُرُ النَّاسَ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ. فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كان لِوَاءُ الْحَمْدِ مَعِي وَكُنْتُ إِمَامَ الْمُرْسَلِينَ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ.[1]"۔

"میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ساتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اور اُن کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"۔

اسمائے طیبہ خاتم و عاقب و مقفی تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں، علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

" قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَاهُمَا (ای معنی روایتی قدمی بالتثنیة والافراد)

---

[1] (أخرجه الطبراني في الأوسط 4\44.45(3570) وفي الكبير 2\184(1750)، وذكره الهندی فی كنز العمال وعزاه إلى الطبراني وسعيد بن منصور، والصالحی فی سبل الهدی والرشاد 1\404.403، وقال: رواه الطبراني في الأوسط وأبو نعيم من طريقه.

وقال الهيثمي في المجمع 8\284: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عُرْوَةُ بْنُ مَرْوَانَ قِيلَ فِيهِ: لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ وُثِّقُوا.

Marfat.com

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول کے ہاں معافی کی اُمید کی جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔

توراۃ مقدس میں ہے:

"لایجزی السَّیِّئَۃَ بِالسَّیِّئَۃِ وَلٰکِنْ یَعْفُو وَیَغْفِرُ"

احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے۔ رواہ البخاری عن عبداللہ بن عمرو [1] والدارمی وابن سعد وعساکر عن ابن عباس [2]

---

[1] (أخرجه البخاري في الصحيح, باب كراهية السخب في السوق 3\66, وبَاب {إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا} 6\135, و في الأدب المفرد (246), وأحمد في مسنده (6622), وابن أبي خيثمة في التاريخ الكبير (342), والطبري في تفسيره 10\ 492.491, والخطيب في موضح أوهام الجمع والتفريق 2\519, وعمر بن شبه في تاريخ المدينة 2\633, والبغوي في تفسيره 2\158, وفي شرح السنة 13\208 (3627), وفي الأنوار في شمائل النبي المختار (455), والبيهقي في الشعب 3\5, وفي الدلائل 1\376, وفي السنن الكبرى 7\72 ـ من حديث عبدالله بن عمرو بن العاص، مطولا ومختصرا. وانظر: الخصائص بتخريجي رقم الحديث (41)۔

[2] (أخرجه ابن سعد في طبقات الكبرى 1\360، والدارمي في السنن 1\156 (5ـ7 ـ8)، وابن أبي حاتم في تفسيره 10\3354 (18883)، والبغوي في تفسيره 3\289، والدينوري في المجالسة (1295)، وابن شبة في تاريخ المدينة 2\635.634، وقوام السنة في الدلائل (164.163)، وأبو نعيم في الحلية 5\387، والبيهقي في الدلائل 1\377، وابن عساكر في تاريخ دمشق 1\186ـ189 ـ من حديث كعب الأحبار)

Marfat.com

يُحْشَرُونَ عَلَى أَثَرِی وَزَمَانِ نُبُوَّتِي وَرِسَالَتِي وَلَيْسَ بَعْدِی نبی [1]".

"علماء نے فرمایا ان دونوں یعنی قدمی مفرد اور قدمی تثنیہ کا معنی یہ ہے کہ لوگوں کا حشر میرے پیچھے میری رسالت و نبوت کے زمانہ میں ہوگا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

تیسیر میں ہے:

"أی علی أثر نوبتی أی زَمَنِهَا أی لَيْسَ بعده نَبِی [2]"۔

"یعنی میری نبوت کے زمانہ کے بعد یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

جمع الوسائل میں ہے:

"وَقَالَ الْجَزَرِیُّ أَیْ: يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى إِثْرِ زَمَانِ نُبُوَّتِي لَيْسَ بَعْدِی نَبِیٌّ [3]"۔

"جزری نے فرمایا: یعنی لوگوں کا حشر میری نبوت کے زمانہ کے بعد ہوگا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا"۔

دس اسمائے مبارکہ

ابن مردویہ تفسیر اور ابونعیم دلائل میں اور ابن عدی و ابن عساکر و دیلمی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

" إِنَّ لِی عَشَرَةَ أَسْمَاءٍ عِنْدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنَا مُحَمَّدٌ , وَأَحْمَدُ , وَالْفَاتِحُ , وَالْخَاتَمُ , وَأَبُو الْقَاسِمِ, وَالْحَاشِرُ, وَالْعَاقِبُ, وَالْمَاحِي, وَيَاسِينُ, طٰه [4] "

---

[1] (شرح صحیح مسلم للنووی مع صحیح مسلم، باب فی اسمائه صلی اللہ تعالی علیه وسلم 2\261، وفتح المنعم شرح صحیح مسلم 9\208)

[2] (التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان لی أسماء۔۔۔، 1\343)

[3] (جمع الوسائل فی شرح الشمائل، باب: ماجاء فی أسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم، 2\182)

[4] (أخرجه الآجری فی الشریعة (1015)، وابن عدی فی الکامل 4\509، وأبو نعیم فی

Marfat.com

والاخیر عن عبداللہ بن سلام[1]، وابن ابی حاتم عن وھب بن منبہ[2] وابو نعیم عن کعب الاحبار[3] رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین۔

"اس کو بخاری نے عبداللہ بن عمرو اور دارمی، ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اور آخری نے عبداللہ بن سلام سے، ابن ابی حاتم نے وہب بن منبہ سے اور ابو نعیم نے کعب الاحبار رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے روایت کیا"۔

ولہٰذا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ ہیں عفو غفور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

نبی توبہ

(15) اقول: وہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ اُن کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ واستغفار کریں۔ اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اُس کا علم، اُس کا سمع، اُس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔ قال تعالٰی:

" وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّاباً رَحِيماً "۔[4]

"اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول

---

[1] (أخرجه ابن سعد في طبقاته 1\360.361، والدارمی فی السنن (6)، والمحاملی فی الأمالی (ابن الفارسی) (170)، وقوام السنة فی الدلائل (94)، والمقدسی فی المختارة 9\461، والبیھقی فی الدلائل 1\376، وابن عساکر 3\387.388. من حدیث عبداللہ بن سلام)

[2] (أخرجه الدارمي في السنن 1\158 (8)، وقوام السنة في الدلائل (164)، وابن عساكر في تاريخه 1\185۔ من حدیث ابن عباس۔)

[3] (ذکرہ ابن الجوزی فی المنتظم 2\258، من حدیث وھب بن منبہ۔)

[4] [النساء:64]

"میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں، محمد واحمد وفاتح عالم ایجاد وخاتم نبوت وابو القاسم وحاشر وآخر الانبیاء وماحی کفر ویس وطٰہٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"۔

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

"إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَشَرَةُ أَسْمَاءٍ"

"میرے رب کے پاس میرے لیئے دس نام ہیں"، از انجملہ محمد واحمد وماحی وحاشر وعاقب یعنی خاتم الانبیاء ورسول الرحمۃ ورسول التوبہ ورسول الملاحم ذکر کر کے فرمایا:

"وانا المقفی قضیت النبیین عامة وانا قثم [1]"

"میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

==الدلائل (20)، وفی تاریخ أصبهان 1\139 [مختصرا]، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 3\28.29، بسندین، من طریق سیف بن وهب، عن أبی الطفیل، مرفوعا، وفیه: إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَشَرَةَ أَسْمَاءٍ۔۔۔۔وفیه بعد (الحاشر): قَالَ أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ: وَزَعَمَ سَيفُ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ قَالَ لَهُ: إِنَّ الِاسْمَيْنِ الْبَاقِيَيْنِ: طٰهٰ، وَيَاسِينُ۔

وقال الذهبی فی السیر 1\153 و18\468، وفی تاریخ الاسلام 1\488: وَيُرْوَى بِإِسْنَادٍ وَاهٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ۔

[1] (أخرجه ابن عدی فی الکامل 8\335، وقال: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ السُّدِّيِّ بْنِ فَرُّوخٍ بِالْبَصْرَةِ أَخْبَرَنا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمدٍ العثماني، حَدَّثَنا وهب أبا البختري، حَدَّثَنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمدٍ، عَنْ أَبِيهِ وهِشامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمُحمدُ بْنُ عَبد الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، وَعَبد الْمَلِكِ بْنِ عَبد الْعَزِيزِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَبِيعَةَ يعني بْنِ أَبِي عَبد الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسٍ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمدٍ عَمَّنْ يُخْبِرُهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَمُحمدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبد اللَّهِ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَشَرَةَ أَسْمَاءٍ۔۔۔۔

Marfat.com

ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں"۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا، اب حضورِ مزار پُر انوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پر نور کی طرف توجہ حضور سے توسل فریاد، استغاثہ، طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ (باعتبار روحانیت) فرما ہیں۔

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف [۱] میں فرماتے ہیں:

"روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام [۲]"۔

"نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں"۔

(16) اقول: وہ مفیض توبہ ہیں، توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کر سکے، توبہ ایک نعمتِ عظمٰی بلکہ اجل نعم ہے، اور نصوص متواترہ اولیائے کرام وآئمہ عظام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روزِ اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے ابد تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوائے اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اُس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے اور بٹے گی یہ سر الوجود واصل الوجود وخلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ اللهُ يُعْطِي وَأَنَا أَقْسِمُ"۔
"میں ابو القاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں"۔ [۳]

---

[۱] ف (روح) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہے)

[۲] (شرح شفاء للقاری، الباب الرابع من القسم الثانی 2\118)

[۳] (ف: ہر نعمت ہر شخص کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی)

Marfat.com

تنبیہ

یہ حدیث ابن عدی نے مولیٰ علی وام المؤمنین صدیقہ واسامہ بن زید وعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی، کمافی مطالع المسرات فان کان کلہا عاقب او مقف ونحوھما کانت خمسۃ احادیث [1]۔" جیسا کہ مطالع المسرات میں ہے تو اگر تمام میں عاقب یامقف وغیرہما ہوں تو پانچ احادیث ہوئیں"۔

الحاشر والعاقب:

حاکم مستدرک میں بافادہ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنیسہ یہود میں تشریف لے گئے، میں ہمرکاب تھا، فرمایا:

اے گروہ یہود! مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ:

"وَبَآءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ... فَبَآءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ" [2]۔

"اور خدا کے غضب میں لوٹے۔ تو غضب پر غضب کے سزاوار ہوئے"۔ اُٹھالے گا)۔

یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا۔

حضور نے فرمایا:

"أَبَيْتُمْ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَنَا الْحَاشِرُ، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَأَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى،

==وقال: قَالَ وهذه الأحاديث عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَة، عَنْ أَبِيهِ عن عَائِشَة بواطيل، وأبو البختری جسور من جملة الكذابين الذين يضعون الحديث و كان يجمع في كل حديث يريد أن يرويه أسانيد من جسارته على الكذب ووضعه على الثقات.)

[1] (____________

[2] [البقرة:61، 90]

Marfat.com

رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ واقرہ الناقدون [1]۔

"اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس کی تصحیح کی اور تحقیق کرنے والوں نے اسے ثابت رکھا ہے"۔

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے: "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ [2]"۔ "ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے"۔

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے اس جانفزا وایمان افروز ودشمن گزا وشیطان سوز بحث کی تفصیل جلیل اور اُس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافر کی تکثیر جمیل اپنے رسالہ مبارکہ **"سلطنت المصطفٰی فی ملکوت الورٰی"** میں ذکر کی، والحمد للہ رب الغلمین۔

(17) اقول: وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے اُن کی طرف توبہ کی جاتی ہے، توبہ میں اُن کا نام

---

[1] (أخرجه أحمد في مسنده (9598)، والبخاري في الأدب (844)، والبزار في مسنده 15\94 (8365)، وابن حبان في الصحيح 134\13 (7817)، والحاكم في المستدرك 660\2 (4187)، والطحاوي في شرح معاني الآثار 337\4 (7237)، والطبراني في الأوسط 216.215\6 (6224)، والدولابي في الكنى (7)، وابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه (474)، وأبو نعيم في الحلية 91\7، والبيهقي في الشعب (1343)، وفي الدلائل 163\1۔ كلهم من حديث أبي هريرة۔

وفي الباب عن سلمان الفارسي، رواه الخرائطي في المكارم (571)۔

وقال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، و سكت عليه الذهبي۔

قَالَ أبو حاتم: سمع هذا الخبر ابن عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ وَأَبِيهِ، وَهُمَا ثِقَتَانِ وَالطَّرِيقَانِ جميعا محفوظان۔ وقال الالباني: حسن صحيح۔ والأرنؤوط: حديث صحيح۔

[2] [الأنبياء: 107]

Marfat.com

آمَنْتُمْ أَوْ كَذَّبْتُمْ [1]"۔

"تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفی ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

رسول جہاد

ابن سعد مجاہد مکی سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، أَنَا رَسُولُ الرَّحْمَةِ، أَنَا رَسُولُ الْمَلْحَمَةِ، أَنَا الْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ [2]"۔

"میں محمد و احمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں، میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم الانبیا ہوں، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

---

[1] (أخرجه أحمد فی مسنده (23984)، والطبری فی تفسیره 11\26، وأبو یعلی فی مسنده کما فی الاتحاف للبوصیری (5816)، وابن حبان فی الصحیح 13\118.119 (7162)، والحاکم فی المستدرک 3\469 (5756)، والطبرانی فی الکبیر 18\46 (83)، وفی مسند الشامیین 2\77 (948)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 29\112)۔

قال الحاکم: صحیح علی شرط الشیخین۔ وقال الذهبی: علی شرط البخاری ومسلم۔

وقال الهیثمي فی المجمع 7\106: رجاله رجال الصحیح".

وقال السیوطي الدر المنثور 7\437: سنده صحیح".

قلت: وهو کما قال، وصفوان هو ابن عمرو الحمصي.

وقول الحاکم والذهبی: علی شرطهما، وهما، لأنَّ الشیخین لم یخرجا روایة أبي المغیرة عن صفوان، ولم یخرج البخاري لصفوان ولا لعبد الرحمن ولا لجبیر في الصحیح شیئاً. وانظر: الخصائص للسیوطی بتخریجی رقم الحدیث (1018)

[2] (أخرجه ابن سعد فی الطبقات، ذکر أسماء الرسول صلی اللہ تعالی علیه وسلم 1\105، وابن شبة فی تاریخ المدینة 2\632۔ رجاله کلهم ثقات)

Marfat.com

نوع[1] أخر: هو الاوّل والاٰخر والظاهر والباطن[2]

وہی ہیں اوّل وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر
اُنہیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "نَحْنُ الْاٰخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[3]"۔

---

[1] نوع دوم وہی اول ہیں وہی آخر ہیں وہی باطن ہیں وہی ظاہر ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

[2] [الحدید:3]

[3] (أخرجه همام بن منبه (1)، وعبد الرزاق فی تفسیره 1\331(248)، والبخاری فی الصحیح، كِتَابُ الأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ، 8\128(6624)، وبَابُ النَّفْخِ فِي المَنَامِ 9\41 (7036)، ومسلم فی الصحیح، فی الجمعة، بَابُ هِدَايَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، (855)، وأحمد فی مسنده (7707)، و(8115)، وأبو عوانة فی المستخرج 2\126(2535)، و4\59(6031)، و4\400(7093)، وأبو نعیم فی المسند المستخرج 2\446 (1927)، وفی الدلائل (11)، والبغوی فی تفسیره 5\52، وفی شرح السنة 4\200 (1045)، وفی الأنوار فی شمائل النبی المختار (68)، وابن المستوفی الاربلی فی تاریخ اربل 1\105، والبیهقی فی السنن الصغری 1\230(598)، وفی السنن الكبری 3\243.244، من حديث همام بن منبه عن أبی هريرة رضی الله عنه، مرفوعا۔

وأخرجه ابن المبارک فی مسنده 70(114)، وأحمد فی مسنده (10122)، و(10548)، واسحاق بن راهويه فی مسنده 1\310(291.292)، والبزار فی مسنده 17\108(9671)، والخطیب فی تاریخ بغداد 2\158، وفی تلخیص المتشابه فی الرسم 2\794، والرافعی فی التدوین 3\12.13، كلهم من حديث زِيَادٍ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔۔۔ الحديث۔

Marfat.com

....

== وأخرجه عبد الرزاق فی تفسیره 1\331(247)،وأحمد فی مسنده (7410)، و(7706)، ومسلم فی الصحیح (855)، وابن أبی حاتم فی تفسیره 2\377(1992)، وأبو عوانة فی المستخرج (2539)، وأبو نعیم فی صفة الجنة (78)، والعقیلی فی الضعفاء 4\60،وأبو عبد الله التیمیمی البصری فی تلقیح العقول فی فضائل الرسول 1\413(435)، كلهم من حدیث أَبِي صَالِحٍ ,عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مرفوعا۔۔۔الحدیث۔

وأخرجه عبد الرزاق فی تفسیره 1\323(249)،وبخاری فی الصحیح، بَاب هَلْ عَلَى مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ؟ 2\5(896)،و(3486)، ومسلم فی الصحیح (855)،والنسائی فی السنن ،إِيجَابُ الْجُمُعَةِ (1367)،وفی الكبری (1665)،و(1666)، والحمیدی فی مسنده 2\190(985)،وأحمد فی مسنده (7707)،و(8508)، وابن خزیمة فی الصحیح 3\109(1720)،وأبو عوانة فی المستخرج (2536)،و(2538)،و(2560)، والبیهقی فی معرفة السنن والآثار (6271)،وفی السنن الكبری 1\445، من حدیث ابْنِ طَاوُسٍ , عَنْ أَبِيهِ , عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مرفوعا۔۔۔الحدیث۔

وأخرجه البخاری فی الصحیح ،بَابُ البَوْلِ فِي المَاءِ الدَّائِمِ 1\57(238)،و(876)، و(2956)،والنسائی فی السنن ،إِيجَابُ الْجُمُعَةِ (1367)، و(6887)،و(7495)، ومسلم فی الصحیح (855)،وفی الكبری (1666)، والحمیدی فی مسنده 2\190 (984)،وأحمد فی مسنده(7310)،و(7399)،وأبو عوانة فی المستخرج(2533)، و(2534)، و(2537)، وأبو یعلی فی مسنده 11\149(6269)،وابن خزیمة فی الصحیح 3\109(1720)، والطبرانی فی مسند الشامیین 1\93(136)،والبیهقی فی السنن الكبری 3\242،و243، وفی الدلائل 5\475، من حدیث عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مرفوعا۔۔۔الحدیث۔

Marfat.com

"ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں"۔
مسلم وابن ماجہ ابوہریرہ وحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
"نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ [1]"۔
"ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں، تمام جہان سے پہلے ہمارے لئے حکم ہوگا"۔
دارمی ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
"إِنَّ اللهَ أَدْرَكَ بِيَ (فِي) الأَجَلَ الْمَرْجُو وَاخْتَارَنِي اخْتِيَارًا فَنَحْنُ الآخِرُونَ

= = وأخرجه الدارقطني في السنن 2\306 (1578)، و من حديث أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ، مرفوعا۔۔۔الحديث۔

وأخرجه اسماعيل بن جعفر في احاديثه (157)، وأحمد في مسنده (10530)، من حديث أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مرفوعا۔۔۔الحديث۔

وأخرجه ابن المبارك في الزهد 2\114، وفي مسنده 65.66 (107)، من حديث يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ، مرفوعا۔۔۔الحديث۔

[1] (أخرجه مسلم في الصحيح ، كتاب الجمعه، باب فضيلة يوم الجمعة، (856)، وابن ماجه في السنن ، بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ، (1083)، والنسائي في السنن (1368)، وفي الكبرى (1664)، وأبو يعلى في مسنده 11\79.80 (6216)، وأبو عوانة في المستخرج 1\150 (442)، و 2\127.128 (2540.2541)، وقوام السنة في الترغيب (921)، والبيهقي في الشعب (2706)، وفي فضل الأوقات 458.459)

Marfat.com

وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[1]"۔

"بیشک اللہ نے مجھے مدّت اخیر وزمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم"۔

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:

"إِنَّ اللهَ أَدْرَكَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُومَ وَاخْتَصَرَ لِيَ اخْتِصَارًا[2]"۔

"مجھے اللہ عزوجل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور میرے لئے کمال اختصار فرمایا"۔

اس اختصار کی شرح وتفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے اپنے رسالہ **"تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین"** (۱۳۰۵ھ) میں بیان کی[3]۔

---

[1] (أخرجه الدارمی فی السنن، بَابُ مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ، 1\200 (55)، وابن عساكر كما فی مختصره 2\113.112، وذكره فی كنز العمال 11\442 (32080)، وعزاه إلى الدارمي وابن عساكر، عن عمرو بن قيس، بسند ضعيف

[2] (أخرجه الدارمی فی السنن، 1\200(55)، وفی الاتحاف لابن حجر (24942)۔

وقال ابن كثير فی البداية والنهاية 6\301: وَقَدْ قَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ فِي كِتَابِهِ الْمَبْعَثِ: حَدَّثَنَا يحيى بن حمزة الحضرميّ وعثمان بن علان الْقُرَشِيُّ، قَالَا: حدَّثنا عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ أَدْرَكَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْقُومَ وأخذني لقربه، وَاخْتَصَرَنِي اخْتِصَارًا، فَنَحْنُ الْآخِرُونَ، وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔۔۔ الحديث۔

[3] سیدی اعلی حضرت عظیم المرتبت الشاہ الشیخ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" میں فرماتے ہیں کہ: "قوله صلی اللہ تعالی علیه وسلم: اختصر لی اختصارا" علماء فرماتے ہیں یعنی مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر یا میرے لیے زمانہ مختصر کیا کہ میری اُمت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

اقول وباللہ التوفیق: یا یہ کہ میرے لیے اُمت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دُنیا سے جلد خلاص پائیں۔ گناہ کم

Marfat.com

....

== ہوں نعمت باقی تک جلد پہنچیں یا یہ کہ میری اُمت کے لئے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے اُمت محمد! میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کیے، آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرواور جنت کو چلے جاؤ، یا یہ کہ میرے غلاموں کے لیے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردے گا کہ چشم زدن میں گزر جائیں گے یا جیسے بجلی کوندگئی کمافی الصحیحین من (حدیث) أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ، یا یہ کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لیے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھتے۔ کمافی حدیث احمد وابی یعلی وابن جریر وابن حبان وابن عدی والبغوی والبیھقی عنہ رضی اللہ تعالی عنہ، یا یہ کہ علوم و معارف جو ہزار ہا سال کی محنت وریاضت میں نہ حاصل ہوسکیں میری چند روزہ خدمت گاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرمادیے، یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لیے ایسی مختصر کردی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلا ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہولیا، یا یہ کہ مجھ پر کتاب اُتاری جس کے محدود ورقوں میں تمام اشیائے گزشتہ وآئندہ کا روشن مفصل بیان، جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم، جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں۔ اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور ہوگا، یا یہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دُنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں کانما انظر الی کفی ھذہ جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں کمافی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عند الطبرانی وغیرہ، یا یہ کہ میری اُمت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا کمافی حدیث الاجراء فی الصحیحین قال: ذلک فضلی اوتیہ من اشاء، یا اگلی اُمتوں پر جو اعمال شاقہ طویلہ تھے ان سے اُٹھا لیے۔ پچاس نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس۔ (ھذا یدور علی الالسن ووقع فی التفاسیر فمنھم من ینسبہ لبنی اسرائیل کالبیضاوی ومنھم من یعینہ الیھود کاخرین لکن رد علیھم الامام العلامۃ الجلال السیوطی قائلا انہ لم یفرض علی بنی اسرائیل خمسون صلاۃ قط بل ولا خمس صلوات ولم مجتمع الخمس الا لھذہ الامۃ وانما فرض علی بنی

Marfat.com

آخر زمان اور اولین یوم قیامت

اسحٰق بن راہویہ مسند اور ابوبکر ابن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں مکحول سے راوی، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا:

"لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَشَرِ, لَا أُفَارِقُكَ [1]"۔
قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا: واللہ! خدا نے اُنہیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المؤمنین نے اُسے تپانچہ (طمانچہ) مارا، وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! تم اُس تپانچہ کے بدلے اسے راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اور ہاں اے یہودی! آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، نوح نجی اللہ، موسٰی کلیم اللہ، عیسٰی روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ

== اسرائیل صلاتان فقط کما فی الحدیث اھ۔ وقام شیخ الاسلام ینتصر لهم بما رده علیه الشمس الزرقانی وقد اخرج النسائی عن یزید بن ابی مالك عن انس عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فی حدیث المعراج قول موسی علیه الصلاة والسلام انه تعالی فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموا هما والله تعالی اعلم) نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس۔ زکوۃ میں چہارم مال کا چالیسوا حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی ربع کا ربع وعلی ھذا القیاس والحمد للہ رب العالمین۔ یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ (تجلی الیقین، 79_81)

[1] (أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الفضائل 6\327(31802)، بدون قوله "آدم صفي الله" إلى قوله "وأنا حبيب الله". وا سحاق بن راهويه كما في المطالب العالية (4197)، ورجاله موثقون۔

Marfat.com

اور میں اللہ کا پیارا ہوں۔ ہاں اے یہودی! اللہ نے اپنے دوناموں پر میری اُمت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری اُمت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری اُمت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اے یہودی! تم زمانہ میں پہلے ہو:

"وَنَحۡنُ الۡاٰخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ[1]"۔

"اور ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت میں سب سے پہلے ہیں"۔

ہاں ہاں! جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو۔ صلی اللہ تعالی علیک وعلیہم وسلم۔

دریائے رحمت

بیہقی شعب الایمان میں ابوقلابہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"اِنَّمَا بُعِثۡتُ خَاتِمًا وَفَاتِحًا[2]"

---

[1] وأخرجه الطبرانی فی الأوسط 1\289(942)، وابن عدی فی الکامل 5\209، من طريق صَدَقَةُ، عَنۡ زُهَيۡرِ بۡنِ مُحَمَّدٍ، عَنۡ عَبۡدِ اللَّهِ بۡنِ مُحَمَّدِ بۡنِ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهۡرِيِّ، عَنۡ سَعِيدِ بۡنِ الۡمُسَيَّبِ، عَنۡ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ، عَنۡ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الۡجَنَّةُ حُرِمَتۡ عَلَى الۡأَنۡبِيَاءِ حَتَّى أَدۡخُلَهَا، وَحُرِمَتۡ عَلَى الۡأُمَمِ حَتَّى تَدۡخُلَهَا أُمَّتِي.

قَالَ أَبُو زُرۡعَةَ: هَذَا حديثٌ مُنكَرٌ، لاأَدۡرِي كَيۡفَ هُوَ؟۔ (العلل لابن أبی حاتم 5\535)

وقال الهيثمی فی المجمع 10\69: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الۡأَوۡسَطِ، وَفِيهِ صَدَقَةُ بۡنُ عَبۡدِ اللَّهِ السَّمِينُ، وَثَّقَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَغَيۡرُهُ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ، فَإِسۡنَادُهُ حَسَنٌ۔

وأخرجه أبو اسحاق المزکی فی المزکيات (134)، من طريق عمرو بن أبی سلمة عن زهير بن محمد، به۔)

[2] (أخرجه معمر فی جامعه 11\111(20062)، وعبد الرزاق فی المصنف 6\113 (10163)، والبيهقی فی الشعب (4837)، ورجاله كلهم ثقات۔)

Marfat.com

"میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت و رسالت ختم کرتا ہوا"۔ [۱]

آخرین بعثت

ابن ابی حاتم و بغوی و ثعلبی تفاسیر اور ابواسحٰق جوزجانی تاریخ اور ابونعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قتادۃ عن الحسن عن أبي ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ مسنداً، اور ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں قتادہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آیہ کریمہ:

"وَإِذۡ أَخَذۡنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمۡ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبۡرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ [۲]" کی تفسیر میں فرمایا:

"كُنتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الۡخَلۡقِ وَآخِرَهُمۡ فِي الۡبَعۡثِ".

"میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا"۔ قتادہ نے کہا:

"فَبَدَأَ بِهِ قَبۡلَهُم [۳]"۔

اسی لئے رب العزت تبارک وتعالٰی نے آیہ کریمہ میں انبیائے سابقین سے پہلے حضور پرنور کا نام پاک لیا، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

---

[۱] (قلت: وفی الباب عن أيوب بن موسى يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم، بلفظ: "إِنِّي بُعِثْتُ خَاتِمًا وَفَاتِحًا, فَاخْتُصِرَ لِي الْحَدِيثُ اخْتِصَارًا ـ ـ ـ الحديث"۔ ورواه ابن أبی شيبة فی المصنف 6\324(31772)۔ ورجاله ثقات غير معاوية بن هشام الأسدي فهو صدوق له أوهام قاله الحافظ فی التقريب۔

[۲] [الاحزاب:7]

[۳] (أخرجه ابن أبی حاتم فی تفسيره 9\3116(17594, 17595) وأبو نعيم في الدلائل (3) والديلمی فی الفردوس 3\282(4850) وابن عدی فی الكامل 4\417، والطبراني في مسند الشاميين 4\4 3_5 3، وتمام في الفوائد 2\5 1(1003)، ==

Marfat.com

تذییل

ابوسہل قطان اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی، میں نے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم توسب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکر ہوا، فرمایا:

"إن الله تَعَالَى لما اخذ من بني آدم من ظُهُورهمُ ذرياتهم وأشهدهم على أنفسهم أَلَسْت بربكم كَانَ مُحَمَّد صلى الله عَلَيْهِ وَسلم أول من قَالَ بلَى وَلذَلِك صَار يتَقَدَّم الْأَنْبِيَاء وَهُوَ آخر من بعث[1] ".

جب اللہ تعالی نے آدمیوں کی پیٹھوں سے ان کی اولادیں روزِ میثاق نکالیں اور انہیں خود ان پر گواہ بنانے کو فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں، تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کلمہ بلی عرض کیا کہ ہاں کیوں نہیں، اس وجہ سے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو سب انبیاء پر تقدم ہوا حالانکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

حضرت فاروق کا طریق ندا و خطاب بعد از وصال

شفا شریف امام قاضی عیاض واحیاء العلوم امام حجۃ الاسلام ومدخل امام ابن الحاج واقتباس الانوار علامہ ابوعبداللہ محمد بن علی رشاطی وشرح البردہ ابوالعباس قصار ومواہب لدنیہ امام

== والواحدي في الوسيط 3/ 459- 460، والثعلبي في تفسيره 8\10، وأبو عبد الله التميمي البصري في تلقيح العقول في فضائل الرسول 1\412(434)، وابن سيد الناس في عيون الأثر 1\97، من طريق سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن أبي هريرة رضي الله عنه. وانظر: الخصائص للسيوطي بتخريجي رقم الحديث (1)۔

وأخرجه ابن سعد في الطبقات 1\149، والطبري في تفسيره 19\23، عن قتادة۔)

[1] (هكذا ذكره القسطلاني في المواهب اللدنية 1\ 41, والبكري في تاريخ الخميس 1\20, والصالحي الشامي 1\83. وانظر: الخصائص للسيوطي رقم الحديث (2)

Marfat.com

قسطلانی وغیرہا کتب معتمدین میں ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد وفات حضور سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات جو فضائل عالیہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو نداو خطاب کر کے عرض کئے ہیں۔

اُنہیں میں گزارش کرتے ہیں:

"بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيلَتِكَ عِنْدَ اللهِ أَنْ بَعَثَكَ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَذَكَرَكَ فِي أَوَّلِهِمْ فَقَالَ الله تعالى: وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ... الآية [1]۔

یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور اُن سب سے پہلے ذکر فرمایا، کہ فرماتا ہے:" اور یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے علیہم الصلوٰۃ والسلام [2]"۔

حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں

علامہ محمد بن احمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی شرح شفاء شریف میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا:

---

[1] [الاحزاب:7]

[2] (الشفا ،الفصل السابع فی ما أخبر الله تعالى به فی کتابه العزیز من عظیم قدره 113 114 . احیاء علوم الدین، الباب الثانی فی آداب الدعاء 1\310، والمدخل لابن الحاج، فَصلٌ يَنبَغِي أَنْ يَكُونَ لِلْمُرِيدِ سَلَّمَ فِي اتِّبَاعِ شَيْءٍ مِنْ أَحْوَالِ النَّبِيِّ، 3\221، والمواهب اللدنية، الفصل الاول فی اتمامه تعالی نعمته علیه، 3\575، وبهجة المحافل وبغية الأماثل في تلخيص المعجزات والسير والشمائل 14، والسيرة الحلبية 2\347)

Marfat.com

"السلام عليك يا ظاهر السلام عليك يا باطن"۔

میں نے فرمایا: اے جبریل! یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سی مخلوق کی کیونکر ہوسکتی ہیں، جبریل نے عرض کی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء ومرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام وصف سے حضور کے نام وصف مشتق فرمائے۔

"وسماك بالأول لأنك أول الأنبياء خلقا وسماك بالآخر لأنك آخر الأنبياء في العصر وخاتم الأنبياء إلى آخر الأمم"۔

حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں مؤخر وخاتم الانبیاء ونبی امت آخرین ہیں۔

باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساقِ عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجا اور ہزار سال بھیجا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج۔ حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور وغلبہ دیا اور حضور کی شریعت وفضیلت کو تمام اہلِ سماوات وارض پر ظاہر وآشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پر نور پر درود نہ بھیجا ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے۔

"فربك محمود وأنت محمد وربك الأول والآخر والظاهر والباطن وأنت الأول والآخر والباطن"۔

پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الحمد لله الذي فضلني على جميع النبيين حتى في اسمي وصفتي"۔

Marfat.com

سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و صفت میں۔

ذکرہ القاری فی شرح الشفاء[1] فقال قد روی التلمسانی عن ابن عباس الخ۔

علی قاری نے شرح شفاء میں اس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تلمسانی نے ابن عباس سے روایت کیا الخ۔

اقول: ظاھرہ انہ اخرجہ بسندہ فان الاسناد ماخوذ فی مفہوم الروایۃ کما قالہ الزرقانی فی شرح المواھب ولعل الظاھر ان فیہ تجرید او المراد اورد وذکر اللہ تعالٰی اعلم۔

"اقول (میں کہتا ہوں) اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس کو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ تخریج کیا ہے کہ اسناد روایت کے مفہوم میں ماخوذ ہے جیسا کہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا ہوسکتا ہے کہ ظاہر اس میں تجرید ہو (اسناد ماخوذ نہ ہو) اور صرف وارد کرنا اور ذکر کرنا مراد ہو"

نوع آخر خصوصِ نصوصِ ختمِ نبوت

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے:

"فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ[2]"۔

---

[1] (شرح الشفا للقاری، فصل فی تشریف اللہ تعالی لہ بما سماہ بہ، 1\515)

[2] (أخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، باب جعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا (523)، والترمذی فی السنن، بَاب مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ، بأثر الحديث (1553)، واسماعیل بن جعفر فی حدیثہ 320(249)، وأحمد فی مسندہ (9337)، والسراج فی حدیثہ 7\77 2(303)، وفی المسند (506)، وابن المنذر فی =

Marfat.com

میں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا، مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل میں میرا رُعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہان سب ماسوی اللہ کا رسول ہُوا اور مجھ سے انبیاء ختم کئے گئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم النبیین

دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور ابو نعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ [1]"

== الأوسط 2\12 (506)، والطحاوی فی شرح مشکل الآثار 3\55 (1025)، وأبو عوانة فی المستخرج 1\329.330 (1169)، وأبو یعلی فی مسنده 11\377.378 (6491.6492)، وابن حبان فی الصحیح 6\87 (2313)، و 14\311 (6401)، و 14\312 (6403)، وأبو نعیم فی المسند المستخرج 2\126 (1153)، وقوام السنة فی الدلائل (289)، واللالکائی فی شرح أصول اعتقاد أهل السنة 4\863 (1440. 1441)، والآجری فی الشریعة (1047)، والبغوی فی شرح السنة 13\197.198 (3617)، وفی الأنوار فی شمائل النبی المختار (8)، والرافعی فی التدوین 1\178، والبیهقی فی السنن الکبری 2\607، و 9\9، وفی الدلائل 5\472، وأبو عبد اللہ التمیمی البصری فی تلقیح العقول فی فضائل الرسول 1\405.409 (430)، کلهم من حدیث الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

[1] (أخرجه الدارمی فی السنن، باب ما اعطی النبی صلی اللہ تعالی علیه و سلم من الفضل =

Marfat.com

میں تمام رسولوں کا پیش رو ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا، میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلی شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

احمد وحاکم وبیہقی وابن حبان عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"إِنِّي [مكتوب] عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ[1]"۔

بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے۔

==196.197\1 (50)، والبخاری فی التاریخ الکبیر، فی ترجمة صالح بن عطاء بن خباب، 4\286، والطبرانی فی الأوسط 1\61 (170)، وفی الأوائل 32، وابن أبی عاصم فی الأوائل (87)، والدارقطنی فی المؤتلف والمختلف 1\472، والبیهقی فی الاعتقاد 192، وفی الدلائل 5\480، وابن عساکر کما فی مختصره 2\106، و2\108، والذهبی فی السیر فی ترجمة عبدالله بن عبدالحکم، 8\348)۔

وقال الهیثمی فی المجمع 8\254: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ صَالِحُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ خَبَّابٍ وَلَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

وقال الذهبی: هَذَا حَدِيثٌ صَالِحُ الإِسْنَادِ. وَصَالِحٌ هَذَا: مِصْرِيٌّ ماعلمت به بأسا.

[1] (أخرجه ابن سعد في طبقات الكبرى 1/149.148، وأحمد في مسنده 4/127 (17150.17151)، وابنه في السنة 2\298 (865) والبخاري في الكبير (3/2/68) والأوسط (1/13) وابن شبة في تاريخ المدينة 2/636، ويعقوب بن سفيان في المعرفة 2/345، والطبري في تفسيره 1/556 و 28/87، وابن أبي حاتم في تفسيره==

Marfat.com

....

== 1\236(1264)وابن حبان في الصحيح14\312.313(6404)والطبراني في الكبير 18/252(629)، و(630)، وفي مسند الشاميين3\133(1939)والآجري في الشريعة (948)،والخطابى فى غريب الحديث2\156،والحاكم في المستدرك 2\453(3566)،وأبو نعيم في ا لدلائل(9و 10)وابن بشران في أماليه(1653) والبيهقي في الدلائل 1/80و389.390و2/130 ,وفي الشعب(1322)وابن عساكر في تاريخ دمشق39/ 404.405و 405,والبغوي في شرح السنة(3626), وفي المعالم التنزيل 1/ 111,وفي ا لشمائل (4)من طرق عن معاوية بن صالح الحمصي عن سعيد بن سويد۔۔۔الحديث۔[مكتوب: في رواية أبي نعيم قبل "خاتم النبيين"]

وأخرجه أحمد في مسنده 4/ 128(17163),والدارمي في الرد على الجهمية146 (261)،وابن أبي عاصم في السنة 1\179(409), والبزار في مسنده(كشف2365) والطبري في تفسيره 1/ 556, والطبراني في الكبير 18/ 253(631),وفي مسند الشاميين 2\430(1455) ,والحاكم 2\656(4175),وأبو نعيم في الحلية6/89. 90 , وابن بشران في أماليه(40) ،وأبو عبد الله التميمى فى تلقيح العقول فى فضائل الرسول 1\184.185(139.140)، والبيهقي في الدلائل 1/ 83، وابن عساكر في تاريخ دمشق 1\168،من طرق عن أبي بكر بن أبي مريم به.

قال الحاكم: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبي۔ وقال الهيثمي في المجمع 8\223: رواه أحمد بأسانيد والبزار والطبراني واحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح غير سعيد بن سويد وقد وثقه ابن حبان.قلت: وعبد الأعلي بن هلال ذكره ابن حبان في "الثقات"، وترجمه البخاري وابن أبي حاتم في كتابيهما ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا۔ واختلف فيه على سعيد بن سويد، فرواه أبو بكر بن أبي مريم الغساني عنه عن العرباض، ولم يذكر عبد الأعلى بن هلال، والصواب الأول۔ وانظر: الخصائص للسيوطى بتخريجى رقم(4)

Marfat.com

آدم سروتن باآب وگل داشت
کو حکم بملکِ جان ودل داشت

"حضرت آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں ہی تھے جبکہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بحکم خداوندی جان ودل سے سرفراز تھے"۔

لوحِ محفوظ پر شہادت ختمِ نبوت

مواہب لدنیہ ومطالع المسرات میں ہے:

"خرج مسلم فی صحیحہ من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال: إن اللہ عز وجل کتب مقادیر الخلق قبل أن یخلق السماوات والأرض بخمسین ألف سنة، وکان عرشہ علی الماء [1] ۔ و جملة ما کتب فی الذکر -وھو أم الکتاب- أن محمدا خاتم النبیین"۔

یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے زمین وآسمان کی آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر لکھی اوراس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے لوحِ محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین ہیں، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

ثم قال بعد ھذا فی المواھب وعن العرباض بن ساریة فذکر الحدیث المذکور آنفا۔ وقال بعدہ فی المطالع وغیر ذلک من الاحادیث اھ- وقال

[1] (أخرجه مسلم فی الصحیح ، کتاب القَدَرِ، بَابُ حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَی عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، (2653)، بلفظ: "کَتَبَ اللهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ"۔ورواہ اللالکائی فی شرح أصول اعتقاد أھل السنة والجماعة 4\639(1026)، والآجری فی الشریعة (341)،و(342)، والبیھقی فی القضاء والقدر (128.129)، وغیرھم۔

Marfat.com

الزرقانی بعد قوله: "أن محمدًا خاتم النبیین" فی الوجود. فإن قیل: الحدیث یفید. سبق العرش علی التقدیر، وعلی کتابة محمد خاتم النبیین الخ. فافادوا جمیعا انه بتمامه حدیث واحد مخرج هٰکذا فی صحیح مسلم والعبد الضعیف راجع الصحیح من کتاب القدر فلم یجد فیه الا الیٰ قوله وکان عرشه علی الماء وبهذا القدر عزاه له فی المشکوٰة والجامع الصغیر والکبیر وغیرها فالله اعلم۔ [1]

پھر اس کے بعد مواہب میں فرمایا: اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ابھی مذکور حدیث کو ذکر کیا اور اس کے بعد مطالع المسرات میں فرمایا اس کے علاوہ احادیث میں ہے اھ، اور علامہ زرقانی نے اپنے قول "تحقیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں" کے بعد فرمایا اگر اعتراض ہو کہ حدیث سے عرش کی تخلیق، تقدیر اور محمد خاتم النبیین لکھنے سے قبل کا فائدہ دے رہی ہے الخ، تو ان سب نے افادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب ایک حدیث ہے جس کو صحیح مسلم میں تخریج کیا ہے۔

جبکہ اس عبد ضعیف نے صحیح مسلم کی کتاب القدر کو دیکھا تو اس میں صرف ان کا قول یہ پایا:

" وکان عرشه علی الماء " اس کا عرش پانی پر تھا"۔

اور اسی قدر کو مشکوٰۃ میں صحیح مسلم و جامع صغیر و کبیر وغیرہما کی طرف منسوب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ زیادہ علم والا ہے۔

---

[1] (المواهب اللدنیة، باب سبق نبوته، 1\40، ومطالع المسرات 98، شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة، المقصد الاول، 1\60، وانظر: أشرف الوسائل إلی فهم الشمائل 32، وتاریخ الخمیس 1\20، والنور السافر عن أخبار القرن العاشر 6، وسبل الهدی والرشاد 1\77، وفیه: زاد صاحب اللطائف: ومن جملة ما کتب فی الذکر وهو أمّ الکتاب: أن محمدا صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین)

Marfat.com

عمارت نبوت کی آخری اینٹ

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد و شیخین حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بالفاظ متناسبہ و معانی متقاربہ راوی حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ، تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُونَ مِنْ حُسْنِ بنيانه إلا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ، خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ، وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ". وفی لفظ للشیخین: فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔ [1]

"میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اُس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی، دیکھنے والے اُس کے آس پاس پھرنے اور اُس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی، میں نے تشریف لا کر وہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی، میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم"۔

---

[1] (أخرجه أحمد فی مسنده (14888)، و البخاری فی الصحیح، بَاب خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم 4\186 (3534)، ومسلم فی الصحیح، بَاب ذِكْرِ كَوْنِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ (2287)، و الترمذی فی السنن، بَاب مَا جَاءَ فِي مَثَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ (2862)، وابن أبی شیبة فی المصنف 6\324 (31770)، والطیالسی فی مسنده 3\333 (1894)، وأبو الشیخ فی أمثال الحدیث 298 (254)، والبیهقی فی السنن الکبری 9\9، وفی الشعب (1405)، وفی الدلائل 1\365.366، من حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنه۔

وأخرجه أحمد فی مسنده (7322)، و (7485)، و (8116)، و (9167)، والبخاری فی

Marfat.com

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"أَوَّلُ الرُّسُلِ آدَمُ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ" [1]

سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں پچھلے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

==الصحيح 4\186 (3535)، ومسلم في الصحيح (2286)، وهمام بن منبه في صحيفته (2)، وإسماعيل بن جعفر في حديثه 154 (41)، والحميدي في مسنده 2\231 (1067)، والنسائي في السنن الكبرى 10\226 (11358)، والآجري في الشريعة (991)، و(992)، و(993)، و(994)، وابن حبان في الصحيح 14\315.316 (6405)، و317 (6406)، و(6407)، والطبراني في الأوسط 3\318 (3274)، وفي مسند الشاميين 1\90 (130)، و4\266 (3231)، والرامهرمزي في أمثال الحديث (2)، والبيهقي في الشعب (1404)، وفي الدلائل 1\366، والآخرون ـ من حديث أبي هريرة رضي الله عنه۔

وأخرجه أحمد في مسنده (11067)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\323 (31769)، ومن طريقه مسلم في الصحيح (2286)، من حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه۔

وأخرجه أحمد في مسنده (21243)، و(21244)، والترمذي في السنن، بَاب فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (3613)، وعبد بن حميد في مسنده 90 (172)، وأبو الشيخ في أمثال الحديث 299 (255)، والمقدسي في المختارة 3\392 (1190.1191)، من حديث أبي بن كعب رضي الله عنه۔

[1] (أخرجه الآجري في الأربعون 196.197، والطبراني في الأوائل 9 3(3 1)، و الشجري في الأمالي 1\269 (915)، وأبو الفرج النهرواني في الجليس الصالح 608، و ابن عساكر 23\277، وابن الجوزي في المنتظم 2\142، بسند ضعيف)

Marfat.com

سوسمار کی گواہی

طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی و ابونعیم کتاب دلائل النبوۃ اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزّیٰ کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا:

"لبیك وسعدیك یازین من وافی القیامة"۔

میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔

حضور نے فرمایا: "من تعبد؟"۔

تیرا معبود کون ہے؟۔ عرض کی:

"الذی فی السماء عرشه وفی الأرض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه"۔

وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں رحمت جنت میں اور عذاب نار میں۔ فرمایا:

من انا؟

بھلا میں کون ہوں؟ عرض کی:

"أنت رسول الله رب العالمین وخاتم النبیین وقد أفلح من صدقك وقد خاب من كذبك"۔

حضور پروردگارِ عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

Marfat.com

اعرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں" اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانّك رسول اللہ "[1]

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں"۔ یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

---

[1] (أخرجه الطبرانی فی الصغیر 2\155 .153 (948)، وفي الأوسط 6\129 .127 (5996)، وفي جزء الضب (1)، وابن مندة فی جزء فیه ذکر أبی القاسم الطبرانی .351 352، وأبو نعیم فی الدلائل (275)، والبیهقی فی الدلائل 6\38 .36، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 4\385 .382، وأبو عبد الله التمیمی فی تلقیح العقول 59.62 (34)۔

وقال البیهقی: قُلْتُ: قَدْ أَخْرَجَهُ شَيْخُنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ فِي الْمُعْجِزَاتِ بِالْإِجَازَةِ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ عَدِيٍّ الْحَافِظِ، فَقَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ، يَذْكُرُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْوَلِيدِ السُّلَمِيَّ حَدَّثَهُمْ فَذَكَرَهُ وَزَادَ فِي آخِرِهِ: قَالَ أَبُو أَحْمَدَ، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السُّلَمِيُّ، كَانَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى يُحَدِّثُ بِهَذَا مَقْطُوعًا، وَحَدَّثَنَا بِطُولِهِ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ مَعَ زَعِيفِ الْوَرَّاقِ قُلْتُ: وَرُوِيَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَمَا ذَكَرْنَاهُ هُوَ أَمْثَلُ الْإِسْنَادِ فِيهِ، وَاللهُ أَعْلَمُ۔

وقال الهیثمی فی المجمع 8\294: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ وَالْأَوْسَطِ عَنْ شَيْخِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْوَلِيدِ الْبَصْرِيِّ قَالَ الْبَيْهَقِيُّ: وَالْحَمْلُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَلَيْهِ. قُلْتُ: وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

قلت : لم ینفرد بهذا الطریق، بل توبع علیه: فقد رواه أبو محمد بهاء الدین المقدسی فی حدیث عیسی بن مریم وحدیث الطیر مع أبي بکر وحدیث الضب مع النبي (مخطوط رقم الحدیث 2)، قال: أخبرنا محمد بن المختار بن محمد بن المؤید بالله إجازة قال حدثنا أبو

Marfat.com

یہ حدیث امیر المؤمنین مولیٰ علی وام المؤمنین عائشہ صدیقہ وحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے بھی آئی۔

کما فی الجامع الکبیر والخصائص الکبریٰ ولم اقف علی الفاظهم فان اشتملت جمیعا علی لفظ خاتم النبیین کانت أربعة أحادیث [۱]۔

جیسا کہ جامع کبیر اور خصائص کبریٰ میں ہے میں نے ان کے الفاظ نہ پائے اگر ان سب کے الفاظ "خاتم النبیین" کے لفظ پر مشتمل ہوں تو یہ چار احادیث ہوئیں۔

تذییل

ترمذی حدیث طویل حلیہ اقدس میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انہوں نے فرمایا:

"بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ [۲]"۔

== طالب محمد بن علي بن الفتح الحربي رحمه الله قال حدثنا أبو حفص عمر بن أحمد بن شاهين قال حدثنا محمد بن عبد الأعلى الصنعاني قال حدثنا معتمر بن سليمان ---- الخ۔ ليس فيه السلمى ، فهو تقوية للحديث، ورفع الحكم بالوضع عنه)

[۱] قلت: خرج أبو الفتح المقدسی فی الأمالی بروایة المصیصی (4)، من حدیث علی المرتضی، بسند ضعیف، بدون ذکر "خاتم النبیین"۔

وقد ذکر أبو عبد الله القرطبی فی الاعلام بما فی دین النصاری فی النوع الأول، وقال: وقد روی هذا الحدیث عن غیر واحد من الصحابة منهم أبو هریرة وزاد في هذا الحدیث فقال له الذئب أنت أعجب وقفت علی غنمك وترکت نبیا لم یبعث الله قط نبیا أعظم منه قدرا عنده --- الخ۔

[۲] (أخرجه الترمذی فی السنن، المناقب، باب ماجاء فی صفة النبی صلی الله تعالی علیه وسلم، (3638)، وابن أبی شیبة فی المصنف 6\328(31805)، وابن سعد فی ==

Marfat.com

حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

تذییل

طبرانی معجم اور ابونعیم عوالی سعید بن منصور میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی، جس میں فرماتے ہیں:

"اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ، وَنَوَامِي بَرَكَاتِكَ، وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ [1]"۔

الٰہی! اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

== الطبقات 1\411، والبغوی فی شرح السنة 13\282.283(3707)، وابن شبة فی تاریخ المدینة 2\604.605، والخطیب فی تاریخ بغداد 11\31، والبیهقی فی الشعب (1350)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 3\261.261، وقال الترمذی: هَذَا حَدِيث لَيسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ.)

[1] (أخرجه الطبرانی فی الأوسط 9\43(9080)، والآجری فی الشریعة (420)، وابن بطة فی الابانة 4\138(1576)، والشجری فی الأمالی [ترتیب](628)، وانظر: الصلاة علی النبی لابن أبی عاصم بتخریجی رقم الحدیث (23)

وقال الهیثمی فی المجمع 10\164: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَسَلَامَةُ الْكِنْدِيُّ، رِوَايَتُهُ عَنْ عَلِيٍّ مُرْسَلَةٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

Marfat.com

نوع آخر [۱]

نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی، جب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

لا نبی بعدی

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"کَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَ [انه] لَا نَبِيَّ بَعْدِي [۲]"۔

انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

احمد وترمذی وحاکم بسند صحیح برشرط صحیح مسلم کما قالہ الحاکم واقرہ الناقدون (جیسے حاکم نے کہا ہے اور محققین نے اسے ثابت رکھا ہے) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

---

[۱] ف: نوع چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

[۲] (أخرجه البخاری فی الصحیح، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، 4\169(3455)، ومسلم فی الصحیح، فی الامارۃ، بَابُ الْأَمْرِ بِالْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ، الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ (1842)، وابن ماجه فی السنن، بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ (2871)، وابن أبی شیبة فی المصنف 7\464(37260)، وأحمد فی مسنده (7960)، واسحاق بن راهویه فی مسنده 1\256(222)، و(223)، وأبو یعلی فی مسنده 11\75(6211)، وأبو عوانة فی المستخرج 4\409، والطحاوی فی شرح مشکل الآثار 1\126(136)، وابن الأعرابی فی المعجم 1\102.101(156)، والخلال فی السنة (6)، و(7)، والبغوی فی شرح السنة 10\56(2464)، والبیهقی فی السنن الکبری 8\249، وفی الدلائل 6\338، والآخرون، من حدیث أبی هریرة رضی اللہ عنه۔)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ [1]"۔

بیشک رسالت ونبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلا الْمُبَشِّرَاتُ... الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ [2]"۔

نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

---

[1] (أخرجه أحمد في مسنده 3\267(13824)، والترمذی في الجامع، في الرؤيا، باب ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ، (2272)، والحاكم في المستدرك 4\433 (8178)، وابن مندة في جزء فيه ذكر أبي القاسم الطبراني 338، والمقدسي في المختارة 7\206(2645)، وأبو يعلى كما في فتح الباري لابن حجر 12\375)

وقال الترمذی: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ۔

وقال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وأقره الذهبي۔

[2] (أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب مبشرات، 9\31(6990)، والبغوي في شرح السنة 12\202(3272)۔

وأخرجه اسحاق بن راهويه في مسنده 1\276(249)، والبزار في مسنده 17\186 (9816)، من حديث أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: »لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا رُؤْيَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ۔۔۔ الحديث۔

وأخرجه مالك في الموطأ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا 2\957.956، وأحمد في مسنده (8313)، والجوهري في مسند الموطأ 272.271(287)، وأبو داود في السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا (5017)، والنسائي في السنن الكبرى 7\103، وابن حبان في الصحيح =

Marfat.com

احمد وابنائے ماجہ وخزیمہ وحبان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ [1]"

نبوت گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

==13\412(6048)، والحاکم فی المستدرک 4\432(8176)، والمزی فی تهذیب الکمال 13\170، من طریق صعصعة بن مالک عن أبی هریرة رضی الله عنه ۔۔۔ لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔

وقال الحاکم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔ وأقره الذهبی۔

وأخرجه الربیع فی مسنده (52)، من طریق جابر بن زید عن أبی هریرة رضی الله تعالی عنه أن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم: "۔۔۔ لیس یبقی من بعدي من النبوة إلا الرؤیا الصالحة۔ فی سنده مسلم بن أبي کریمة التمیمي، فهو مجهول۔

وأخرجه إبراهیم بن محمد بن أبي ثابت في حدیثه (43ق) من طریق ابن سیرین عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: "رفعت النبوة وبقیت المبشرات ۔۔ الرؤیا الحسنة یراها العبد أو تری له۔

[1] (أخرجه أحمد فی مسنده (27141)، وابن ماجه فی السنن، بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ، (3896)، وابن خزیمة فی الصحیح، وابن حبان فی الصحیح 13\411(6047)، والحمیدی فی مسنده 1\341(351)، والدارمی فی السنن (2184)، والطحاوی فی شرح مشکل الآثار 5\419(2179)، والدارقطنی فی العلل 15\410، والمزی فی تهذیب الکمال 10\200، حدیث صحیح۔)

Marfat.com

"ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرَى لَهُ[1]"۔

نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔

صحیح مسلم وسنن ابی داؤد وسنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سر انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے، حضور نے ارشاد فرمایا:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ[2]"

اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

---

[1] (أخرجه الطبرانی فی الکبیر 3\179(3051)

قلت وفی الباب: عن أبی الطفیل رفع الحدیث الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال: ذَهَبَتِ النُّبوَّةُ فَلا نُبوَّةَ بَعْدِي وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ رُؤْيَا الْمُؤمنِ يَرَاهَا أَو ترا لَهُ۔ رواه البخاری فی التاریخ الکبیر 6\241، والمقدسی فی المختارة 8\222، و8\223(262.263 264) لفظ له، ورواه البزار فی مسنده (2805)، عن أبی الطفیل عن حذیفة رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم قال: "لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ"۔ وأبی هريرة كما فی الفردوس للدیلمی 2\247(3162)۔

[2] (أخرجه مسلم فی الصحیح، بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (479)، وأبو داود فی السنن، بَابٌ فِي الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (876)، وابن ماجه=

Marfat.com

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے

احمد وترمذی وحاکم بتصحیح ورؤیانی وطبرانی وابویعلی حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی وابن عساکر اور خطیب کتاب رواۃ مالک میں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک وحضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: —

= = فی السنن ،بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ،(3899)، و اسماعيل بن جعفر فی حديثه 507(446)، و ابن سعد فی الطبقات 2\216.217،وابن أبی شيبة فی المصنف 2\195(8059)،و 6\173(30456)، وابن أبی خيثمة فی التاريخ الكبير 2\956،وأحمد فی مسنده (1900)، وابن الجارود فی المنتقی (203)، والدارمی فی السنن ،بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ(1364)، والسراج فی حديثه 2\256(1066)،و (1067.1068)، والحميدی فی مسنده 1\437(495)،وسعيد بن منصور فی التفسير 5\324.325(1069)، والنسائی فی السنن،باب تَعْظِيمُ الرَّبِّ فِي الرُّكُوعِ(1045)،وبَابُ الْأَمْرِ بِالِاجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ(1120)،وفی الكبری 1\326،و 1\356، و 7\104،وابن خزيمة فی الصحيح 1\276(548)، و (602)، وأبو يعلی فی مسنده 4\275(2387)،وابن حبان فی الصحيح 5\222(1896)، و 5\227.228(1900)،و 13\410(6045)،والطحاوی فی شرح مشكل الآثار 14\462، وأبو عوانة فی المستخرج 1\490(1822.1823)، وأبو نعيم فی المسند المستخرج 2\93(1058)،والطبرانی فی الدعاء 1\196(609)، والبغوی فی شرح السنة 3\107(626)، و ابن حزم فی المحلی 2\290،و 2\361، والبيهقی فی السنن الكبری 2\125،و 2\158،والمزی فی تهذيب الكمال 11\435،و 16\167، والذهبی فی السير 14\212، وفی تذكرة الحفاظ 4\22، والآخرون۔ كلهم من حديث ابن عباس رضی الله عنهما۔)

Marfat.com

"لَوْ كَانَ بَعْدِی نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ [1]"
"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا رضی اللہ تعالیٰ عنہ"۔

---

[1] (أخرجه أحمد فی مسنده (17405)، وفی فضائل الصحابة 1\356 (519)، و 1\436 (694)،والترمذی فی السنن ،فی المناقب (3696)، والحاكم فی المستدرك 3\92 (4495)، والرویانی فی مسنده 1\174 (223)، والطبرانی فی الكبیر 17\298 (822)،وابن عبد الحكم فی فتوح مصر 193 ،والفسوی فی المعرفة 1\462، و 2\500، وأبو بكر القطیعی فی جزء الألف دینار (199)، والآجری فی الشریعة (1203)،و (1371)،و (1372)، و (1374)وأبو القاسم البغوی فی معجم الصحابة 4\310 (1765)،وأبو القاسم الأصبهانی فی الحجة 2\382.383 (341)، وابن سمعون فی الامالی 121 . 122 (61)،وابن شاهین فی شرح مذاهب أهل السنة 198 (140)،والدینوری فی المجالسة (217)، واللالكائی فی شرح أصول اعتقاد أهل السنة 7\1392 (2491)،وأبو نعیم فی فضائل الخلفاء الراشدین (86)، وأبو بكر الكلاباذی فی بحر الفوائد المسمی بمعانی الأخبار 282، والبیهقی فی المدخل 124 (65)،والخطیب فی الموضح 2\414،وعبد الخالق بن أسد فی كتاب المعجم (138)، والمقدسی فی حدیث عبد الله بن یزید المقرئ (35)،وابن عساكر فی تاریخ دمشق 10\383.384، و 44\114، و 44\115، 44\116،وفی الأربعون الأبدال العوالی (33)،وفی المعجم 2\920۔من حدیث عقبة بن عامر رضی الله تعالی عنه۔

وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث مشرح بن هاعان۔

وقال الحاكم: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبی ۔وقال الألبانی : وهذا سند حسن رجاله كلهم ثقات، وفي مشرح كلام لا ينزل حديثه عن رتبة الحسن، وقد وثقه ابن معين. وله شاهدان أحدهما من حديث عصمة.۔۔۔ والآخر عن أبي سعيد الخدري.

Marfat.com

تذییل

صحیح بخاری شریف میں اسماعیل بن ابی خالد سے ہے

" قلت لعبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہما :رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُه، وَلَكِنْ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ[1] "۔

میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم

==وقال الأرنؤوط: إسناده حسن۔

وأخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 44\116 ۔من حديث عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما۔بلفظ: "لعمر بن الخطاب لو كان بعدي نبي لكنته"۔

قال الخطيب هذا حديث منكر۔

وأخرجه الطبراني 17\180(475)۔من حديث عصمة بن مالك رضی اللہ تعالی عنه۔ بلفظ: "لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ"۔وقال الهيثمي في المجمع 9\68: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

وأخرجه الطبراني في الأوسط كما في المجمع 9\68، من حديث أبي سعيد الخدری رضی اللہ تعالی عنه۔ بلفظ: "لَوْ كَانَ اللهُ بَاعِثًا رَسُولًا بَعْدِي لَبَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ"۔

وقال الهيثمي في المجمع 9\68: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ بَشِيرٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

[1] (أخرجه البخاري في الصحيح ،في الآداب، باب من سمى باسماء الانبياء 8\43 (6194)،وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني 5\452(3137)،وابن ماجه في السنن ،بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى ابْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرِ وَفَاتِهِ،(1510)، والطبراني في الأوسط 6\368(6638)۔

Marfat.com

صاحبزادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا تھا؟ فرمایا" اُن کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے، مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

امام احمد کی روایت انہیں سے یوں ہے میں نے حضرت ابن ابی اوفٰی کو فرماتے سنا:

"لَوْ كَانَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ مَا مَاتَ ابْنُهُ إِبْرَاهِيمُ [1]"۔

اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضور کے صاحبزادے انتقال نہ فرماتے۔

تذییل

امام ابو عمر ابن عبد البر بطریق اسماعیل بن عبد الرحمن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا:

"كان إبراهيم قد ملأ المهد، ولو عاش لكان نبيّا، لكن لم يكن ليبقى، فإنّ نبيكم آخر الأنبياء [2]"۔

حضرت ابراہیم اتنے ہو گئے تھے کہ اُن کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی

---

[1] (أخرجه أحمد في مسنده 4\353 (19109)، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثانی 5\452 (3138)، حديث حسن)۔

[2] (ذكره الحافظ في الا صابة 1\320، والسخاوی فی المقاصد 548، تحت حديث: "لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ لَكَانَ نَبِيًّا"۔

وقال الحافظ: وقد استنكر ابن عبد البرّ حديث أنس، فقال- بعد إيراده في التمهيد: لا أدري ما هذا؟! فقد ولد نوح عليه السلام غير نبي، ولو لم يلد النبي إلا نبيا لكان كل أحد نبيا، لأنهم من ولد نوح، ولا يلزم من الحديث المذكور ما ذكره لما لا يخفى.)

Marfat.com

ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔

فائدہ[۱]: اس کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے، ماوردی حضرت انس اور ابن عساکر حضرات جابر بن عبداللہ وعبداللہ بن عباس وعبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا[۲]"
(اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا)

وبه انجلى ما اشتبه على الامام النووى مع جلالة شانه، وسعة عرفانه، اما ما قال الامام ابو عمر بن عبد البر لا ادرى ما هذا فقد كان ابن نوح غير نبى ولو لم يلد النبى الا نبيا كان كل احد نبيا لانهم من ولد نوح۔ قال الله تعالى: "وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ"[۳] فاجابوا عنه بان الشرطية لا يلزمها الوقوع اقول: نعم لكنها لا شك تفيد الملازمة فان كانت مبينة على ان ابن نبى لايكون الا نبيا لزم ما الزم ابو عمرو ولا مفر۔ فالحق فى الجواب ما اقول من عدم صحة قياس الانبياء السابقين وبنيهم على نبينا سيد المرسلين وبنيه صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم فلو استحق ابنه بعده النبوة لا يلزم منه استحقاق ابناء الانبياء جميعا هكذا رأيتنى كتبت على

---

[۱] ف: حديث ولو عاش ابراهيم لكان نبيا، و البحث عليه۔

حدیث "اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے" کی تحقیق اور اس پر بحث سے متعلق یہ فائدہ ہے۔

[۲] (أخرجه ابن عساكر فى تاريخ دمشق 3\139.138، من حديث جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنه۔ وذكره العجلونى فى كشف الخفاء (2101)، وقال: ورد عن ثلاثة من الصحابة رضي الله عنهم۔)

[۳] الصافات:

Marfat.com

هامش نسختی التیسیر ثم رأیت العلامة علی القاری ذکر مثله فی الموضوعات الکبیر. فللّٰه الحمد[1]۔

اس سے امام نووی کو درپیش ہونے والا اشتباہ ختم ہوگیا، باوجودیکہ اُن کی شان اجل ہے اور اُن کا عرفان وسیع ہے لیکن امام ابوعمر بن عبدالبر نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا، حالانکہ نوح علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوئے، اور اگر یہ ہوتا کہ نبی سے نبی ہی پیدا ہو تو ہر ایک نبی ہوتا کیونکہ وہ بھی تو نوح علیہ السلام کی اولاد تھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رکھا"، اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ کسی شرطیہ قضیہ کو وقوع لازم نہیں ہے۔ اقول (میں کہتا ہوں) ہاں درست ہے لیکن بے شک شرطیہ، ملازمہ کا فائدہ ضرور دیتا ہے اگر یہ قضیہ شرطیہ اس معنی پر مبنی ہو کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی ہی ہوتا ہے تو ابوعمر کا الزام لازم آئے گا جس سے مفر نہیں ہے تو جواب میں حق وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ انبیاء سابقین اور اُن کے بیٹوں کا قیاس ہمارے نبی سید المرسلین اور اُن کے صاحبزادوں پر درست نہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی اور سب انبیاء پر درود وسلام فرمائے، پھر اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیٹا نبوت کا مستحق ٹھہرے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ باقی تمام انبیا کے بیٹے بھی نبوت کے مستحق ہوں، میں نے اپنی تیسیر کے نسخے پر یونہی حاشیہ لکھا بعد ازاں میں نے علامہ ملا قاری کو موضوعات کبیر میں اسی طرح ذکر کرتے ہوئے پایا، فللّٰہ الحمد۔

وقد اخرج الدیلمی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: نحن اهل بیت لا یقاس بنا احد[2] علی انی اقول: لا نسلم ان الحدیث یحکم بالنبوة بل انبأ عما تکامل فی جوهر

---

[1] (انظر: تهذیب الأسماء واللغات، باب ابراهیم 1\103، والمقاصد الحسنة 547.548، والاسرار المرفوعة 290 تحت حدیث: "لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِیمُ لَکَانَ نَبِیًّا")

[2] (1) (الفردوس بمأثور الخطاب، 4\283 (6838)

Marfat.com

ابراهیم من خصائل الانبیاء وخلال المرسلین بحیث لو لم ینسدّ باب النبوۃ لنا لکان نبیا تفضلا من اللہ لا استحقاقامنہ فان النبوۃ لا یستحقھا احد من قبل ذاتہ لکن اللہ تعالیٰ یصطفی من عبادہ من تم و کمل صورۃ ومعنی ونسبا وحسبا وبلغ الغایۃ القصوی من کل خیر. اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ. فاذن الحدیث علی وزان ما مر "لو کان بعدی نبی لکان عمر "[1]. واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تخریج کی ہے، اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اہل بیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔

علاوہ ازیں میں کہتا ہوں کہ مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کررہی ہے، یہ بات ہمیں تسلیم نہیں، بلکہ حدیث مذکور حضرت کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ خبر دے رہی ہے کہ اُن میں انبیاء علیہم السلام جیسے خصائل واوصاف تھے کہ اگر ہمارے لئے نبوت ختم نہ ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کہ فضل محض سے نبی ہوتے نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے، کیونکہ کوئی بھی اپنی ذات میں نبوت کا استحقاق نہیں رکھتا لیکن اللہ تعالیٰ نبوت کے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے کو منتخب فرماتا ہے جو صورۃً، معنیً، نسبًا، حسبًا ہر اعتبار سے تام وکامل ہو اور ہر خیر میں انتہائی مرتبہ کو پہنچا ہو، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کہاں رسالت بنائے تو حدیث مذکور کی دلالت وہی ہے جو "لو کان بعدی نبیا لکان عمر" الحدیث کی دلالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوع آخر[2]

بعد طلوع آفتاب عالمتاب خاتمیت صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ الکرام جو کسی کے

---

[1] (قد تقدم تخریجہ)

[2] (ف نوع پنجم حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنی ماننے دجال کذاب ہے۔

Marfat.com

لئے ادعائے نبوت کرے دجّال کذّاب مستحقِ لعنت وعذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، وھذا حدیث ثوبان، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ, كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ, وَأَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ , لَا نَبِيَّ بَعْدِي". ولفظ البخاری :دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيباً مِنْ ثَلَاثِينَ[1]"۔

---

[1] أخرجه البخاری فی الصحیح، فی الفتن، بَابُ خُرُوجِ النَّارِ 9\59(7121)، ومسلم فی الصحیح، بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ (2923)، وأحمد فی مسنده (7228)، و(10865)، والبزار فی مسنده 15\334(8889)، والطبرانی فی الصغیر 2\182(993)، وفی مسند الشامیین 4\268(3237)، وأبو عمرو الدانی فی الفتن 4\861(441)، والبغوی فی شرح السنة 15\26(4233)، والطیوری فی الطیوریات (164)، من طریق عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله تعالى عنه مرفوعا۔

وأخرجه البخاری فی الصحیح، بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلاَمِ 4\200(3609)، وأحمد فی مسنده (8137)، وابن الضاح فی البدع (253)، والترمذی فی السنن، بَابُ مَا جَاءَ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ (2218)، والبغوی فی شرح السنة 15\38 (4244)، من طریق هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وأخرجه أحمد فی مسنده (22395)، ومسلم فی الصحیح، وأبو داود فی السنن، بَابُ ذِكْرِ الْفِتَنِ وَدَلَائِلِهَا (4252)، والترمذی فی السنن، بَابُ مَا جَاءَ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ (2219)، وابن ماجه فی السنن، بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ (3952)، وابن الوضاح فی البدع (252)، وابن أبی عاصم فی الآحاد والمثانی 1\332(456)، وفی الدیات 18، والحربی فی غریب الحدیث 3\957.956، وأبو اسحاق القاضی = =

Marfat.com

عنقریب اس اُمت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا (دعوی) کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (اور بخاری کے الفاظ ہیں: "دجال کذاب تقریباً تیس ہوں گے"۔

کذاب اور دجّال

امام احمد وطبرانی وضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:"

"فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَّالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ: مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي [1]"۔

میری امتِ دعوت میں (کہ مومن وکافر سب کو شامل ہے) ستائیس کذاب دجال ہوں گے ان میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

== فی جزء فیه من أحادیث الامام أیوب السختیانی (19)، وابن حبان فی الصحیح 15\109 (6714)، و 16\220.221 (7238)، وأبو عمرو الدانی فی الفتن 4\863 (444)، والحاکم فی المستدرک 4\496 (8390)، والطبرانی فی الأوسط 8\200 (8397)، وفی مسند الشامیین 4\45 (2690)، والرویانی فی مسنده 1\413 (635)، وأبو نعیم فی الحلیة 2\289، وفی الدلائل (464)، والبیهقی فی السنن الکبری 9\305، وفی الدلائل 6\527، والآخرون من حدیث ثوبان رضی اللہ عنه۔

وقال الترمذی: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

وقال الحاکم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ۔۔ ووافقه الذهبی۔

[1] (أخرجه أحمد فی مسنده 5\396 (23358)، والطبرانی فی الکبیر 3\169 (3026)، وفی الأوسط 5\327 (5450)، والطحاوی فی شرح مشکل الآثار 7\397 (2953)، وأبو نعیم فی الحلیة 4\179، من حدیث حذیفة رضی اللہ عنه۔

Marfat.com

جھوٹے مدعیان نبوت

ابن عساکر علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مرسلاً راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون دجالون كذابون كلهم يزعم أنه نبي، الحديث [1]"

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے۔

تذییل

ابویعلی مسند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا مِنْهُمُ الْعَنْسِيُّ وَمُسَيْلِمَةُ وَالْمُخْتَارُ [2]"۔

قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں ان میں سے اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب ومختار ثقفی ہے، اخذہم اللہ تعالٰی۔

الحمدللہ بفضلہٖ تعالٰی! یہ تینوں خبیث کتے شیرانِ اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے، اسود

---

[1] (أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 11\427)

[2] (أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 6\191 (30590)، وابو يعلى في مسنده 12\197 (6820)، والبيهقي في الدلائل 6\480.481، من طريق شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔۔۔

وأخرجه البزار في مسنده 6\183 (2225.2226)، والطبراني في الكبير 13\128 (321.322)، من أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُبَيْعٍ السَّلُولِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔۔۔

Marfat.com

مردود خود زمانہ اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانہ خلافت حضرت صدیقی (سیدنا ابوبکر الصدیق) ومختار ثقفی مردک زمانہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما میں، وللہ الحمد [۱]

حضرت علی اور ختم نبوت

نوع آخر [۲]

خاص امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں اُن کا کچھ حصہ نہیں۔

امام احمد مسند اور بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن ماجہ صحاح، ابن اسحاق سیرت، ابوداود طیالسی مسند، ابونعیم فضائل الصحابہ، عثمان بن ابی شیبہ سنن، ابن جریر تہذیب الآثار میں بطریق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص [رضی اللہ عنہ] [۳]

---

[۱] (مسلیمہ خبیث کے قاتل وحشی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں جنہوں نے زمانہ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کیا وہ فرمایا کرتے: "قَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ وَشَرَّ النَّاسِ" میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کو مارا۔ (انظر: مسند الطیالسی (1410)، والطبرانی فی الکبیر (2947)، والسنن الکبری 9\165)

[۲] (ف: نوع ششم خاص مولٰی علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوگئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں۔)

[۳] (أخرجه ابن أبی شیبة فی المصنف 6\366(32074)، من حديث مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه، مرفوعا۔ بلفظ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

وأخرجه البخاری فی الصحیح، بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ العُسْرَةِ 3\6(4416)، و مسلم فی الصحیح، بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (2404)، والنسائی فی السنن الکبری 7\308(8085)، و 7\429(8387)، وأحمد فی مسنده (1583)،

Marfat.com

....

= = وفضائل الصحابة 2\569(960)،والبزار في مسنده 3\368(1170)، والطيالسي في مسنده 1\170(206)،وأبو عبد الله الدورقي في مسند سعد بن أبي وقاص (49)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 5\24(1770)،وابن حبان في الصحيح 15\370.371(6927)،و أبو نعيم في المعرفة (518)،وفي الحلية 7\195، و 7\196، والبيهقي في السنن الكبرى 9\68،وفي الدلائل 5\220۔

وأخرجه مسلم في الصحيح ،بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (2404)، من حديث سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

وأخرجه النسائي في السنن الكبرى 7\427 (8381)، و أبو يعلى في مسنده 2\86 (739)، و2\99(755)، وأبو نعيم في الامامة والرد على الرافضة (7.6)،و في فضائل الخلفاء الراشدين (8)والآخرون۔

وأخرجه ابن أبي عاصم في السنة 2\600(1332)، من حديث إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، مرفوعا۔ بلفظ: أَلَا تَرْضَى يَا عَلِيُّ أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ وأخرجه النسائي في السنن الكبرى 7\427(8384)، والشاشي في مسنده 1\186(134)،والبزار في مسنده 4\32.33 (1194)وأبو يعلى في مسنده 2\132 (809)، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة 8\1455(2629)، والآخرون۔

وأخرجه ابن أبي عاصم في السنة 2\600(1333)، من حديث عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، مرفوعا، بلفظ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

وأخرجه مسلم في الصحيح (2404)، والترمذي في السنن (3724)،وأحمد في مسنده (1608)،و الشاشي في مسنده 1\155.165(106)، والبزار في مسنده 3\324(1120)، وأبو يعلى في مسنده 2\276.277(1065)، واللالكائي في شرح=

Marfat.com

....
....

= = أصول اعتقاد أهل السنة 8\1457(2634)، والحاکم فی المستدرک 3\117 (4575)، والآخرون۔

وأخرجه النسائی فی السنن الکبری 7\429(8388)، من حدیث عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ: أَنْتَ مِنِّي مَكَانَ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

وأخرجه أحمد فی مسنده (1463)، والشاشی فی مسنده 1\188(137)، والبزار فی مسنده 4\38(1200)، والطحاوی فی شرح مشکل الآثار 5\23.24(1679)

وأخرجه معمر فی جامعه 11\226(20390)، من حدیث ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، حَدِيثًا عَنْ أَبِيهِ، مرفوعا۔۔۔بلفظ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

وأخرجه أحمد فی مسنده (1532)، والآجری فی الشریعة (1505)، والآخرون۔

وأخرجه أبو نعیم فی تاریخ أصبهان 1\111، من حدیث سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عن سَعْدًا رضی الله عنه، مرفوعا، بلفظ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

وأخرجه ابن أبی عاصم فی السنة 2\624(1454)، والترمذی فی السنن (3731)، و النسائی فی السنن الکبری 7\307(8083)، و(8084)، و7\425(8375)، و (8377)، و(8378)، و(8379)، و8\95(8729)، والشاشی فی مسنده 1\195 (147)، والبزار فی مسنده 3\278.279(1068)، و3\283.284، والصیداوی فی المعجم 240، والدولابی فی الکنی 2\594(1066)، والآجری فی الشریعة (1506)، و(1508)، وأبو یعلی فی مسنده 2\66(709)، و2\86(738)، والطبرانی فی الأوسط 5\287(5335)، و6\77(5845)، وفی الصغیر (824)، والآخرون۔

وأخرجه ابن أبی عاصم فی السنة 2\600(1334)، من حدیث حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ،

Marfat.com

....

== عَنْ سَعْدٍ، مرفوعا۔ بلفظ: "أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي"۔

وأخرجه أحمد فی مسنده (1600)، و أبو الفضل الزهري فی حديثه (424)، النسائی فی السنن الكبرى 7\429 (8390)

وأخرجه ابن ماجه في السنن، (121)، من حديث ابْنِ سَابِطٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، مرفوعا، بلفظ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

وأخرجه النسائی فی السنن الكبرى 7\430 (8392)، من حديث الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، مرفوعا، بلفظ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

وأخرجه الشاشی فی مسنده 1\126 (63)

وأخرجه الآجرى فی الشريعة (1504)، من حديث عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، مرفوعا، بلفظ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُون مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ۔

وأخرجه ابن أبی عاصم فی السنة 2\609 (1384)، من حديث عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ، قَالَ: أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ أَنَا وَأُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، فَلَقِينَا سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، بلفظ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ۔

وأخرجه الآجرى فی الشريعة (1507) من حديث عَنِ الْأَشْهَلِ، عَنْ سَعْدٍ، مرفوعا، بلفظ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

وأخرجه الطبرانی فی الكبير 1\148 (334)، من حديث أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مرفوعا۔

Marfat.com

اورحاکم بتصحیح اسنادمستدرک، اورطبرانی معجم کبیرواوسط، اورابوبکرعاقولی فوائدمیں، اورابن مردویہ مطولاً، اوربزاربطریق عبداللہ بن ابی بکرعن حکیم بن جبیرعن الحسن بن سعد مولٰی علی [1]۔

[1] (أخرجه الحاكم في المستدرك 2\367(3294)، بلفظ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ وأخرجه البزار في مسنده 3\59.60(817)
وقال الحاكم: صحيح الإسناد، وتعقبه الذهبي فقال: قلت: أنى له الصحة والوضع لائح عليه، وفي إسناده عبد الله بن بكير الغنوي منكر الحديث عن حكيم بن جبير وهو ضعيف يترفض"۔ وقال الهيثمي: وفيه حكيم بن جبير وهو متروك" المجمع 9/110
وأخرجه الطبراني في الأوسط 4\296.297(4248)، من حديث سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيٍّ، مرفوعا، بلفظ: أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ وأخرجه أبو نعيم في الحلية 7\196، وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\154۔
وأخرجه الآجرى في الشريعة (1585)، من حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مرفوعا، بلفظ: قُمْ يَا عَلِيُّ، مَا سَأَلْتُ اللَّهَ تَعَالَى لِنَفْسِي شَيْئًا، إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ، وَمَا سَأَلْتُهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَانِي، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي۔
وأخرجه المحاملي في الامالي برواية البيع (185)۔
وأخرجه أبو الفضل الزهري في حديثه (510)، من حديث حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔
وأخرجه الخطيب في تاريخ بغداد 4\291، وفي الموضح 1\390.391، وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\168۔ وحجية بن عدي مختلف فيه، وثقه العجلي وابن حبان، وضعفه الآخرون۔

Marfat.com

اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المؤمنین مولی علی [۱]۔
اور احمد وحاکم وطبرانی وعقیلی حضرت عبداللہ بن عباس [۲]
اور احمد حضرت امیر معاویہ [۳]
اور احمد وبزار وابوجعفر بن محمد طبری وابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری [۴]
اور ترمذی بافادہ تحسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً [۵]

---

[۱] (أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 38\7، و 41\18، و 54\226، من طريق عبد الله بن محمد بن عقيل بن أبي طالب عن أبيه عن جده عقيل ابن أبي طالب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا علي أنت مني بمنزلة هارون من موسى غير أنه لا نبي بعدي۔

[۲] (أخرجه الطبراني في الكبير 12\18 (12341)، وابن أبي خيثمة في التاريخ الكبير 2\667، وابن عدى في الكامل 5\379، وابن عبد البر في الاستيعاب 3\1097، وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\42، و 42\169)

[۳](أخرجه أحمد في فضائل الصحابة (1153)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\170.171)

[۴](أخرجه احمد في مسنده (11290)، وفي فضائل الصحابة (954)، وابن أبي عاصم في السنة 2\609 (1382)، والآجري في الشريعة (1510)، والخطيب في تاريخ بغداد 5\147، وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\172.176، وإسناد فيه ضعيف لضعف عطية العوفي.

[۵](أخرجه الترمذي في السنن، بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، (3730)، وأحمد في مسنده (14638)، وابن أبي خيثمة في التاريخ الكبير 2\674.675، والطبراني في الكبير 2\247 (2035)، ومحمد بن علي الصوري في الفوائد المنتقاة والغرائب الحسان عن الشيوخ الكوفيين (19)، وأبو بكر الشافعي في الغيلانيات ==

Marfat.com

اور حضرت ابو ہریرہ سے تعلیقاً [1]

اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمتفرق میں حضرت عبداللہ بن عمر، [2]

اور ابونعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید، [3]

اور طبرانی کبیر میں حضرات براء بن عازب [4]

وزید بن ارقم [5]

==170(128)، والشجری فی الأمالی [ترتیب] 1\176.177(658)، والخطیب فی تاریخ بغداد 4\56، و 20\167، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 42\176.177، قال الترمذي: هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه"۔

[1] (أخرجه ابن عدی فی الکامل 3\327.328، و ابن عساکر فی تاریخ دمشق 42\171.172، من حدیث أبی هریرة، کثیر بن زید مختلف فیه، وبهلول الأنباري ثقة، والباقون صدوقون.

[2] (أخرجه الطبرانی فی الاوسط (1488)، وقال الهیثمي: وفیه عبدالغفور وهو متروك" المجمع 9/110)

[3] (أخرجه ابن أبی عاصم فی السنة (1350)، والقطیعی فی زیادات الفضائل (1143) أبو نعیم فی المعرفة (549)، قلت: وإسناده ضعیف لضعف ابن البیلماني، والأجلح بن عبدالله الکندي مختلف فیه.

[4] (أخرجه ابن سعد فی الطبقات 3\24، والرویانی فی مسنده 1\278(412)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 42\178)

[5] (أخرجه ابن أبی شیبة فی المصنف 6\366(32077)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 42\178۔

Marfat.com

وحبشی بن جنادہ [1]

وجابر بن سمرہ [2]

ومالک بن حویرث [3]

وحضرت ام المؤمنین ام سلمہ، [4]

زوجہ امیر المؤمنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی، [5]

---

[1] (أخرجه الطبراني في الأوسط 7\311(7592)، وفي الصغير 2\137(918)، وأبو نعيم في تاريخ اصبهان 2\251، وفي المعرفة (2317)، وفي الحلية 4\345، وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\179.180، وقال الهيثمي: وفيه عبدالغفار بن القاسم وهو متروك" المجمع 9/110)

[2] (أخرجه الطبراني في الكبير (2035)، وابن عدي في الكامل 8\303، وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\178، قال الهيثمي: وفيه ناصح الحائك وهو متروك" المجمع 9/ 110-111)

[3] (أخرجه الآجري في الشريعة (1511)، وابن عدي في الكامل 8\116، وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\180)

[4] (أخرجه ابن أبي عاصم في السنة 2\600(1333)، وأبو يعلى في مسنده 12\310 (6883)، وفي المعجم 70(48)، وابن حبان في الصحيح 15\15(6643)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\156، و42\181)

[5] (أخرجه اسحاق بن راهويه في مسنده 5\36.37(2139)، وابن أبي عاصم في السنة 2\602(1346)، والنسائي في السنن الكبرى 7\308(8087)، و7\430(8393)، وفي الخصائص (62.63)، وفي فضائل الصحابة (40)، وأبو يعلى في المعجم 214 (258)، والطبراني في الكبير 24\146(384.386)، و24\147(387.388.389

Marfat.com

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو تشریف لیجاتے وقت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا، امیر المؤمنین نے عرض کی یارسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچّوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا:

"أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي [1]"

= =، وأبو الحسن الحميري في جزئه (37)،وابن الأعرابي في المعجم 2\519 (1008)، والآجري في الشريعة (1509)،وابن سمعون في الامالي 123(64)، والخطيب في تاريخ بغداد 4\176،و12\320،وفي المتفق والمفترق 1\407،وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\185.182۔قال الهيثمي في المجمع 9\109: رواه أحمد والطبراني ورجال أحمد رجال الصحيح غير فاطمة بنت علي وهي ثقة"۔

وقال البوصيري: رواته ثقات" مختصر الاتحاف 170/9

قلت: وإسناده صحيح، وموسى هو ابن عبدالله ويقال: ابن عبدالرحمن الجهني.

وفي الباب عن زيد بن أبي أوفى رواه ابن أبي عاصم في السنة (1383)،وفي الآحاد والمثاني (2707)،والآجري في الشريعة (1512)، وأحمد في فضائل الصحابة (1085)،و(1137)، وابن أبي خيثمة في التاريخ الكبير 1\232،وابن عدي في الكامل 4\163،وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\179۔

وعن أبي أيوب، رواه الطبراني في الكبير 4\184(4087)۔

وعن محدوج بن زيد الباهلي، رواه الخيثمة في حديثه 199، وأحمد في فضائل الصحابة (1131)۔

وعن عمر بن الخطاب، أخرجه ابن عدي في الكامل 1\496،والخطيب في تاريخ بغداد 7\463،وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\166.167۔

[1] وعن أنس بن مالك، رواه ابن عساكر في تاريخ دمشق 42\179۔

Marfat.com

یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے، ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے:

"أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ [مِنِّي] بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ [١]"

کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰؑ سے مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے:

"قالت: هبط جبريل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا محمد، إن ربك يقرئك السلام ويقول لك: علي منك بمنزلة هارون من موسى لكن لا نبي بعدك [٢]".

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسیٰ کے لئے ہارون، مگر تمہارے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

وعن نبيط بن شريط ورواح ابن عساكر في تاريخ دمشق 42\179۔

وعن أبي الطفيل، رواه ابن عساكر فی تاریخ دمشق 42\181۔

وعن فاطمة بن حمزة، رواه ابن عساكر في تاريخ دمشق 42\186۔

[١] (مجمع الزوائد بحواله احمد وغيره عن ابن عباس باب جامع مناقب علي رضي الله تعالى عنه، 9\120)

[٢] (انظر: الرياض النضرة في مناقب العشرة لمحب الدين الطبري 3\119، وقال: خرجه الإمام علي بن موسى)

Marfat.com

۔۔۔امام احمد میں حدیث امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں ہے کسی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا:

"سَلْ عَنْهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَهُوَ أَعْلَمُ "

مولا علی سے پوچھو وہ اعلم ہیں، سائل نے کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے آپ کا جواب ان کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا:

"بِئْسَ مَا قُلْتَ. لَقَدْ كَرِهْتَ رَجُلًا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِزُّهُ الْعِلْمَ عِزًّا، ولقد قال له: "أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي" وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ يَأْخُذُ مِنْهُ [1]".

تو نے سخت بُری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزت فرماتے تھے اور بیشک حضور نے اُن سے کہا تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام سے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کسی بات میں شبہ پڑتا اُن سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَا عَلِيُّ أَخْصِمُكَ بِالنُّبُوَّةِ، وَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي [2]"

---

[1] (أخرجه أحمد في فضائل الصحابة 2\675(1153)، والكلاباذي في البحر الفوائد 312، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\170.171، و59\73، بسند ضعيف۔
وانظر: الرياض النضرة في مناقب العشرة 3\162، وقال: أخرجه أحمد في المناقب)

[2] (أخرجه أبو نعيم في الحلية 1\65، ومن طريقه ابن عساكر في تاريخ دمشق 42\58، و ابن الجوزي في الموضوعات 1\343، وقال: هَذَا حَدِيثٌ مَوْضُوعٌ وَالْمُتَّهَمُ بِهِ بشر بن إبْرَاهِيمَ. وانظر: تنزيه الشريعة 2\352)

Marfat.com

اے علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلہ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوّت اصلاً نہیں۔

حضرت علی کی عیادت

ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادہ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شاہین کتاب السنہ میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی، میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے، ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا، پھر بعد نماز فرمایا:

بَرِئْتَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا بَأْسَ عَلَيْكَ! مَا سَأَلْتُ اللهَ لِي شَيْئًا إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ وَلَا سَأَلْتُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَانِيهِ غَيْرَ أَنَّهُ قِيلَ لِي: انه لَا نَبِيّ بَعْدَكَ [1]۔

اے ابن ابی طالب! تم اچھے ہو گئے تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ

---

[1] (أخرجه ابن ابی عاصم فی السنة 2\596(1313)، والطبرانی فی الأوسط 8\47 (7917)، والمحاملی فی الامالی (ابن یحیی البیع) 203(185)، و(418)، والآجری فی الشریعة (1585)، وأبو نعیم فی فضائل الخلفاء الراشدین (80)، والشجری فی الامالی [ترتیب] (697)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 42\311.310 وذکره الهندي في کنز العمال 13\170 (36513)، وعزاه الی ابن أبي عاصم وا بن جریر و صححه، "طس" وابن شاهین في السنة.

وقال الهیثمی فی المجمع 9\110: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مَنِ اخْتُلِفَ فِيهِمْ.

وأخرجه النسائی فی السنن الکبری 7\462(8480)، بلفظ:

"قُمْ يَا عَلِيُّ قَدْ بَرِئْتَ، لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، وَمَا دَعَوْتُ لِنَفْسِي بِشَيْءٍ إِلَّا دَعَوْتُ لَكَ مِثْلَهُ، وَمَا دَعَوْتُ بِشَيْءٍ إِلَّا قَدِ اسْتُجِيبَ لِي أَوْ قَالَ: "أُعْطِيتُ إِلَّا أَنَّهُ قِيلَ لِي: لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ"۔ ورواه أبو نعیم فی فضائل الخلفاء الراشدین (79)

Marfat.com

اپنے لئے مانگا تمہارے لئے بھی اُس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اسی وقت ایسا تندرست ہو گیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔

تنبیہ

اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے) یہ حدیث حضرت امیر المؤمنین کے لئے مرتبہ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے، صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اُس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق واخفی کہ نصیبہ حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے تو اجناس وانواع واصناف، فضائل وکمالات وبلندی درجات میں خصائص وملزومات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق واہل ہیں اگرچہ باہم اُن میں تفاوت وتفاضل کثیر ووافر ہو۔
آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابن جمیل ونائب جلیل حضور پرنور سید الاسیا، فرد الافراد، غوث اعظم، غیث اکرم، غیاث عالم، محبوب سبحانی، مطلوب ربانی سیدنا ومولانا ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کل ولی علی قدم نبی وانا علی قدم جدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما رفع المصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدما الا وضعت انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ منہ. الا ان یکون قدما من اقدام النبوۃ فانہ لا سبیل ان ینالہ غیر نبی۔

رواہ الامام الاجل ابو الحسن علی الشطنوفی قدس سرہ فی بهجة الاسرار فقال اخبرنا ابو محمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری المولد بالقاهرة سنة احدی وسبعین وستمائة. قال اخبرنا الشیخ القدوة شهاب الدین ابو حفص عمر بن عبداللہ السهروردی ببغداد سنة اربع وعشرین وستمائة قال سمعت الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنه یقول علی الکرسی بمدرسته [1] (فذکرہ)۔

ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جدا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلاً راہ نہیں (اس کو امام ابوالحسن علی شطنوفی قدس سرہ نے بہجۃ الاسرار میں روایت کیا، تو کہا ابو محمد سالم بن علی بن عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری جو قاھرہ میں ۶۷۱ھ میں پیدا ہوئے، انہوں نے کہا مجھے شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبداللہ سہروردی نے ۶۲۴ھ کو بغداد میں بیان کیا کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدرسہ میں کرسی پر تشریف فرما، کہتے ہوئے سنا تو وہ ذکر فرمایا جو گزرا۔

بالجملہ مادون نبوت پر فائز ہونا نہ تفرد کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وہ صدہا میں مشترک اور فی نفسہٖ مشکک، ہر غوث وصدیق اُس میں شریک اور اُن پر بشدّت مقول بالتشکیک، بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَنْ أَتَاهُ [ملك] الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ دَرَجَةُ النُّبُوَّةِ [2]" رواہ ابن النجار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

---

[1] (بهجة الاسرار، ذکر کلمات أخبر بها عن نفسه۔۔۔22، مکتبه گیلانیه، فیصل آباد)

[2] (أخرجه ابن النجار فی ذیل تاریخ بغداد 18\95، فی سنده مجهولان، أحمد بن الخطاب السمیساطي والخضر بن الفضل الصفار۔

وفی الباب عن الحسن مرسلا، رواه الدارمی فی السنن (366)، وقوام السنة فی الترغیب 1\73 (214)، وابن بطة فی الابانة 1\200.201 (36)، وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم 206.207۔

ورواه سعید بن المسیب مرسلا، رواه أبی القاسم الازجی فی جزء من حدیثه (16)

Marfat.com

جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم میں ہو اس میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام میں صرف ایک درجے کا فرق ہے کہ درجہ نبوت ہے (اسے ابن النجار نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

دوسری حدیث میں ہے:

کادحملۃ القراٰن ان یکونوا انبیاء الا انہ لا یوحی الیھم [1] رو. الدیلمی فی حدیث عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

قریب ہے حاملان قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی (اسے دیلمی نے ایک حدیث میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا)

تو اُس حدیث اور اُس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تفضیل کا وہم نہیں ہو سکتا۔

ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں

علماء فرماتے ہیں، ابوبکر صدیق، صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضی صدیق اصغر، صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے، نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے:

" اما تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلانہ الصدیق الاکبر الذی سبق الناس کلھم لتصدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یصدر منہ غیرہ قط و کذا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فانہ یسمی الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس بکفرٍ قط ولم یسجد لغیر اللہ مع صغرہٖ و کون ابیہ علیٰ غیر الملۃ ولذا خصّ بقول علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ [2] "۔

---

[1] (فردوس الاخبار 1\75(221)

[2] (نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض، الباب الاول، الفصل الاول 1\142)

Marfat.com

لیکن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تخصیص اس لئے کہ وہ صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ اُنہوں نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی وہ کسی کو حاصل نہیں اور یونہی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا نام صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے ملتبس نہ ہوئے اور نہ ہی اُنہوں نے غیر اللہ کو سجدہ کیا باوجود یکہ وہ نابالغ تھے اور اُن کے والد ملت پر نہ تھے، اسی وجہ سے اُنہوں نے علی کرم اللہ وجہہ کے قول کو خاص طور پر لیا۔

حضرت خاتم الولایۃ المحمدیۃ فی زمانہ بحر الحقائق ولسان القوم بجنانہ وبیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارین بفیضانہ فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں:

" فلو فقد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ذٰلك الوطن وحضرہ ابوبکر لقام فی ذٰلك المقام الذی اقیم فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ لیس ثم اعلیٰ منہ یحجبہ عن ذٰلك فھو صادق ذٰلك الوقت وحکیمہ وماسواہ تحت حکمہ (ثم قال) وھذا المقام الذی اثبتناہ بین الصدیقیۃ ونبوۃ التشریع الذی ھو مقام القربۃ وھو للافراد ھودون نبوۃ التشریع۔ وفوق الصدیقیۃ فی المنزلۃ عند اللہ والمشار الیہ بالسر الذی وقر فی صدر ابی بکر ففضل بہ الصدیقین اذ حصل لہ فی قلبہ ما لیس فی شرط الصدیقیۃ ولا من لوازمھا فلیس بین ابی بکر وبین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل لانہ صاحب الصدیقیۃ وصاحب سر [1]"۔

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کریں گے کہ وہاں صدیق سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انہیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق وحکیم ہیں، اور جو اُن کے سوا ہیں سب ان کے زیرِ حکم، یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت

---

[1] (الفتوحات المکیۃ، الباب الثالث والسبعون، 2\25)

Marfat.com

شریعت کے بیچ میں ہے، یہ مقام قربت فردوں کے لئے ہے، اللہ کے نزدیک نبوت شریعت سے نیچا اور صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینہ صدیق میں متمکن ہوا جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ اُن کے قلوب میں وہ رازِ الٰہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے، تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحبِ راز بھی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تذییل

بعض احادیث علویہ مبطلہ دعویٰ غلویہ

مولا علی کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر [1]

صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہے:

"قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى الله تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُوبَكْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ خَشِيتُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ؟ فَيَقُولَ عُثْمَانُ، فَقُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ يَا أبت؟ فقال: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ [2]". رواه ايضا ابن أبي عاصم و خشيش وأبو نعيم فی الحلية الأولياء۔

---

[1] ف: مولیٰ علی کے ارشادات کہ ابوبکر و عمر و عثمان مجھ سے اور تمام امت محمدیہ سے افضل ہیں۔

[2] (أخرجه البخاری فی الصحيح، المناقب، فضائل ابی بکر، 5\7 (3671)، وأبو داود فی السنن، بَابٌ فِي التَّفْضِيلِ (4629)، وابن أبی عاصم فی السنة 2\572 (1206)، و أحمد فی فضائل الصحابة 1\153 (136)، و (554)، وابنه فی السنة 2\578 (1363)، وابن المقرئ فی المعجم 163.164 (479)، واللالكائی فی شرح أصول اعتقاد أهل السنة 7\1401.1402 (2518)، والكلاباذی فی بحر الفوائد 279.280، والبغوی فی

Marfat.com

میں نے اپنے والد ماجد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر۔ پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون تو فرمادیں عثمان، اس لئے میں نے سبقت کر کے کہا اے باپ میرے! پھر آپ؟ فرمایا: میں تو نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے۔ اسے ابن ابی عاصم اور خشیش اور ابونعیم نے بھی حلیۃ الاولیاء میں بیان کیا ہے۔

==شرح السنة 14\1 8(1 7 39)، والبيهقي في الاعتقاد 7 6 3، وابن الجوزي في المنتظم 4\63، ومؤيد بن محمد الطوسي في الأربعون 73.74، كلهم من طريق جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ... الحديث۔ وذكره الهندي في كنز العمال 13\7(36090)، وعزاه إلى خ، د وابن أبي عاصم وخشيش، حل۔

(1) وأخرجه أحمد في فضائل الصحابة 1\153(136)، و 1\382(574)، من طريق النضر بن اسماعيل البجلي، عن مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَوَمَا عَلِمْتَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: عُمَرُ، قَالَ: ثُمَّ عَجِلْتُ لِلْحَدَاثَةِ فَقُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَتِ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، لَهُ مَا لَهُمْ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْهِمْ.

وأخرجه ابن عرفة في جزئه 68.69(47)، ومن طريقه الآجري في الشريعة (1807)، وأبي طاهر المخلص في المخلصيات 2\78.79(1063)، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة 7\1407(2532)، وأبو القاسم الحنائي في الحنائيات 2\1319 (276)۔ رجاله رجال الشيخين إلا النضر بن إسماعيل فهو مقبول، فقد توبع كما في الحديث المتقدم والآتي۔

(2) وأخرجه ابن أبي عاصم في السنة 2\571(1204)، من طريق أَبُو مِسْكِينٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ، مَنْ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: فَمَنْ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: عُمَرُ. قَالَ: فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الثَّالِثِ إِلَّا =

Marfat.com

== خَشْيَةَ أَنْ يَعْدِلَهَا عَنْ نَفْسِهِ. حديث صحيح ورجاله ثقات رجال مسلم غير أبي مسكين وهو حر بن مسكين الأودي وثقه ابن حبان وابن معين۔

(3) وأخرجه ابن أبي عاصم فی السنة 2\572(1207)، من طريق الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ، مَنْ أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا بُنَيَّ: أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا بُنَيَّ: عُمَرُ. قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: لَسْتُ هُنَاكَ، ثُمَّ أَنَا بَعْدَ ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، لِي مَا لَهُمْ، وَعَلَيَّ مَا عَلَيْهِمْ. وأخرجه عبد الله بن أحمد فی زوائد الفضائل 1\313(430)

حديث صحيح ورجاله ثقات غير أبي مالك الأعور فلم أعرفه لكن يشهد للحديث ما تقدم بمعناه وما بعده۔

(4) وأخرجه عبد الله بن أحمد فی زوائد المسند (833)، و(871) من طريق عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرٍّ يَعْنِي ابْنَ حُبَيْشٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، عُمَرُ۔ وفی الفضائل (40)، و(399)، و (400)، و(876)۔ حديث صحيح، ورجاله رجال الشيخين۔

وأخرجه ابن أبي عاصم فی السنة 2\571(1203)، من طريق حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:۔۔۔الحديث ۔ قلت : عاصم وهو ابن أبي النجود لم يسمع من أبي جحيفة لكن بينهما زر بن حبيش كما تقدم۔

(5) وأخرجه أحمد فی مسنده (880)، من طريق إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ لَحَدَّثْتُكُمْ بِالثَّالِثِ وأخرجه فی فضائل الصحابة 1\369(545)، و(546)، و(877)، وابنه فی زوائده 1\223(260)، (402.403)، وتمام فی فوائده 1\177.178(419)۔ ==

Marfat.com

حديث صحيح ورجاله رجال الشيخين۔

(6)وأخرجه أحمد في مسنده (835)، من طريق مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الْغُدَانِيَّ الْأَشَلَّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ، الَّذِي كَانَ عَلِيٌّ يُسَمِّيهِ وَهْبَ الْخَيْرِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَا أَبَا جُحَيْفَةَ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: وَلَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْهُ، قَالَ: أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، عُمَرُ، وَبَعْدَهُمَا آخَرُ ثَالِثٌ وَلَمْ يُسَمِّهِ۔

إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ منصور بن عبد الرحمن الغداني، فمن رجال مسلم۔

(7)وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند (878)، من طريق بَيَانٍ هو ابن بشر، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ، هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرُ۔

إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ وهب بن بقية، فمن رجالِ مسلم.

(8)وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد الفضائل 1\78 (41)، من طريق عُرَيْفُ بْنُ دِرْهَمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. ومن طريقه القطيعي في جزء الألف دينار (59)

حديث صحيح ، ورجاله رجال الشيخين غير عريف بن درهم الجمال فلم أعرفه لكن يشهد للحديث ما تقدم بمعناه وما بعده.

(9)وأخرجه أحمد في مسنده (879)، و(933)، و(1040)، من طريق حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، وعَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، وعَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ =

Marfat.com

==عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُ الثَّالِثَ.

وأخرجه في فضائل الصحابة 1\370(548)،و(550)،وابنه في زوائد المسند (908)،و(909)،وفي زوائد الفضائل 1\80(45)، و1\309.308(419.420 .421)، وأبو بكر الاسماعيلي في المعجم 2\595(225)، وابن المقرئ في المعجم 236(760)،والقطيعي في جزء الألف دينار (43)، وأبو يعلى في المسند 1\410 (540)،وابن بشران في الامالي263(611)۔

حديث صحيح،ورجاله رجال الشيخين إلا عبد خير بن يزيد الهمداني، فهو ثقة۔

(10)وأخرجه أحمد في فضائل الصحابة 1\79(44)،و1\527(874)، من طريق الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ عُمَرَ؟ فَقَالُوا: بَلَى، فَسَكَتَ. وابنه في زوائده 1\305(411)،و1\306(412)۔حديث صحيح، ورجاله رجال الشيخين۔

(11)وأخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند (836)، من طريق شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَخْبَرْتُكُمْ بِالثَّالِثِ لَفَعَلْتُ. وفي فضائل الصحابة 1\91 (60) ، و 1\304(407)،و(408)،و (409)، (875)،وفي السنة 2\583(1377)،وابن الجعد في مسنده 311، وابن أبي عاصم في السنة 2\570(1201.1202)،والآجري في الشريعة (1810)، وأبو بكر بن الخلال في السنة (352)،وابن عساكر في تاريخ دمشق 30\355،و44\203۔حديث صحيح، ورجاله ثقات إلا شريك بن عبد الله النخعي سيء الحفظ يخطئ كثيرا، وقد توبع عند الآجري وهو أبو الأحوص وعند أبي بكر بن الخلال سفيان بن عيينة، وأبي إسحاق السبيعي فهو مدلس۔==

Marfat.com

....

(12)وأخرجه عبد الله بن أحمد فی زوائد المسند(1054)، من طريق حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَرَى أَنَّ عَلِيًّا أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - قُلْتُ: لَا وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْكَ. قَالَ: أَفَلَا أُحَدِّثُكَ بِأَفْضَلِ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: عُمَرُ۔ وفی فضائل الصحابة 1\302(404)، وفی السنة 2\583(1376)۔ إسناده قوي، ورجاله رجال الشيخين غير شهاب بن خراش الشيباني، ليس به بأس ، والحجاج بن دينار الأشجعي، فهو صدوق حسن الحديث۔

(13)وأخرجه عبد الله بن أحمد فی زوائد المسند(837)، من طريق: خَالِدٌ الزَّيَّاتُ، حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: كَانَ أَبِي مِنْ شُرَطِ عَلِيٍّ، وَكَانَ تَحْتَ الْمِنْبَرِ، فَحَدَّثَنِي أَبِي: أَنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ - يَعْنِي عَلِيًّا - فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: "خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَقَالَ: يَجْعَلُ اللَّهُ تَعَالَى الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ۔ وفی فضائل الصحابة 1\306(413)، وفی السنة2\581(1371)، وابن عساكر فی تاريخ دمشق44\197۔

إسناده قوي، ورجاله ثقات إلا خالد الزيات فهو معروف۔

(14)وأخرجه أحمد فی مسنده(835)، من طريق: مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الْغُدَانِيَّ الْأَشَلَّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ، الَّذِي كَانَ عَلِيٌّ يُسَمِّيهِ وَهْبَ الْخَيْرِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: "يَا أَبَا جُحَيْفَةَ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟" قَالَ: قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: وَلَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْهُ، قَالَ: " أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، عُمَرُ، وَبَعْدَهُمَا آخَرُ ثَالِثٌ وَلَمْ يُسَمِّهِ" . وابنه عبد الله فی زوائد الفضائل 1\303(405)، ومن=

Marfat.com

....

==طریقه ابن عساکر فی تاریخ دمشق 30\355۔

حدیث صحیح علی شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشیخین غیرَ منصور بن عبد الرحمن الغداني، فهو من رجال مسلم.

(15)وأخرجه أحمد فی فضائل الصحابة 1\370(547)،وابنه فی زوائد المسند 1\303(406)، من طریق: بَيَانٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخرُ۔ واللالکائی فی شرح أصول اعتقاد أهل السنة 8\1448(2606)۔

حدیث صحیح علی شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشیخین غیرَ وهب بن بقیة، فهو من رجالِ مسلم.

(16)وأخرجه أحمد فی فضائل الصحابة 1\149(130)، من طریق: مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: أَلَا إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ اللهُ أَعْلَمُ بِالثَّالِثِ.

حدیث صحیح ، ورجاله رجال الشیخین غیر الحسین بن الحسن السلمي، فهو صدوق حسن الحدیث ، والفضل بن صالح الهاشمي، فهو ثقة۔

(17)وأخرجه عبد الله بن أحمد فی زوائد المسند (834)، وفی الفضائل 1\84(50)، من طریق: يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْبَجَلِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَهْبٍ السُّوَائِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ، فَقَالَ: مَنْ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقُلْتُ: أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: لَا خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَمَا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ۔ وفی السنة 2\582(1374)، و ابن عساکر فی تاریخ دمشق 30\356۔ حدیث صحیح۔

(18)وأخرجه عبد الله بن أحمد فی زوائد الفضائل 1\307(414)، من طریق: أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ السُّوَائِيُّ، وَكَانَتْ لَهُ=

Marfat.com

....

== صُحْبَةٌ، وِزِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ، وَعَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ، كَذَا. قَالَ الشَّيْخُ: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَإِنَّمَا هُوَ مَعْدِي كَرِبَ، قَالُوا: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُولُ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِالثَّالِثِ لَفَعَلْتُ. والخطيب فى المتفق والمفترق 3\1680 وابن عساكر فى تاريخ دمشق 44\201۔

حديث صحيح، وإسناده ضعيف لضعف يحيى بن أبي حية الكلبي، وقد توبع۔

(19) وأخرجه عبد الله بن أحمد فى زوائد المسند (922)، و(1030)، من طريق: عَطَاءٍ يَعْنِي ابْنَ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ: عُمَرُ، ثُمَّ يَجْعَلُ اللَّهُ الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ "۔وفى فضائل الصحابة 1\311 (426)، وابن بشران فى الامالى 395.396 (912)، وأبو بكر احمد بن مردويه فى جزء فيه أحاديث أبى الشيخ (58)، والخطيب فى المتفق والمفترق 1\169، وابن عساكر فى تاريخ دمشق 44\210، وأبو طاهر السلفى فى السابع عشر من المشيخة البغدادية (23ق)۔

حديث صحيح ، ورجاله ثقات غير عطاء بن السائب، محله الصدق صالح مستقيم الحديث قبل أن يختلط، وخالد: هو ابن عبد الله الواسطي الطحان، لم يذكر فيمن سمع من عطاء قبل اختلاطه، لكن تابع عطاء حصين بن عبد الرحمن، وهو ثقة كما فى الآتى۔

(20) وأخرجه عبد الله فى زوائد المسند (926)، و(1032)، وفى الفضائل (425)، و(556)، من طريق: هشيم وخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَامَ عَلِيٌّ فَقَالَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَإِنَّا قَدْ أَحْدَثْنَا بَعْدَهُمْ أَحْدَاثًا يَقْضِي اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا مَا شَاءَ۔ حديث صحيح، وانظر ماقبله۔

(21) وأخرجه أحمد فى مسنده (934)، من طريق: الصَّبَيُّ بْنُ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَلَوْ ==

Marfat.com

....

== شِئْتُ سَمَّيْتُ الثَّالِثَ۔ وفضائل الصحابة 1\307(417)، و(618)، والقطيعی فی جزء الألف دینار (42)، وابن عساکر فی تاریخ مدینة دمشق 44\205، وابن الاعرابی فی المعجم 57.58(71)۔

حدیث صحیح، وإسناده ضعیف لأنه الصبي بن أشعث السلولي فیه ضعف، لکنه قد توبع فرواه ابن الأعرابی من طریق إسرائیل بن یونس السبیعي عن أبی اسحاق۔

(22) وأخرجه ابن عدی فی الکامل 7\495، من طریق سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبد خَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ خَيْرُ كُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَ خَيْرُ كُمْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَر وَلَوْ شِئْتُ أَخْبَرْتُكُمْ بِالثَّالِثِ قَالَ سَلَمَةُ وَكَأَنَّهُ يَنْحُو نَفْسَهُ. والبزار فی مسنده 3\44(796)، وابن الغطریف فی جزئه 80.81(34)۔

وقال ابن عدی: قَالَ الشَّيْخُ: وَلِمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ غَيْرُ مَا ذَكَرْتُ، وَهو عِنْدِي مِمَّنْ لَيْسَ بِهِ بَأْس. قلت: إسناده لا بأس به، رجاله ثقات غیر وهب بن إسماعیل الأسدي، فهو صدوق۔

(23) وأخرجه عبد الله بن أحمد فی زوائد الفضائل 1\305(410)، و 1\307(415)، من طریق، شَرِيك بْنُ عَبْدِ اللهِ، عن أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُ كُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَأَحْدَثْنَا أَشْيَاءَ يَفْعَلُ اللهُ فِيهَا مَا شَاءَ. والخطیب فی الموضح 2\62(169)، وأبی طاهر السلفی فی السابع عشر من المشیخة البغدادیة (39)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 30\368۔

وقال أبو عبد الرحمن عبد الله حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ مَرَّةً أُخْرَى قثنا شَرِيك، عَنْ أَبِي حَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا إِسْحَاقَ. قلت: رجاله رجال الصحیح غیر أبی حیة عمرو بن عبد الله الهمداني، فهو مقبول، وعبد خیر ثقة۔

(24) وأخرجه ابن أبی عاصم فی السنة 2\572(1208)، من طریق خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ إِنَّا قَوْمٌ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ هَذِهِ

Marfat.com

....

==الدُّنيَا، وفى رواية: وَأَحْدَثْنَا أَحْدَاثًا يَصْنَعُ اللهُ فِيهَا مَا شَاءَ. وأخرجه عبدالله بن أحمد فی زوائد المسند (1031)، وفی الفضائل 1\309 (422)، و(423)، فی السنة (1390)، وابن الأعرابی فی المعجم 2\562 (1101)، وأبو نعيم فی تاريخ أصبهان 1\393، و الخطيب فی تاريخ بغداد 11\127، وابن عساكر فی تاريخ دمشق 30\367، و 44\207 و 44\211، وأبی طاهر السلفی فی السابع عشر من المشيخة البغدادية (21)۔

من طرق عن خالد بن علقمة به۔ حديث صحيح، ور جال ا بن أ بی عا صم معروفون غير إسحاق بن سليمان القلوسي ذكره المزی فی تلاميذ شعيب بن حرب المدائنی۔

وإسناد عبدالله بن أحمد حسن۔

(25) وأخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف 7\433 (37053)، من طريق: عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلع، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: »قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ«، قَالَ: ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسُنَّتِهِ، ثُمَّ قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَنِهِمَا ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ۔ وعبدالله بن أحمد فی زوائد الفضائل 1\101 (72)، الآجری فی الشريعة (1804)۔

حديث حسن، رجاله ثقات غير عبد الملک بن سلع قال الحافظ: صدوق۔

(26) وأخرجه عبدالله بن أحمد فی زوائد الفضائل 1\311 (428)، من طريق وِقَاءِ بْنِ إِيَاسٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: "إِنِّي لَأَعْرِفُ أَخْيَارَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَفَعَلْتُ. وفی السنة 2\589 (1395)۔

إسناده لا بأس به، ورجا له ر جال الصحيح غير و قاء بن ا ياس الأ سدی، فهو مقبول فی المتابعات۔ ==

Marfat.com

....

(27)وأخرجه ابن أبی عاصم فی السنة 2\571(1205)، من طریق عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ. وابن أبی شیبة فی المصنف 6\352(31963)، وعبد اللّٰہ بن أحمد فی زوائد الفضائل 1\318 (439)، و(549)، و(580)، وفی السنة (1396)، وابن الاعرابی فی المعجم 58 (72)، وأبو نعیم فی تثبیت الامامة (56)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 30\372، و44\216۔

حدیث صحیح ورجاله رجال الشیخین غیر عبد اللّٰہ بن سلمة وهو المرادي الکوفي سیئ الحفظ لکنه قدتوبع من جمع کثیر کماتقدم ویأتي.

(28)وأخرجه عبد اللّٰہ بن أحمد فی زوائد الفضائل 1\300(397)، و(398)، من طریق: هَارُونُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ۔ والدولابی فی الکنی 3\1075. 1074 (1885)، والطبرانی فی الکبیر 1\107 (178)، وأبو نعیم فی تثبیت الامامة (69)، وفی فضائل الخلفاء الراشدین (166)، و(167)۔

حدیث صحیح، ورجاله ثقات غیر هارون بن سلیمان الفراء مولی عمرو بن حریث فهو صدوق حسن الحدیث۔

(29)وأخرجه أحمد فی فضائل الصحابة 1\411(635)، من طریق: سُوَيْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ. أبو نعیم فی فضائل الخلفاء الراشدین (165)، و(224)، وابن شاهین فی شرح مذاهب أهل السنة 314(195)، والخطیب فی تاریخ بغداد 14\417۔

حدیث صحیح، رجاله ثقات غیر سوید مولی عمرو بن حریث، فهو مقبول۔

(30)وأخرجه عبد اللّٰہ بن أحمد فی زوائد الفضائل 1\312(429)، من طریق: عَبْدَ==

Marfat.com

....

== الْمَلِكِ بْنَ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْطُبُ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ ثَلَاثَةً، ثُمَّ ذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّالِثَ.

وأخرجه وابن المقرئ فی المعجم 296(957)، وابن عبد البر فی الاستیعاب 3\972۔

حدیث صحیح، رجاله رجال الصحیح غیر موسی بن مسلم الحزامی، فهو ثقة، وقد تبع۔

(31) وأخرجه الدولابی فی الکنی 2\482(873)، من طریق أَبِي الضَّحَّاكِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حُكَيْمَةَ قَالَ: كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَنَقَّصَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَظْهَرَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الشَّتِيمَةَ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ تَنَقَّصَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَظْهَرَ لِعُثْمَانَ الشَّتِيمَةَ فَقَالَ: عَلَيَّ بِهِ. فَقَالَ: مَنْ يَشْهَدُ عَلَى هَذَا؟ قَالَ: فَشَهِدْتُ وَمَنْ كَانَ مَعِي، فَأَمَرَ بِهِ فَدِيسَ ثُمَّ قَالَ: أَخْرِجُوا هَذَا إِلَى السُّوقِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ فَيَعْرِفُونَهُ ثُمَّ أَخْرِجُوهُ فَلَا يُسَاكِنُنِي، ثُمَّ قَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَّيْتُهُ۔ وأخرجه الدارقطنی فی المؤتلف والمختلف، باب حكيمة 2\567، فی سنده عبد الرحمن بن الأصبغ، وأبو حكيمة لم أعرفهما۔)

وقال الذهبی: وقال علي رضي الله عنه: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وعمر. هذا والله العظيم قاله عليّ وهو متواتر عنه، لأنه قاله على منبر الكوفة، فلعن الله الرّافضة مَا أجهلهم. (تاریخ الاسلام للذهبی، ترجمة أبو بكر الصديق 2\60)

وهذا متواتر عَنْ عليّ رضي الله عنه، فقبح الله الرافضة. (تاریخ الاسلام للذهبی، ترجمة عمر بن الخطاب، 2\138)

وقال ابن كثير: وَتَوَاتَرَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثم عمر. (البداية والنهاية 10\303)

Marfat.com

طبرانی معجم اوسط میں صلہ بن زفر سے راوی، جب امیر المؤمنین مولیٰ علی کے سامنے لوگ ابوبکر صدیق کا ذکر کرتے، امیر المؤمنین فرماتے:

"السباق یذکرون! السباق یذکرون! والذی نفسی بیده! ما استبقنا إلی خیر قط إلا سبقنا إلیه أبو بکر [1]".

ابوبکر کا بڑی سبقت والے ذکر کر رہے ہیں کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اُس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر ہم سب پر سبقت لے گئے ہیں۔

حضرت صدیق کے بارے میں حضرت علی کی رائے [2]

ابوالقاسم طلحی وابن ابی عاصم وابن شاہین واللالکائی سب اپنی اپنی کتاب السنہ میں اور عشاری فضائل صدیق اور اصبہانی کتاب الحجہ اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی، امیر المؤمنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انہیں ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے افضل بتاتے ہیں منبر شریف پر تشریف لے گئے حمد وثنائے الٰہی کے بعد فرمایا:

"أَيُّهَا النَّاسُ بَلَغَنِي أَنَّ [اقواما] قَوْمًا يُفَضِّلُونِّي عَلَى أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَعَاقَبْتُ [مِنْهُ] فيه. فَمَنْ سَمِعْتُهُ بَعْدَ [هذا] الْيَوْمِ يَقُولُ هَذَا فَهُوَ مُفْتَرٍ عَلَيْهِ حَدُّ الْمُفْتَرِي. خَيْرُ النَّاسِ كَانَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ. (زاد غير الطلحي) ثُمَّ أَحْدَثْنَا بَعْدَهُمْ أَحْدَاثًا. يَقْضِي۔

---

[1] (أخرجه الطبراني في الأوسط 7\164.165 (7168)، وذكره الهندي في كنز العمال 12\514 (35675)، بسند ضعيف۔

وقال الهيثمي في المجمع 6\46: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُفَضَّلِ الْحَرَّانِيُّ وَلَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.)

[2] ف: مولیٰ علی کی پانچ حدیثیں کہ تفضیلیہ مفتری کذاب ہیں اسی کوڑوں کے مستحق ہیں۔

Marfat.com

اللہُ فِیھَا مَا شَاءَ [1]۔

اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر وعمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا، آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے، اس پر مفتری کی حد آئے گی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر اُن کے بعد ہم سے کچھ نئے اُمور واقع ہوئے کہ خدا اُن میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

امام ابوعمران عبدالبر استیعاب میں حکم بن حجل سے اور امام ابوالحسن دارقطنی سنن میں روایت کرتے ہیں امیر المؤمنین مولا علی فرماتے ہیں:

لا أجد أحدا يفضلني على أبي بكر و عمر، إلا جلدته حد المفتري [2]

---

[1] (أخرجه ابن أبي عاصم في السنة 2\480.479(993)، وابن شاهين في شرح مذاهب أهل السنة 316(198)، واللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة 8\1479 (2678)، والعشاري في فضائل أبي بكر الصديق 63(39)، وقوام السنة في الحجة في بيان المحجة 2\369(327)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 30\370.371، و 44\365.367، وفي فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل 1\336(484)، وابن أبي عاصم في المذكر والتذكير 89.90(18) وأبو نعيم في فضائل الخلفاء الراشدين 140.141 (169)، وابن حزم في المحلى 12\252، والبيهقي في الاعتقاد 361.362، وأبو طاهر السلفي في السابع عشر من المشيخة البغدادية (25)، وعلاء الدين ابن بلبان الفارسي في تحفة الصديق في فضائل أبي بكر الصديق 86 . 87، وذكره في كنز العمال 13\21.22(36143)۔ حديث حسن، رجاله كلهم موثقون۔)

[2] (أخرجه ابن عبد البر في الاستيعاب 3\973، والدارقطني في المؤتلف والمختلف، باب حجل وجحل وحجل 2\807، وعبد الله بن أحمد في زوائد الفضائل 1\83(49)، و

Marfat.com

میں جسے پاؤں گا کہ ابوبکر و عمر پر مجھے تفضیل دیتا ہے اسے مفتری کی حد اسّی کوڑے لگاؤں گا۔

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبداللہ بن کثیر راوی، امیر المؤمنین فرماتے ہیں:

لا یفضلنی أحد علی أبی بکر و عمر إلا جلدته جلدا وجیعا [1]

جو مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہے گا اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔

امام احمد و مسدد مسند اور عدنی مائتین اور ابوعبید کتاب الغریب اور نعیم بن حماد فتن اور خیثمہ بن سلیمان طرابلسی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تلخیص المتشابہ میں راوی، امیر المؤمنین فرماتے ہیں:

"سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ ثُمَّ خَبَطَتْنَا فِتْنَةٌ، وَيَعْفُو اللهُ عَمَّنْ يَشَاءُ، وللخطيب وغيره فَهُوَ مَا شَاءَ

== 1\294(387)، والآجری فی الشریعة (1813)، وابن حزم فی المحلی 12\252، والبیهقی فی الاعتقاد 358، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 44\365، فی سنده ضعف لکن له شواهد کما الآتی۔)

وأخرج ابن عساکر فی تاریخ دمشق 30\383، من طریق شعبة عن حصین بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن أبي لیلی قال قال علي لا أجد أحدا یفضلني علی أبي بکر و عمر إلا جلدته حد المفتري۔

وأخرج ابن عساکر فی تاریخ دمشق 365\44، من طریق الأعمش عن أبي عطیة جابر بن حمید عن علي قال لا أجد رجلا یفضلني علی أبي بکر و عمر إلا جلدته حد المفتري۔

[1] (أخرجه ابن عساکر فی تاریخ دمشق 26\343، وفیه: وسیکون في آخر الزمان قوم ینتحلون محبتنا والتشیع فینا هم شرار عباد الله الذین یشتمون أبا بکر و عمر۔ وإسناده حسن فی المتابعات)

Marfat.com

اللهُ.زادهو فَمَنْ فضلني عَلَى أَبِي بَكْرٍ و عمر رضی الله عنهما فَعَلَيْهِ حَدُّ الْمُفْتَرِي مِنَ الْجَلْدِ وَإِسْقَاطِ الشَّهَادَةِ[1]۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابوبکر اور تیسرے عمر ہوئے، پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسّی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سنی جائے۔

---

[1] (أخرجه أحمد في مسنده (1020)، و (1107)، و (1259)، وابنه في زوائد الفضائل 1\214 (241)، و 1\216 (244)، والحربي في غريب الحديث من طريق مسدد 3\1118.1117، وأبو عبيد في غريب الحديث 3\458، ونعيم بن حماد في الفتن 1\83 (186)، والحاكم في المستدرك 3\71 (4426)، وابن سعد في طبقات الكبرى 6\130، والبخاري في التاريخ الكبير 7\173، وابن أبي عاصم في السنة 2\573 (1209)، وابن حبان في الثقات 7\337، وابن بطة في الابانة 9\465.466، و 468، وأبي محمد المزاحمي في جزئه (مجموع فيه عشرة أجزاء حديثية) 451، وأبو علي الرفاء الهروي في الجزء الثاني من الثاني (مجموع فيه ثلاثة أجزاء حديثية) 107، و النسائي في الإغراب (219)، والبيهقي في الاعتقاد 361، والخطيب في تاريخ بغداد 14\358، وابن عساكر في تاريخ دمشق 30\377، و 378، و 44\218، و 44\219، والمقدسي في المختارة 2\328 (706.707)، من طريق: أَبِي هَاشِمٍ الْقَاسِمِ بْنِ كَثِيرٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ، عَنْ قَيْسٍ الْخَارِفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:۔۔۔الخ۔

حديث حسن، و رجاله ثقات غير قيس بن سعد الخارفي، فهو صدوق حسن الحديث۔

(1) وأخرجه أبو الشيخ في طبقات المحدثين بأصبهان 3\384، وأبو بكر الأصبهاني في جزء فيه أحاديث ابن حيان (108)، من طريق: أَبِي الْجَحَّافِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ وَأَبِي = =

Marfat.com

= = هَاشِمٍ، عَنْ قَيْسٍ الْخَازِمِيّ، قال: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَبَقَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثني أَبو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، وَ كُلَّمَا خَبَطَتْنَا فِتْنَةٌ فَهِيَ مَا شَاءَ اللهُ۔ حديث حسن، رجاله ثقات غير داود بن أبي عوف التميمي كان من غلاة الشيعة فقد توبع۔

(2) وأخرجه أحمد فی فضائل الصحابة 1\387(586)، والخطيب فی تاريخ بغداد 13\59، وفی المتفق والمفترق 3\1773، وابن عساكر فی تاريخ دمشق 30\378، و 44\219، من طريق: الْقَاسِمِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ الْخَارِفِيّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطَتْنَا فِتْنَةٌ فَمَا شَاءَ اللهُ. إسناده ضعيف لأنه فيه الليث بن أبي سليم القرشي، وخالفه سفيان الثوری عن أبی هاشم عن قيس الخارفی عن علی كما تقدم، لكن رواه عن علی رضی الله تعالی عنه بطرق الآتی۔

(3) وأخرجه الخطيب فی المتفق والمفترق 3\1772، و من طريق: ليث بن أبي سليم عن قيس بن سعد الخارفي عن علي قال سبق رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلى أبو بكر وثلث عمر وخبطتنا فتنة فما شاء الله۔

(4) وأخرجه ابن عساكر فی تاريخ دمشق 44\218، من طريق: أبي هاشم بياع السابري عن عبد خير قال قال علي سبق رسول الله (صلى الله عليه وسلم) وصلى أبو بكر وثلث عمر ثم خطبتنا فتنة فهو ما شاء الله۔

(5) وأخرجه عبد الله بن أحمد فی زوائد الفضائل 1\214(242)، وابن أبی خيثمة فی التاريخ الكبير 1\161(362)، والمحاملی فی الأمالی (رواية ابن مهدی الفارسی) 49 (73)، وأبو نعيم فی الحلية 5\74، وابن عساكر فی تاريخ دمشق 30\378.379، و 44\217، من طريق: أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطَتْنَا فِتْنَةٌ، أَوْ أَصَابَتْنَا فِتْنَةٌ، يَعْفُو اللهُ عَمَّنْ يَشَاءُ. =

Marfat.com

(6)وأخرجه الطبرانی فی الأوسط 2\177.178(1639) من طريق أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ ثُمَّ خَبَطَتْنَا فِتْنَةٌ فَمَا شَاءَ اللهُ۔

وقال الهيثمی فی المجمع 9\54: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ.

(7)وأخرجه أحمد فی مسنده (1256)، وابنه فی زوائد الفضائل 1\215(243)، و الخطيب فی الموضح 1\199، والمقدسی فی المختارة 2\95، عن عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ، قَالَ: خَطَبَ رَجُلٌ يَوْمَ الْبَصْرَةِ، حِينَ ظَهَرَ عَلِيٌّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: هَذَا الْخَطِيبُ الشَّحْشَحُ سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ ثُمَّ خَبَطَتْنَا فِتْنَةٌ بَعْدَهُمْ يَصْنَعُ اللهُ فِيهَا مَا شَاءَ۔

(8)وأخرجه الآجری فی الشريعة (1821)، من طريق: الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَنَّى أَبُو بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ، مَعْنَاهُ سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَضْلِ، وَثَنَّى أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ بِالْفَضْلِ، وَثَلَّثَ عُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ بِالْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

(9)وأخرجه الخطيب فی تلخيص المتشابه فی الرسم 1\353، من طريق: الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُولُ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، وَلا أُوتَى بِرَجُلٍ يُصَلِّي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلا جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي، وَطَرْحِ الشَّهَادَةِ۔ والثعلبی فی تفسيره 9\236۔

(10)وأخرجه الخطيب فی تلخيص المتشابه 1\353.354: الْأَعْمَشُ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، هَذَا آخِرُ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ: وَقَالَ: مِنْهُ فَهُوَ مَا شَاءَ اللهُ، فَمَنْ يُصَلِّي عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَعَلَيْهِ حَدُّ الْمُفْتَرِي مِنَ الْجَلْدِ وَإِسْقَاطِ الشَّهَادَةِ۔

Marfat.com

ابوطالب عشاری بطریق الحسن بن کثیر عن ابیہ راوی،
ایک شخص نے امیر المؤمنین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ "خیر الناس" ہیں۔
فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ کہا نہ۔ فرمایا: ابوبکر کو دیکھا؟ کہا: نہ فرمایا: عمر کو دیکھا؟ کہا: نہ، فرمایا:

"أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ إِنَّكَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَتَلْتُكَ وَلَوْ قُلْتَ رَأَيْتَ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ لَجَلَدْتُكَ [1]".

سن لے اگر تو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دیکھنے کے بعد خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اقرار کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابوبکر وعمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔
ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، امیر المؤمنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے فرمایا:

"لا يفضلني أحد على أبي بكر وعمر إلا وقد أنكر حقي وحق أصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم [2]".

جو مجھے ابوبکر وعمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔

---

[1] (أخرجه أبو طالب الحربي محمد بن علي ابن العشاري في فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، 66(42)، في سنده بهلول بن عبيد الكندي فهو متروك الحديث)۔

[2] (أخرجه أبو طاهر المخلص في الجزء الحادي عشر من الفوائد المنتقاة الحسان (المخلصيات) 3\365 3(2 7 2 9)، ومن طريقه ابن عساكر في تاريخ دمشق 44\377.378، سنده ضعيف جدا)

Marfat.com

حضرات شیخین اوّلین جنتی ہیں

ابوطالب عشاری اور اصبہانی کتاب الحجہ میں عبد خیر سے راوی،
میں نے امیر المؤمنین مولیٰ علی سے عرض کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا: ابوبکر وعمر۔ میں نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے؟ فرمایا:

"أي والذي فلق الحبة وبرأ النسمة! إنهما ليأكلان من ثمارها ويرويان من مائها ويتكئان على فراشها وانا موقوف... بالحساب[1]".

ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے، اُس کے پانی سے سیراب ہوں گے، اُس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

خیر النّاس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوذر ہروی و دارقطنی وغیرہما حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی میں نے امیر المؤمنین سے عرض کی:

"يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَهْلًا يَا أَبَا جُحَيْفَةَ؛ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبُو بَكْرٍ

---

[1] (أخرجه أبو طالب الحربى محمد بن على ابن العشارى فى فضائل أبى بكر الصديق رضى الله عنه، 67(43)، وفي إسناده عمار بن مطر، قال أبو حاتم فيه: "كان يكذب". وأخرجه العقيلي فى الضعفاء الكبير 1\130، والدولابى فى الكنى 1\367(654)، وقوام السنة الأصبهانى فى الحجة فى بيان المحجة 2\369.370(328)، وابن عساكر فى تاريخ دمشق 44\159، وقال العقيلي: أَصْبَغُ أَبُو بَكْرٍ الشَّيْبَانِيُّ مَجْهُولٌ، وَحَدِيثُهُ غَيْرُ مَحْفُوظٍ۔ وَأَوردهُ ابنُ الْجَوْزِيّ فِي الواهيات۔)

Marfat.com

وَعُمَرُ [1]"۔

یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرمایا: ٹھہر وا ے ابوجحیفہ! کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ کون ہے؟

فرمایا: اے ابوجحیفہ! خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالی عنہما) ہیں۔

افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابونعیم حلیہ اور ابن شاہین کتاب السنہ اور ابن عساکر تاریخ میں عمرو بن حریث سے راوی ہیں نے امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر فرماتے سنا:

"إِنَّ أَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانَ۔ وفی لفظ: ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ [2]"۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابوبکر وعمر وعثمان ہیں، اور بالفاظ دیگر پھر عمر پھر عثمان۔

---

[1] (أخرجه الطبرانی فی الأوسط 4\182 (3020)، والآجری فی الشریعة (1812)، و (2036)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 30\356، و 44\201، وذکره الهندی فی کنز العمال 13\21 (36141) وعزاه إلى الصابوني في المائتين، طس، کر)

وقال الهیثمی فی المجمع 9\53: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

[2] (أخرجه أبو نعیم فی الحلیة 8\358، وابن شاهین فی شرح مذاهب أهل السنة 315 (196) [فیه: خیر الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم۔۔۔الخ۔] وأبو سعد الهروی المالینی فی الأربعین فی شیوخ الصوفیة 155، وذکره الهندی فی کنز العمال 13\231 (36696) وعزاه إلى حل، ابن شاهین فی السنة، کر، وقد تقدم تخریجه)

Marfat.com

مولود ازکٰی فی الاسلام

ابن عساکر بطریق سعد ابن طریف اصبغ بن نباتہ سے راوی، فرمایا:

" قلت لعلی یا أمیر المؤمنین من خیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ؟قال أبو بکر ،قلت: ثم من ؟ قال [ثم] عمر قلت: ثم من ؟ قال: ثم عثمان۔ قلت: ثم من ؟ قال: أنا، رأیت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بعینی ھاتین وإلا فعمیتا وبأذنی ھاتین وإلا فصمتا ،یقول ما ولد فی الإسلام مولود أزکی ولا أطھر ولا أفضل من أبی بکر ثم عمر [1] "۔

میں نے مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المؤمنین ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ میں نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: عمر، کہا پھر کون؟ فرمایا: عثمان، کہا: پھر کون؟ فرمایا: میں، میں نے ان آنکھوں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیں اور ان کانوں سے فرماتے سنا ورنہ بہرے ہو جائیں حضور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہ ہوا جو ابوبکر پھر عمر سے زیادہ پاکیزہ زیادہ فضیلت والا ہو۔

ابو طالب عشاری فضائل الصدیق میں راوی، امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

" وَھَلْ أَنَا إِلا حَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ [2] "۔

---

[1] (أخرجه ابن عساکر فی تاریخ دمشق 44\196، وذکره الهندی فی کنز العمال 13\244 (36732)، فی سنده محمد بن مسلم المكي وعلي بن الحسين بن سوادة فهما مجهولان وأصبغ بن نباتة التميمي متهم بالكذب)

[2] (أخرجه أبو طالب الحربی محمد بن علی ابن العشاری فی فضائل أبی بکر الصدیق رضی الله عنه، 51(29)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 30\383)

Marfat.com

"میں کون ہوں مگر ابوبکر کی نیکیوں سے ایک نیکی"۔

سیدنا صدیق کی سبقت کی چار وجوہات

خیثمہ طرابلسی وابن عساکر ابوالزناد سے راوی،

ایک شخص نے مولیٰ علی سے عرض کی: یاامیر المؤمنین! کیابات ہوئی کہ مہاجرین وانصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام وسوابق پیشتر۔

فرمایا: اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کردیتا، افسوس تجھ پر، ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے، افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں انہیں کا حصہ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لئے انہیں کو مقدم فرمایا:

"ویحك إن الله ذم الناس کلهم ومدح أبا بکر فقال: " إلا تنصروه فقد نصره الله". (الآیة)[1] "

افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور ابوبکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے" اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔

حضرت صدیق کا تقدم

خطیب بغدادی وابن عساکر اور دیلمی مسند الفردوس اور عشاری فضائل الصدیق میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] (أخرجه ابن عساکر فی تاریخ دمشق من طریق خیثمة بن سلیمان الطرابلسی 30\291، وذکره الهندی فی کنز العمال 12\514 (35676)، وعزاه إلیهما)

Marfat.com

سَأَلْتُ اللهَ ثَلاثًا أَنْ يُقَدِّمَكَ. فَأَبَى عَلَيَّ إِلا تَقْدِيمَ أَبِي بَكْرٍ [1]
اے علی! میں نے اللہ عز وجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھنا۔

حضرت علی کی مدح افراط و تفریط کا شکار

عبداللہ بن احمد زوائد مسند میں، اور ابویعلیٰ و دورقی و حاکم و ابن ابی عاصم و ابن شاہین امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا:

"دعاني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: يا علي! إن فيك من عيسى مثلا أبغضته اليهود حتى بهتوا أمه وأحبته النصارى حتى أنزلوه بالمنزلة التي ليس بها. وقال علي: ألا! وإني يهلك في رجلان محب مطر لي يفرطني بما ليس في ومبغض مفتر يحمله شنآني على أن يبهتني. ألا! وإني لست بنبي ولا يوحى إلي ،ولكني أعمل بكتاب الله وسنة نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم ما استطعت. فما أمرتكم به من طاعة الله فحق عليكم طاعتي

---

[1] (أخرجه أبو طالب الحربي محمد بن علي ابن العشاري في فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه 30(10)، ومن طريقه الدارقطني في الافراد كما قال في اللالئ المصنوعة 1\299، ومن طريقه الخطيب في تاريخ بغداد 11\213، ومن طريقه ابن عساكر في تاريخ دمشق 45\322 ، والديلمي في الفردوس 5\316(8302)، وذكره ابن الجوزي في العلل المتناهية 1\183: وقال: هَذَا لايَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَيَحْيَى مَجْهُولانِ.

قلت : في سنده علي بن الحسن الكلبي ، قال الذهبي في الميزان 3\122 :عن يحيى بن الضريس بخبر باطل، لعل هو آفته. وعمر بن محمد بن الحكم النسائي، قال الخطيب : وَكَانَ صَاحِبَ أَخْبَارٍ، وَحِكَايَاتٍ وَأَشْعَارٍ.)

Marfat.com

فيما أحببتم أو كرهتم،وما أمرتكم بمعصية أنا وغيري فلا طاعة لأحد في معصية الله،إنما الطاعة في المعروف[1].

مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا: اے علی! تجھ میں ایک کہاوت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ہے، یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصارٰی ان کے دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا، مولا علی فرماتے ہیں سن لو میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں، اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے، سن لو میں نہ تو نبی ہوں نہ مجھ پر وحی آتی ہے تو جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو میں جب تمہیں اطاعت الٰہی کا حکم دوں تو میری فرمانبرداری تم پر لازم ہے چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار، اور اگر معصیت کا حکم دوں میں یا کوئی، تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

---

[1] (أخرجه عبدالله بن أحمد في زوائد المسند (1376)، و (1377)، وفي زوائد الفضائل 2\639(1087)، و2\713(1221)، و (1222)، وفي السنة 2\543.544(1262) و (1263)، وأبو يعلى في مسنده 1\406(534)، ودورقي، والحاكم في المستدرك 3\132(4622)، وابن أبي عاصم في السنة 2\484(1004)، وابن شاهين في شرح مذاهب أهل السنة 166.167(119)، والنسائي في السنن الكبرى 7\446(8434)، والبلاذري في الأنساب 2\362، وابن الأعرابي في المعجم 2\765.766(1550)، و أبو نعيم في فضائل الخلفاء الراشدين (54)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 42\293.296، كلهم من طريق الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ۔۔۔الخ، مطولا و مختصرا۔

Marfat.com

==وقال الهيثمي في المجمع 9\133:رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ وَالْبَزَّارُ بِاخْتِصَارٍ، وَأَبُو يَعْلَى أَتَمَّ مِنْهُ، وَفِي إِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي يَعْلَى الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَفِي إِسْنَادِ الْبَزَّارِ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ. وقال ابن الجوزى فى العلل 1\224:هَذَا حَدِيثٌ لا يَصِحُّ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَلَيْسَ بِشَيْءٍ وقال أبو داؤد مُنْكَرُ الْحَدِيثِ. قال الحاكم: "صحيح الإسناد ولم يخرجاه"، فقال الذهبي "قلت: الحكم وهاه ابن معين"۔ وقال ابن الجزرى في مناقب الأسد الغالب 30: حديث حسن رواه الحاكم في صحيحه وقال صحيح الإسناد ولم يخرجاه. وانظر : المرقاة المفاتيح كِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ۔ وقال: أحمد شاكر :إسناده حسن۔

قلت :ورواه البزار في مسنده (758)، من طريق محمد بن كثير القرشي، الكوفي، أبو إسحاق قال: ثنا الحارث بن حصيرة الأزدي به، وهو ضعيف۔

وقد تابعه عند ابن عساكر في تاريخ دمشق (42\296) صباح بن يحيى المزني فهو ضعيف أيضا، لكن مدار على الحارث بن حَصيرة الأزدى، صدوق يخطىء، ورمي بالرفض قاله الحافظ۔ فالحديث ضعيف بالنظر إلى كل طريق لكن بالنظر إلى الطرق معًا يرتقي إلى رتبة الحسن لغيره، والله أعلم

(1)وأخرج ابن الجعد في مسنده (122)، من طريق شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: "يَهْلِكُ فِيَّ اثْنَانِ: عَدُوٌّ مُبْغِضٌ، وَمُحِبٌّ مُفْرِطٌ"۔ وابن أبي عاصم في السنة (986)، والآجرى في الشريعة (2034)، وأبو بكر الخلال في السنة (362)، و (797)۔

(2)وابن الأعرابي في المعجم 2\702(1422)، من طريق الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ ۔ و (1552)، والخرائطي في الاعتلال (372)، وأبو بكر الخلال في السنة (790)۔==

Marfat.com

....

== (3)والشاشی فی مسنده 3\424و من طریق الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرَّةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: "يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ"۔

(4)وابن أبی عاصم فی السنة 2\476(983)، من طریق شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِيَّ، وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي۔ وابن أبی شیبة فی المصنف 6\374(32133)، وعبد الله بن أحمد فی زوائد الفضائل (952)، وفی السنة (1338)، والآجری فی الشریعة (2035)، وابن الأعرابی فی المعجم 2\762(1541.1542)۔

(5)وابن أبی عاصم فی السنة 2\476(984)، من طریق حَمَّادِ بْنِ نَجِيحٍ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي جَبْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُفْرِطٌ فِي حُبِّي، وَمُفْرِطٌ فِي بُغْضِي وابن أبی شیبة فی المصنف 6\374(32134)

(6)وابن أبی عاصم فی السنة 2\477(987)، من طریق حُسَيْنُ بْنُ عُقَيْلٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ بَجْدَانَ، قَالَتْ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا بِنْتَ بَجْدَانَ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ۔

(7)وابن أبی شیبة فی المصنف 6\374(32136)، من طریق نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: "يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُفْرِطٌ فِي حُبِّي وَمُفْرِطٌ فِي بُغْضِي"۔ ومن طریقه اللالکائی فی شرح أصول اعتقاد أهل السنة 8\1480(2680)، وعبد الله بن أحمد فی زوائد الفضائل (964)، وفی السنة(1339)

(8)وعبد الله بن أحمد فی زوائد الفضائل (1025)، من طریق وَكِيعٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَثَلِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، أَحَبَّتْهُ طَائِفَةٌ، وَأَفْرَطَتْ فِي حُبِّهِ فَهَلَكَتْ، وَأَبْغَضَتْهُ طَائِفَةٌ، وَأَفْرَطَتْ فِي بُغْضِهِ فَهَلَكَتْ، وَأَحَبَّتْهُ طَائِفَةٌ فَاقْتَصَدَتْ فِي حُبِّهِ فَنَجَتْ. وفی السنة(1344)۔==

Marfat.com

افضل الایمان

ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے راوی، فرمایا:

"قلت لمُحَمد ابْن الْحَنَفِيَّة هَل كَانَ أَبُو بكر أول الْقَوْم إسلاماً قَالَ لَا قلت فَبِمَ علا أَبُو بكر وَسبق حَتَّى لَا يذكر أحد غير أبي بكر قَالَ لِأَنَّهُ كَانَ أفضلَهم إسلاماً حِين أسلم حَتَّى لحق بربه [1] ".

میں نے امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے، فرمایا: نہ۔

میں نے کہا: پھر کس وجہ سے ابوبکر سب پر بلند وسابق ہوئے کہ اُن کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا، فرمایا: اس لئے کہ وہ جب سے مسلمان ہوئے اور جب تک اپنے رب عزوجل کے پاس گئے اُن کا ایمان سب سے افضل رہا۔

---

(9) وعبد الله بن أحمد في السنة 2\570 (1337)، من طريق عَمرِو بنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَوْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ سَلَمَةَ، شَكَّ الْأَعْمَشُ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ۔ وفي زوائد الفضائل (951)

(10) وأيضا (1147)، من طريق عَطَاءِ بنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْتَرِي.

(11) وأحمد بن منيع في مسنده كما في المطالب (3940)، من طريق ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: "هَلَكَ فِي رَجُلَانِ مُحِبٌّ مفرط، ومبغض مفتري".

[1] (أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 30\46، وذكره السيوطي في تاريخ الخلفاء 34، وعزاه إلى ابن أبي شيبة وابن عساكر، ورجاله كلهم ثقات)

Marfat.com

شیخین کی افضلیت

امام دارقطنی جندب اسدی سے راوی،

"ان مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ أَتَاهُ قَوْمٌ مِن أهل الْكُوفَةِ وَالْجَزِيرَةِ، فَسَأَلُوهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: انْظُرْ إِلَى أهل بلادك يَسْأَلُونِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، لَهُمَا أَفْضَلُ عِنْدِي مِنْ عَلِيٍّ" [۱]

یعنی امام نفس زکیہ محمد بن عبداللہ محض ابن امام حسن مثنٰی ابن امام حسن مجتبٰی ابن مولٰی علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجوھہم کے پاس اہل کوفہ وجزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما کے بارے میں سوال کیا، امام نے میری طرف التفات کر کے فرمایا: اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر وعمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

رافضی اور خارجی نظریات

حافظ عمر بن شبہ سیدنا امام زید شہید ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن مولا علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، انہوں نے رافضیوں سے فرمایا:

"انطلقتِ الْخَوَارِج فبرئت مِمَّن دون أبي بكر وَعمر وَلم يستطيعوا أَن يَقُولُوا فيهمَا شَيْئا وانطلقتم أَنْتُم فطفرتم فَوق ذَلِك فبرئتم مِنْهُمَا فَمن بَقِي فوَاللهِ مَا بَقِي أحد إِلَّا برئتم مِنْهُ [۲]"۔

---

[۱] (أخرجه الدارقطني في فضائل الصحابة 79 (52)، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة 1454 (2627)، من طريق إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، قَالَ: نا حَبِيبٌ الْأَسَدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ۔۔۔ الخ۔

[۲] (أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 19\462.463، وابن العديم في بغية الطلب في تاريخ الحلب، في ترجمته، في إسناده عبد الرحمن بن دبيس الملائي فهو مجهول)

Marfat.com

خارجیوں نے چل کر تو انہیں سے برأت کی جو ابوبکر و عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مگر ابوبکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے، اور اے رافضیو! تم نے ان سے اوپر جست کی کہ خود ابوبکر و عمر سے برأت کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تبرا نہ کیا۔

رافضی کی سزا

دارقطنی فضیل بن مرزوق سے راوی، فرمایا:

"قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ تعالی عنہم ، أَفِيكُمْ إِمَامٌ تُفْتَرَضُ طَاعَتُهُ تَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَهُ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ ذَلِكَ لَهُ فَمَاتَ مات مِيتَةً جَاهِلِيَّةً؟ . فَقَالَ: لَا وَاللهِ مَا ذَاكَ فِينَا. مَنْ قَالَ هذا فَهُوَ كَاذِبٌ. فَقُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ هَذِهِ الْمَنْزِلَةَ كَانَتْ لِعَلِيٍّ، ثُمَّ لِلْحَسَنِ، ثُمَّ لِلْحُسَيْنِ قال: قَاتَلَهُمُ اللهُ، وَيْلَهُمْ مَا هَذَا مِنَ الدِّينِ، وَاللهِ مَا هَؤُلَاءِ إِلَّا مُتَأَكِّلِينَ بِنَا. [1] هذا مختصر"۔

میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہچانتے ہیں جو اسے بے پہچانے مرجائے جاہلیت کی موت مرے، فرمایا: خدا کی قسم! ہم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جھوٹا ہے۔

میں نے کہا رافضی تو کہتے ہیں یہ مرتبہ مولا علی کا تھا، پھر امام حسن پھر امام حسین کو ملا۔ فرمایا: اللہ رافضیوں کو قتل کرے خرابی ہو اُن کے لئے یہ کیا دین ہے، خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر ہمارا نام لے کر دُنیا کمانے والے والعیاذ باللہ عزوجل۔

---

[1] (أخرجه الدار قطني في فضائل الصحابة 83.84 (59)، مطولا۔ في سنده سري بن عاصم بن سهل أبو سهل فهو متروك الحديث)

Marfat.com

نصوص ختم نبوت

یہاں تک سو (100) احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے، پھر خیال آیا کہ ذکر پاک امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے دس حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولٰی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدد حاصل ہوں، نظر کروں تو فیضان روح مبارک امیر المؤمنین سے تذییلات میں دس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تذییل بعد حدیث ۲۵ یک و بعد ۳۹ سہ و بعد ۴۲ یک و بعد ۴۸ و ۵۸ دو دو و بعد ۶۲ یک یہ مقصود تو یوں حاصل تھا مگر از انجا کہ وضع رسالہ نصوص ختم نبوت میں ہے اور 81 سے 100 تک بیس حدیثیں اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہٰذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب نظر آیا کہ خود اصل مرام پر سو حدیثوں کا عدد کامل اور اصل مرویات ایک سو ۱۲۰ ہو کر تین چہل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

ارشاداتِ انبیاء وعلمائے کتب سابقہ

حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "بیشک اللہ عزوجل روز قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے:

" دَعَوْتُهُمْ يَا رَبِّ دُعَاءً فَاشِيًا فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ أُمَّةً بَعْدَ أُمَّةٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى خَاتَمِ آخر النَّبِيِّينَ أَحْمَدَ فَانْتَسَخَهُ وَقَرَأَهُ وَآمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ "۔

الٰہی! میں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی، یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی، اُنہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اُس پر ایمان لائے اور اُس کی تصدیق فرمائی۔ حق سبحانہ وتعالٰی

Marfat.com

فرمائے گا: احمد واُمتِ احمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بلاؤ۔

"فَيَأْتِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ [1]"۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضور کی امت حاضر آئینگے یوں کہ ان کے نوران کے آگے جولان کرتے ہوں گے۔ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے شہادت ادا کریں گے، الحدیث وقد اختصرناہ (ہم نے حدیث کو اختصاراً نقل کیا ہے)

دار قطنی غرائب امام مالک اور بیہقی دلائل اور خطیب رواۃ مالک میں بطریق عدیدہ عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما، [2]

اور ابن ابی الدنیا، اور بیہقی وابونعیم دلائل میں بطریق ابن لہیعہ عن مالک بن الازہر عن، نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما، [3]

اور ابونعیم دلائل میں من طریق یحیٰی بن ابراہیم بن ابی قتیلۃ عن بن اسلم عن ابیہ اسلم مولی عمر رضی اللہ تعالی عنہ، [4]

---

[1] (أخرجه الحاكم في المستدرك، ذكر نوح النبي، 2\597(4012)، وقال الذهبي في تلخيصه: إسناده واه)

[2] (أخرجه اللالكائي في كرامات الأولياء (80)، وأبو الليث السمرقندي في تنبيه الغافلين، باب علامة الساعة 581.582، وأبو نعيم في الدلائل (54)، والبيهقي في الدلائل 5\425.427، و الخطيب في تاريخ بغداد 10\254.255، وابن عساكر في مدح التواضح (23)،

[3] (أخرجه ابن أبي الدنيا في الهواتف 33.35(17)، والبيهقي في الدلائل 5\427.428 وقال البيهقي: هَذَا الْحَدِيثُ بِهَذَا الإِسْنَادِ أَشْبَهُ وَهُوَ ضَعِيفٌ بِمَرَّةٍ، وَاللهُ أَعْلَمُ۔

[4] ذكره الحافظ في الاصابة 2\525، في ترجمة: زريب، وقال: لكن في إسناده النضر بن

Marfat.com

اور معاذ بن المثنی زوائد مسند مسدد میں بطریق منتصر بن دینار عن عبداللہ بن ابی الھذیل، [1]

اور بروجہ آخر واقدی مغازی میں عن عبدالعزیز بن عمر بن جعونۃ بن نضلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، [2]

اور ابن جریر تاریخ اور باوردی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عبداللہ بن معروف عن ابی عبدالرحمن الانصاری عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب، [3]

اور ابن ابی الدنیا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی [4]

==سلمة شاذان، وهو متروك۔۔۔وله طريق أخرى۔

[1] (أخرجه معاذ بن المثنى راوى مسند مسدد كما فى المطالب (4507)، وقال الحافظ: هَذَا مَوْقُوف غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، ما رأيت بِطُولِهِ إِلَّا بِهَذَا الإسناد. وقال البوصيرى فى الاتحاف، تحت الرقم (7436):(رَوَاهُ مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُسَدَّدٍ) مَوْقُوفًا بِسَنَدٍ فِيهِ مُنْتَصِرُ بْنُ دِينَارٍ مَا عَلِمْتُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ، وَبَاقِي رُوَاةِ الْإِسْنَادِ ثِقَاتٌ.

[2] (أخرجه ابن عساكر فى تاريخ دمشق 52\379.380، من طريق إبراهيم بن يحيى بن عبد الله الطفري حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن خارجة الرقي قال قال جعونة بن نضلة ۔۔۔الخ۔

[3] ذكره الحافظ فى الاصابة 1\595 وعزاه إلى ابن جرير فى التاريخ والباوردى فى الصحابة۔ وقال: وهذا الإسناد ضعيف۔

وأخرجه ابن عدى فى الكامل 6\509 في ترجمة عَبد العزيز بْن أبي رواد واسم أبي رواد ميمون، من طريق عَبد اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِمِصْرَ، حَدَّثنا عَبد الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّاد، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَر رضى الله عنهما۔

[4] (أخرجه ابن أبى الدنيا فى الهواتف (18)

Marfat.com

وهذا حديث معاذ و فيه صريح النص علی مرادنا و ما زدنا من الطريق الاول ادر نا حوله هلالين۔

"یہ حدیث معاذ کی ہے اور اس میں صریح نص ہے ہماری مراد پر، اور پہلے طریقہ سے ہم جو زیادتی کریں گے وہ ہلالین میں ہے"۔

زریب بن برثملا کی شہادت

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لئے بھیجا، یہ قیدی اور غنیمتیں لے آتے تھے، ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، نضلہ نے اذان کہی، جب کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر، پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے:

"كَبَّرْتَ كَبِيرًا يَا نَضْلَةُ"۔

تم نے کبیر کی بڑائی کی اے نضلہ!، جب کہا: "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ"، جواب آیا:

"أَخْلَصْتَ يَا نَضْلَةُ إِخْلَاصًا نضلة !"

تم نے خالص توحید کی، جب کہا: "اشھد ان محمدا رسول اللہ"، آواز آئی

" نَبِيٌّ بُعِثَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، هو النذير وَهُوَ الَّذِي بَشَّرَنَا بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَعَلَى رَأْسِ أُمَّتِهِ تَقُومُ السَّاعَةُ "۔

یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے اُن کے بعد کوئی نبی نہیں، یہی ڈر سنانے والے، یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی اُنہیں کی اُمت کے سر پر قیامت قائم ہوگی۔ جب کہا: "حی علی الصلوٰۃ"، جواب آیا:

"فريضة فرضت[1] (طوبى لمن مشى إليها وواظب عليها)"

---

[1] (هكذا فى السابع وفى الطريق الثانى عند البيهقى فى الصلوٰة قال كلمة مقبولة وفى الفلاح قال البقاء لامة احمد صلى الله تعالى عليه وسلم، وعكس ابن ابى الدنيا فذ كر

Marfat.com

نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی وشادمانی اُس کے لئے جواُس کی طرف چلے اوراُس کی پابندی رکھے، جب کہا:"حی علی الفلاح"، آواز آئی:

"أَفْلَحَ مَنْ أَتَاهَا وَوَاظَبَ عَلَيْهَا (أفلح من أجاب محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم "[1]

مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اوراُس پر مداومت کی، مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اطاعت کی، جب کہا:"قد قامت الصلوٰۃ"، جواب آیا:

"الْبَقَاءُ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رؤوسها تَقُومُ السَّاعَةُ" بقا ہے اُمت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے اوراُنہیں کے سروں پر قیامت ہوگی (جب کہا:"اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ"، آواز آئی:

"أخلصت الإخلاص كله يا نضلة فحرم الله بها جسدك على النار "[2]

اے نضلہ! تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالی نے اس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرمادیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے! ہم نے تمہاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہوکر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل

==فی الصلوٰۃ البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فی الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۲ منہ۔ "ساتویں طریقہ میں یوں ہے اوردوسرے طریقہ میں بیہقی کے ہاں یوں ہے، حی علی الصلوٰۃ پر کہا، یہ مقبول کلمہ ہے، اورحی علی الفلاح پر کہا اس میں امت محمدیہ کے لئے بقاء ہے اورابن ابی الدنیا نے اس کا عکس بیان کیا کہ پہلے میں امت محمدیہ کی بقاء اوردوسرے میں مقبول کلمہ کہا"۔

[1] (زاد الخطیب وھو البقاء لامتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ(م)
"خطیب نے یوں زیادہ کہا، یہ امتِ محمدیہ کی بقاہے"۔

[2] (انظر: ذكر من له الآيات ومن تكلم بعد الموت (ق 11)، ومن حديث أبى محمد ابن الفاكهانى (ق 21)، وكنز العمال (35365)، والرياض النضرة 2\329.330)

Marfat.com

اور اُس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور امیر المؤمنین عمر) کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سپید مو، دراز ریش، سر ایک چکی کے برابر، سپید اُون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے، اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا، اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں زریب بن برثملا ہوں بندہ صالح عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وصی ہوں اُنہوں نے میرے لئے دُعا فرمائی تھی کہ میں اُن کے نزول تک باقی رہوں۔

(زاد فی الطریق الثانی) (دوسرے طریقہ میں یہ زائد ہے۔) پھر اُن سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا۔ اس پر وہ بزرگ بشدت روئے، پھر کہا اُن کے بعد کون ہوا؟ کہا ابوبکر۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر۔ کہا امیر المؤمنین عمر سے میرا اسلام کہو، اور کہا کہ ثبات وسداد و آسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آ لگا ہے، پھر علاماتِ قربِ قیامت اور بہت کلماتِ وعظ و حکمت کہے اور غائب ہو گئے۔

جب امیر المؤمنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جایئے (اور وہ ملیں تو انہیں میرا اسلام کہئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے) سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ) اس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا۔ آخر واپس آئے۔

شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں

طبرانی معجم کبیر میں سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعوٰی کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لو گے؟ میں نے کہا ہاں، وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں

Marfat.com

تصاویر تھیں، وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا: کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے، وہ کتابی بولا:

"إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا كَانَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ إِلَّا هٰذَا، فَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَهٰذَا الْخَلِيفَةُ بَعْدَهُ" [1]

بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔ اسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی۔

بادشاہ روم کے دربار میں ذکر مصطفی

تذییل اوّل:

ابن عساکر بطریق قاضی معافی بن زکریا حضرت عبادہ بن صامت، اور بیہقی و ابو نعیم بطریق حضرت ابو امامہ باہلی حضرت ہشام بن عاص سے راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، جب

---

[1] (أخرجه الطبراني في الكبير 2\125 (1537)، وفي الأوسط 8\149.148 (8231)، وقال الهيثمي في المجمع 8\234: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مَنْ لَمْ أَعْرِفْهُمْ. قلت: رجاله موثقون غير أم عثمان بنت سعيد المكية۔

وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير 1\179، وذكر عنه قوام السنة في الدلائل 95.94 (79)، والبيهقي في الدلائل 1\385، فيه: فرأيتُ النَّبِيَّ صلى اللهُ عَلَيه وسلم، قَالَ: هُوَ هذا؟ قلت: نعم، قَالَ: أَنَّهُ لم يكن نَبِيٌّ إلا كَانَ بعده نَبِيٌّ، إلا هذا النَّبِيُّ.

فرواه الآجري في الشريعة (983)، وأبو نعيم في الدلائل (12)، والبيهقي في الدلائل 1\385.384، بنحوه ليس فيهم: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ، إِلَّا كَانَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ إِلَّا هٰذَا، فَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ۔

Marfat.com

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکے میں کھجور، اس نے کہلا بھیجا یہ تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے ارا کین دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہنس کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟

ہم نے کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا؟ ہم نے کہا ہاں، کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا سچی بات خوب ہوتی ہے سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی۔

ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہوا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے) [1]

---

[1] (أخرجه المعافى بن زكريا في الجليس الصالح الكافي والأنيس الناصح الشافعي، المجلس الثَّانِي وَالثَّمَانُونَ، 617.614، ومن طريقه ابن عساكر في تاريخ دمشق 40\154.155، من حديث عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

"وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ"۔ [1]
اگر ہم فرشتے کو نبی بناتے تو مرد ہی بناتے اور اس کو وہی لباس پہناتے جو مرد لوگ پہنتے ہیں۔

ولہٰذا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ دوسرداروں کا مضمون رہتا ہے۔
"الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ" [2]۔ رواه الشيخان عن ابی سفيان رضی الله تعالیٰ عنه۔

= =وأخرجه البيهقی فی الدلائل 1\386.387، وقوام السنة فی الدلائل (88)، وأبو نعيم فی الدلائل كمافی الخصائص الكبری للسيوطی 2\11۔

وقال الذهبی فی السير 2\443: روی هذه القصة أبو عبد الله بن مندة، عن إسماعيل بن يعقوب. ورواها أبو عبد الله الحاكم، عن عبد الله بن إسحاق الخراساني، كلاهما عن البلدي، عن عبد العزيز، ففي رواية الحاكم كما ذكرت من السند وعند ابن مندة، قال: حدثنا عبيد الله عن شرحبيل، وهو سند غريب. وهذه القصة قد رواها الزبير بن بكار، عن عمه مصعب بن عبد الله، عن أبيه، عن جده، عن أبيه مصعب، عن عبادة بن الصامت---
وقد رواه بطوله: علي بن حرب الطائي فقال: حدثنا دلهم بن يزيد، قال: حدثنا القاسم ان سويد، قال: حدثنا محمد بن أبي بكر الأنصاري، عن أيوب بن موسى قال: كان عبادة بن الصامت يحدث، فذكر نحوه.)

[1] [الانعام:9]

[2] (أخرجه البخاری فی الصحيح ،كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ 1\8(7)، و6\35.36(4553)، ومسلم فی الصحيح ،بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، (1773)، و عبد الرزاق فی المصنف 5\344. 345 (9724)،وأبو عوانة فی المستخرج 4\266.267(6726)،وابن حبان فی

Marfat.com

ہمارے اوران کے درمیان جنگ کبھی وہ کامیاب اور کبھی ہم کامیاب ہوتے ہیں۔اس کو شیخین نے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

لہٰذا جب ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرقل کو خبر دی کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی ان پر غالب آتے ہیں ہرقل نے کہا:

"هٰذِهِ اٰيَةُ النُّبُوَّةِ" [1]۔ رواه البزار و ابو نعيم عن دحية الكلبي رضى الله تعالى عنه

یہ نبوت کی نشانی ہے۔اسے بزار اور ابو نعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

تصرفِ اولیا اور مظلومیت حسین [2]

یہ بات یادرکھنے کی ہے کہ بعض جہال ضعیف الایمان اس پر شک کرنے لگتے ہیں،اوراسی قبیل سے ہے جاہل وہابیوں کا اعتراض کہ اولیاء اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ قدرت

==الثقات 2 \ 3، والطبراني في الأحاديث الطوال (4 2)، وفي مسند الشاميين (3132)، وفي الكبير 8\18 .14 (7269 .7270)، وابن منده في الايمان (3 4 1)، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة 4\870 .873 (1457)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 2\91 .92، من طريق الزُهرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أخبره أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ رضى الله عنه۔

[1] (أخرجه البزار في مسنده [كشف الاستار] 3\117 .118 (2374)۔ وقال الهيثمي في المجمع 5\309: رَوَاهُ الْبَزَّارُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ وَ كِلَاهُمَا ضَعِيفٌ. و 8\237: رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى وَهُوَ ضَعِيفٌ.

وأخرجه أبو نعيم في الدلائل (240)، بسند آخر۔

[2] (ف: جہال وھابیہ کا اعتراض کہ اولیاء کو قدرت ملتی تو امام حسین نے لشکر یزید کیوں نہ غارت کر دیا اور اُس کا جواب۔

Marfat.com

رکھتے تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں ایسی مظلومی کے ساتھ شہید ہو جاتے، ایک اشارے میں یزید پلید کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرما دیا۔

مگر یہ سفہاء نہیں جانتے کہ اُن کی قدرت جو اُنہیں اُن کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم و عبدیت کے ساتھ ہے، نہ کہ معاذ اللہ جباری و سرکشی و خود سری کے ساتھ مقوقس بادشاہ مصر نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امتحاناً پوچھا کہ جب تم اُنہیں نبی کہتے ہو تو اُنہوں نے دُعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرما دیا، جب اُنہوں نے اُن سے اُن کا شہر مکہ چھڑایا تھا۔ حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول نہیں مانتا اُنہوں نے دُعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کر دیا جب اُنہوں نے اُنہیں پکڑا اور سولی دینے کا ارادہ کیا تھا؟ مقوقس بولا:

"أَنْتَ حَكِيمٌ جَاءَ مِنْ عِنْدِ حَكِيمٍ [1] "۔ رواه البيهقي عن حاطب رضي الله تعالیٰ عنه۔

"تم حکیم ہو کہ حکیم کامل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے آئے"۔ اس کو بیہقی نے حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

خیر یہ تو فائدہ زائدہ تھا، حدیث سابق کی طرف عود کریں۔

ہرقل کے پاس انبیاء کی تصاویر

پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز و اکرام ایک مکان میں اُتارا، دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا، ایک رات ہمیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اُس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگار منگا کر کھولا اُس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا،

[1] (أخرجه أبو نعيم في المعرفة (1871)، والبيهقي في الدلائل 4\395.396، وابن عبد البر في الاستيعاب 1\315، وابن عساكر في تاريخ دمشق 34\280، بسند ضعيف۔

Marfat.com

تصویر تھی، مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوبصورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن و جمال میں) ہرقل بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا: یہ آدم ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا، اُس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا، اُس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مرد بسیار موئے سر مانند موئے قبطیاں، فراخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سرخ، داڑھی خوبصورت) پوچھا: انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

پھر اُسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اُس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اُس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، دراز بینی (کشادہ پیشانی)، رخسارے سُتے ہوئے، سر پر نشانِ پیری، ریش مبارک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مسکرا رہی ہے) کہا: ان سے واقف ہو؟ ہم نے کہا: نہ، کہا: یہ ابراہیم ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ پھر اُسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا، اُس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا، اُسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی، بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں، وہ بولا: تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرم کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالتِ حیات دُنیوی میں دیکھ رہے ہیں، اسے سنتے ہی وہ اُچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا، پھر بیٹھ گیا، دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اُٹھا کر بولا:

"أما إنه كان آخر البيوت، ولكني عجلته لأنظر ما عندكم [1]".

---

[1] (أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 40\157.154، من حديث عبادة بن الصامت رضي الله عنه وقد تقدم تخريجه.

Marfat.com

سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے۔

یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لو گے۔

بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا، اور یہی دیکھ کر اس حرماں نصیب کے دل میں درد اُٹھا کہ حواس جاتے رہے اُٹھا بیٹھا دم بخود رہا۔

"وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ[1]"۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔
اللہ تعالیٰ اپنے نور کو تمام فرمائیگا اگر چہ کافر ناپسند کریں۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

ہمارا مطلب تو بحمد اللہ یہیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے، اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے

حلیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب، یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں، ترجمہ مختصراً حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔

جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھائے خطوط ہلالی میں تھے

اب حدیث ہشام اتم واز ید ہے کہ اس میں پانچ انبیاء لوط و اسحٰق و یعقوب و اسماعیل و یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے۔

لہٰذا اُسی سے اخذ کریں، اور جو مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں زائد ہو اُسے خطوط ہلالی میں بڑھائیں۔

فرماتے ہیں پھر اُس نے ایک اور خانہ کھولا، حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی

[1] [الصف:8]

Marfat.com

نکالی (مگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مرغول [1] موسخت گھونگر والے بال، آنکھیں جانب باطن مائل، تیز نظر، ترش رو دانت، باہم چڑھے ہونٹ، سمٹا جیسے کوئی حالتِ غضب میں ہو۔ ہم سے کہا: انہیں پہچانتے ہو؟ یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور اُن کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی، صورت اُن سے ملتی مگر سر پر خوب تیل پڑا ہوا، پیشانی کشادہ، پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدوّر گول)، کہا: انہیں جانتے ہو؟ یہ ہارون علیہ السلام ہیں۔

پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں، سر کے بال سیدھے، قد میانہ، چہرے سے آثار غضب نمایاں، کہا: یہ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی، ناک اونچی، رخسارے ہلکے، چہرہ خوبصورت، کہا یہ اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، صورت

---

[1] (الحمد للہ حدیثیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں ابو یعلٰی و ابن عساکر نے بطریق یحیی بن ابی عمرو الشیبانی عن أبی صالح عن أم ھانی رضی اللہ تعالٰی عنہا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حدیث معراج میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی حلیہ روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَمَّا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَضَخْمٌ آدَمُ، طُوَالٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، كَثِيرُ الشَّعْرِ، غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُتَرَاكِبُ الْأَسْنَانِ، مُقَلَّصُ الشفةِ، خَارِجُ اللَّثَةِ، عَابِسٌ"۔

لیکن موسیٰ علیہ السلام بھاری بدن، گندم گوں، طویل، گویا شنوہ قبیلہ کے لوگ، آنکھیں جانب باطن مائل، باہم چڑھے ہوئے دانت، باہم ملے ہوئے ہونٹ، لٹکی داڑھی، سمٹا جیسے حالت غضب۔ اور یہیں سے ترجیح حدیث صحیح ہشام رضی اللہ تعالٰی عنہ ظاہر ہوئی کہ گندمی رنگ بتایا تھا ۱۲ منہ۔

(أخرجه أبو يعلى في المعجم 43.44 (10)، ومن طريقه الضياء المقدسي في فضائل بيت المقدس (52)، وذكره السيوطي في الدر المنثور 5\207.208، عزاه الى أبي يعلى و ابن عساكر)

Marfat.com

صورتِ اسحق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا، کہا: یہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی، رنگ گورا، چہرہ حسین، ناک بلند، قامت خوبصورت، چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں، رنگ میں سرخی کی جھلک تاباں، کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد کریم اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھی، چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا یہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ، باریک ساقیں، آنکھیں کم کھلی ہوئی [۱] جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے، پیٹ ابھرا ہوا، قدمیانہ، تلوار حمائل کئے۔

مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت ودلکشی ٹپکتی، ساق وسرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، فربہ سرین، پاؤں میں طول، گھوڑے پر سوار (جس کے ہر طرف پر لگے تھے، گردن [۲] دبی ہوئی، پشت کوتاہ، گورا رنگ) کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں (اور یہ پردار گھوڑا جس کی ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے) پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی، مرد جوان، داڑھی نہایت سیاہ، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت (آنکھیں حسین، اعضا متناسب) کہا [۳] یہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام

---

[۱] (یہ اس سالہا سال کے گریہ خوف الٰہی کا اثر تھا جس کے باعث رخسارہ انور پر دو خط سیاہ بن گئے تھے۔

[۲] (حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں حلیہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہے قدمیانہ سے زائد دراز سے کم، سینہ چوڑا، خون کی سرخی بدن پر جھلکتی، بال عمدہ ان کی سیاہی سرخی مائل ۱۲ منہ۔

[۳] (فائدہ: یہ نفیس جلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ تین ورق میں بیان ہوا۔ بحمد للہ صحیح ہے امام حافظ عماد الدین بن کثیر، امام خاتم الحفاظ سیوطی نے فرمایا: ھذا حدیث جید الاسناد ورجالہ ثقات۔ ۱۲ منہ۔ قال ابن کثیر: ھذا حدیث جید الإسناد ورجالہ ثقات. (کنز العمال 10\609)

Marfat.com

ہیں۔ ہم نے کہا: یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں۔

ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تصویر کریم کے مطابق پائی۔ کہا: آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھادے، حق سبحانہ تعالی نے ان پر تصاویر انبیاء اُتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھیں، ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ السلام کو دیں (اُنہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اُتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم! مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر ہمیں عمدہ جائزے دے کر رخصت کیا (اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحدِ اسلام تک پہنچا دیا)۔

ہم نے آ کر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں [1]۔

مقوقس کے دربار میں فرمانِ نبوی

تذییل دوم

امام واقدی اور ابوالقاسم بن عبدالحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی، جب حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالی عنہ فرمان اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لے کر مقوقس نصرانی بادشاہ مصر و اسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے، اُس نے اُن سے دریافت کیا کہ محمد

---

[1] (قلت: ذکرہ ابن کثیر فی تفسیرہ 3\485.486: وقال: هَكَذَا أَوْرَدَهُ الْحَافِظُ الْكَبِيرُ أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ، رَحِمَهُ اللَّهُ، فِي كِتَابِ "دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ"، عَنِ الْحَاكِمِ إِجَازَةً، فَذَكَرَهُ وَإِسْنَادُهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس بات کی طرف بلاتے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: توحید ونماز پنجگانہ وروزہ رمضان وحج وفائے عہد۔ پھر اس نے حضور کا حلیہ پوچھا، اُنہوں نے باختصار بیان کیا، وہ بولا:

"قد بقيت أشياء لم تذكرها في عينيه حمرة قلّما تفارقه، وبين كتفيه خاتم النبوّة الخ"۔

ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں اُن کے آنکھوں میں سرخ ڈورے ہیں کہ کم کسی وقت جدا ہوتے ہوں اور اُن کے دونوں شانوں کے بیچ مہر نبوت ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور صفات کریمہ بیان کر کے بولا:

"قد كنت أعلم أن نبيّا قد بقي، وقد كنت أظنّ [أن] مخرجه الشام، وهناك كانت تخرج الأنبياء [من] قبله، فأراه قد خرج في ارض العرب، في أرض جهد وبؤس، والقبط لا تطاوعني في اتّباعه...وسيظهر على البلاد [1]"

مجھے یقینا معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ اگلے انبیاء نے وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ اُنہوں نے عرب میں ظہور فرمایا، محنت میں مشقت کی زمین میں، اور قبطی اُن کی پیروی میں میری نہ مانیں گے عنقریب وہ ان شہروں پر غلبہ پائیں گے۔

تتمہ حدیث

ابو القاسم نے بطریق ہشام بن اسحق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر بن واقدان کے شیوخ سے روایت کیا کہ مقوقس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی مضمون کی عرضی لکھی کہ:

[1] (أخرجه أبو القاسم بن عبد الحكم في فتوح مصر والمغرب 67، وذكره الحافظ في الأصابة 6\297)

Marfat.com

"قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ نَبِيًّا قَدْ بَقِيَ وَ[قد] كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّهُ يَخْرُجُ بِالشَّامِ وَقَدْ أَكْرَمْتُ رَسُولَكَ وَبَعَثْتُ إِلَيْكَ بِهَدِيَّةٍ [1]"

مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لئے نذر حاضر کرتا ہوں۔

عبداللہ بن سلام کا واقعہ ایمان

تذییل سوم

بیہقی دلائل میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چرچا سنا اور حضور کے صفت و نام و ہیاءت اور جن جن باتوں کی ہم حضور کے لئے۔ توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر رونق افروزی پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپھی بولی: اگر تم موسی بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے؟ میں نے کہا: اے پھوپھی! خدا کی قسم وہ موسی بن عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسی بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں، وہ بولی:

"يَا ابْنَ أَخِي، أَهُوَ النَّبِيُّ الَّذِي كُنَّا نُخْبَرُ بِهِ. أَنَّهُ يُبْعَثُ مَعَ بَعْثِ السَّاعَةِ. قُلْتُ لَهَا نَعَمْ [2]".

اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہ نبی ہیں جن کی ہم خبر دیے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں کہا: نعم ہاں۔ (الحدیث)

---

[1] (أخرجه أبو القاسم بن عبد الحكم في فتوح مصر والمغرب 67، وذكره الحافظ في الأصابة 6\297)

[2] (أخرجه البيهقي في الدلائل 2\530، وابن عساكر في تاريخ دمشق 29\110.109)

Marfat.com

متعلق نوع اول

خطیب وابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"انا احمد و محمد والحاشر والمقفی والخاتم [1]"۔

میں احمد ہوں اور محمد اور تمام جہان کو حشر دینے والا، اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت ختم فرمانے والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

متعلق نوع سوم

ہجرت حضرت عباس رضی اللہ عنہما

ابویعلیٰ وطبرانی وشاشی وابونعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر وابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً اور رویانی وابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عمِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظّمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

---

[1] (أخرجه الخطيب في تاريخ بغداد 5\305، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\29، والطبراني الأوسط 2\378(2280)، وفي الصغير 1\110(156)، وأبو نعيم في تسمية ما انتهى الينا من الروة (53)، كلهم من طريق أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى السَّوْطِيُّ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ: نا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: نا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ـــ الخ۔
وقال الطبراني في الأوسط: لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الضَّحَّاكِ إِلَّا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ، تَفَرَّدَ بِهِ: أَبُو نُعَيْمٍ"۔
وقال في الصغير: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَلَمَةَ إِلَّا أَبُو نُعَيْمٍ، وَلَا يُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔)

Marfat.com

"يَا عَمِّ أَقِمْ مَكَانَكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ، فَإِنَّ اللهَ يَخْتِمُ بِكَ الْهِجْرَةَ كَمَا خَتَمَ بِيَ النُّبُوَّةَ[1]"

اے چچا! ابھی وہیں ٹھہرے رہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جس طرح مجھ پر نبوت ختم فرمائی۔

شاشی و ابن عساکر کے لفظ یوں ہیں:

"اطْمَئِنَّ يَا عَمِّ فَإِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْهِجْرَةِ، كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فِي النُّبُوَّةِ[2]"

اے چچا! اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو، جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام اجل فقیہ محدث ابولیث سمرقندی "تنبیہ الغافلین" میں فرماتے ہیں:

---

[1] (أخرجه أبو يعلى في مسنده 5\55(2646)، والطبراني في الكبير 6\154(5828) وأبو الفضل الزهري في حديثه (675)، وعبد الله بن أحمد في زوائد الفضائل 2\941 (1812_1813)، والروياني في مسنده 2\214، وابن شاهين في شرح مذاهب أهل السنة 295.296(184)، وأبو نعيم في فضائل الخلفاء الراشدين (143)، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة 8\1502(2727)، وابن عدي في الكامل 1\490، وابن عساكر في تاريخ دمشق 26\296.297، والمزي في تهذيب الكمال 14\228۔ كلهم من طريق: إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، ثنا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ۔۔۔الخ۔ وَقَالَ الذهبي في السير: إسماعيل (ابن قيس الأنصاري) وَاهٍ۔ وأخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 26\297، مرسلا)

[2] (أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 26\296، من طريق الشاشي، وذكره الهندي في كنز العمال 13\519(37340)، في سنده إسماعيل بن قيس الأنصاري، منكر الحديث

Marfat.com

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ (الْمُعَلِّم)، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ (الْفَارَابِيُّ)، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ (بْنُ حَبِيبٍ)، حَدَّثَنَا دَاوُدُ (بْنُ الْمُحَبَّرِ)، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ،

ہمیں ابوبکر محمد بن احمد ان کو ابوعمران ان کو عبدالرحمن ان کو داؤد ان کو عباد بن کثیر ان کو عبد خیر سے انہوں نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا:

" جب سورۃ " إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ " حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے پنجشنبہ کا دن تھا، منبر پر جلوس فرمایا، بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کردو" لوگو! رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو" یہ آواز سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع ہوئے، گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیئے یہاں تک کہ کنواریاں پردوں سے باہر نکل آئیں، حد یہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرمارہے ہیں اور اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو، اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو۔

پھر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر حمد وثنائے الٰہی بجالائے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجی، پھر ارشاد ہوا:

"أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ الْعَرَبِيُّ الحرمی الْمَكِّيُّ الَّذِي لَا نَبِيَّ بَعْدِي، الحديث [1] ". هذا مختصر۔

میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم ومکہ معظمہ ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، الحدیث، ہذا مختصر

مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری

اللہ اللہ! ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تشریف آوری

[1] (أخرجه أبو الليث السمرقندی فی تنبيه الغافلين، باب الرفق 316.317)

Marfat.com

کی دھوم ہے، زمین و آسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں، خوشی و شادمانی ہے کہ درودیوار سے ٹپکی پڑتی ہے، مدینے کے ایک ایک بچے کا دمکتا چہرہ انار دانہ ہو رہا ہے، باچھیں کھلی جاتی ہیں، دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے، سینوں پر جامے تنگ، جاموں میں قبائے گل کا رنگ، نور ہے کہ چھما چھم برس رہا ہے فرش سے عرش تک نور کا بقعہ بنا ہے، پردہ نشین کنواریاں شوق دیدارِ محبوبِ کردگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعْ
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعْ۔ [۱]

"ہم پر چاند نکل آیا وداع کی گھاٹیوں سے۔ ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک بلانے والا اللہ کے لیے بلاتا رہے"۔

بنی النجار کی لڑکیاں کوچے کوچے محوِ نغمہ سرائی ہیں کہ:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ
یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ [۲]

"ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں۔ اے نجاریو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسا اچھا ہمسایہ ہے"۔

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے، مجلسِ آخری وصیت ہے، مجمع تو آج بھی وہی ہے، بچوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے،

---

[۱] (أخرجه البیهقی فی الدلائل 2\507.506، عند مقدمه المدینة من مکة، و 5\266، عند مقدمه من تبوک۔ وقال البیهقی: قُلْتُ: وَهَذَا يَذْكُرُهُ عُلَمَاؤُنَا عِنْدَ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ عِنْدَهُ لَا أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ عِنْدَ مَقْدَمِهِ مِنْ تَبُوكَ، وَاللهُ أَعْلَمُ فَذَكَرْنَاهُ أَيْضًا هَاهُنَا۔

[۲] (أخرجه ابن عدی فی الکامل 4\87.88، والبیهقی فی الدلائل 2\508، وعبد الغنی الحنبلی فی أحادیث الشعر 75)

Marfat.com

ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دئے ہیں، دل کملائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑگئی کہ آفتابِ جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے، آسمان پژمردہ، زمین افسردہ، جدھر دیکھو سناٹے کا عالم اتنا اژدھام اور ہو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعفِ نومیدی سے ہلکان ہوکر بیخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں، فرطِ ادب سے لب بند مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند

كنت السّواد لناظري

فعمي عليك النّاظر

من شاء بعدك فليمت

فعليك كنت أحاذر [1]

"میں اپنے دیکھنے والوں کے لئے سیاہ تھا پس اندھا کیا گیا آپکو دیکھنے والے کو، پس جو چاہے آپ کے بعد مار دے، پس آپ پر ہی بھروسا تھا کہ مجھے بچالیں گے"۔

اللہ کا محبوب، اُمت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شان رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج امنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی، جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا با حسن الوجوہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت، یہاں بیس (۲۰) تئیس (۲۳) ہی سال میں بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت، کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں، جگہ بار بار تنگ ہو جاتی ہے دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو، آنے والوں کو جگہ دو، اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہولیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا

---

[1] (شرح الزرقانی علی المواهب، 12\154)

Marfat.com

ہے، بعد حمد وصلوٰۃ اپنے نسب ونام وقوم ومقام وفضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے، مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا ہے، وہی دعوت عام، وہی مجمع تام، وہی منبر وقیام، وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میلاد اور کس شئے کا نام، مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے سے کام، و ربنا الرحمن المستعان وبه الاعتصام وعليه التكلان۔

ہمارا رب رحمن مددگار ہے اور اسی ذات سے مضبوطی اور اسی پر اعتماد۔

چار پائے کلام کرتے ہیں

ابن حبان وابن عساکر حضرت ابو منظور اور ابو نعیم بروجہ آخر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا، تیرا کیا نام ہے؟ عرض کی: یزید بیٹا شہاب کا،، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کئے

" كلهم لا يركبه الا نبي، وقد كنت أتوقعك أن تركبني لم يبق من نسل جدي غيري ولا من الأنبياء غيرك [1]"

ان سب پر انبیاء سوار ہوا کئے۔ مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں ایک یہودی کے پاس تھا اسے قصداً گرادیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام یعفور رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا اسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں، جب حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنویں میں گر کر مر گیا۔

---

[1] (أخرجه ابن حبان في المجروحين 2\308، وابن عساكر في تاريخ دمشق 4\232)، و أخرج أبو نعيم في الدلائل 386.387 (288)، وانظر: شرح الزرقاني 6\552)

Marfat.com

هذا حديث ابی منظور ونحوہ عن معاذ باختصار غیر انہ ذکر مکان الاباء ثلثۃ اخوۃ واسمہ مکان یزید عمر وقال کلنا رکبنا الانبیاء انا اصغرھم وکنت لک الحدیث۔

قلت: ولا علیک من دندنۃ العلامۃ ابن الجوزی [1] کعادتہ علیہ ولا من تحامل ابن دحیۃ علی حدیث الضب المار سابقا فلیس فیھما ما ینکر شرعا ولا فی سندھما کذاب ولا وضاع ولا متھم بہ فانی یاتیھما الوضع وھذا امام الشان العسقلانی [2] قد اقتصر فی حدیث ابی منظور علی تضعیفہ ولہ شاھد من حدیث معاذ کما تری لا جرم ان قال الزرقانی نہایتہ الضعف لا الوضع [3]، وقال ھو والقسطلانی فی حدیث الضب (معجزاتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فیھا ما ھو ابلغ من ھذا ولیس فیہ ما ینکر شرعا خصوصا وقد رواہ الائمۃ) الحافظ الکبار کابن عدی وتلمیذہ الحاکم وتلمیذہ البیھقی وھو لا یروی موضوعا والدارقطنی وناھیک بہ (فنہایتہ الضعف لا الوضع) کما زعم کیف ولحدیث ابن عمر طریق اخر لیس فیہ السلمی رواہ ابو نعیم وورد مثلہ من حدیث عائشۃ وابی ھریرۃ عند غیرھما، اھ

---

[1] (انظر: الموضاعات الکبری لابن الجوزی 1\294)

[2] (وانظر: المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، 2\278.279)

[3] (وانظر: شرح الزرقانی علی المواھب، 6\553، وقال: "وذکرہ ابن الجوزي في الموضوعات"، وتعقب بأنہ شدید الضعف فقط، کما قال في الإصابۃ: إسنادہ واہٍ لا موضوع، "وفي معجزاتہ علیہ الصلاۃ والسلام ما ھو أعظم من کلام الحمار وغیرہ" ولیس فیہ ماینکر شرعًا، فلابدع في وقوعہ لہ، فنہایتہ الضعف لا الوقع علی قیاس قول المصنف بعد في الضب. وانظر: لکلام البیھقی وغیرہ تحت حدیث الضب قدمر)

Marfat.com

قلت: وقد اورد کلا الحدیثین الامام خاتم الحفاظ فی الخصائص الکبری، وقد قال فی خطبتها نزهته عن الاخبار الموضوعة وما یرد اھ[1]۔

قلت: وعزو الزرقانی[2] حدیث الضب لابن عمر تبع فیه الماتن اعنی الامام القسطلانی صاحب المواهب[3] وسبقهما الدمیری فی حیاة الحیوان الکبری[4] لکن الذی رأیت فی الخصائص الکبرٰی[5] والجامع الکبیر للامام الجلیل الجلال السیوطی هو عزوہ لامیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه کما قدمت، وقد اوردہ فی الجامع فی مسند عمر فزیادة لفظ الابن اما وقع سهوا اویکون الحدیث من طریق ابن عمر عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما فیصح العزو الی کل وان کان الاولی ذکر المنتهی ویحتمل علی بُعد ان یکون عن کل منهما فاذن یکون مرویا عن ستة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم، واللہ تعالیٰ أعلم۔

یہ ابومنظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ سے بطریق اختصار مروی ہے مگر انہوں نے آباء کی جگہ تین بھائیوں کا اور یزید کی جگہ نام عمرو ذکر کیا اور اس نے کہا ہم سب پر انبیاء علیہم السلام سوار ہوئے جبکہ میں سب سے چھوٹا ہوں اور میں آپ کے لئے ہوں، الحدیث

قلت (میں کہتا ہوں) علامہ ابن جوزی کا اعتراض جیسا کہ اس کی عادت ہے تجھے مضر نہیں، اور نہ ہی ابن دحیہ کی سوسمار سے متعلق گزشتہ حدیث پر جسارت تجھے مضر ہے، ان

---

[1] (وانظر: الخصائص الکبری 2\107.108، و 1\4)

[2] (وانظر: شرح الزرقانی علی المواهب، 6\553.557)

[3] (وانظر: المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، 2\278.279)

[4] (وانظر: حیاة الحیوان الکبری 1\446)

[5] (وانظر: الخصائص الکبری 2\107)

Marfat.com

دونوں حدیثوں میں شرعی طور پر کوئی قابل انکار چیز نہیں اور نہ ہی ان کی سندوں میں کوئی کذاب اور وضاع اور متہم راوی ہے تو ان حدیثوں کا موضوع ہونا کہاں سے ہوا جبکہ امام عسقلانی نے ابو منظور کی حدیث کو ضعیف کہنے پر اقتصار کیا حالانکہ اس حدیث کا شاہد حضرت معاذ کی حدیث ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے اسی بنا پر علامہ زرقانی نے فرمایا: زیادہ سے زیادہ یہ ضعیف ہے موضوع نہیں ہے، اور انہوں نے اور امام قسطلانی نے بھی سوسمار والی حدیث کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات میں تو اس سے بڑھ کر واقعات ہیں جبکہ اس حدیث میں شرعی طور پر قابل انکار چیز بھی نہیں، خصوصاً جبکہ اس کو بڑے ائمہ حفاظ جیسے ابن عدی، ان کے شاگرد امام حاکم اور ان کے شاگرد امام بیہقی نے روایت کیا ہو، امام بیہقی تو موضوع روایت ذکر نہیں کرتے، اس کو دار قطنی نے روایت کیا ان کی سند تو تجھے کافی ہے تو زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہو سکتی ہے موضوع نہیں ہے جیسا کہ بعض نے خیال کیا، موضوع کیسے کہا جائے جبکہ ابن عمر کی حدیث دوسرے طریقہ سے بھی مروی ہے جس میں سلمیٰ مذکور نہیں اس طریق کو ابو نعیم نے روایت کیا اور حضرت عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل دونوں کے غیر سے وارد ہے اھ

قلت (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو امام جلال الدین سیوطی نے خصائص الکبریٰ میں ذکر فرمایا حالانکہ اُنہوں نے اس کتاب کے خطبہ میں فرمایا ہے میں نے اس کتاب کو موضوع اور مردود روایات سے دور رکھا ہے اھ۔

قلت (میں کہتا ہوں) زرقانی کا سوسمار والی حدیث کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف منسوب کرنا ماتن یعنی مصنف مواہب امام قسطلانی کی پیروی ہے جبکہ ان دونوں سے قبل علامہ دمیری نے حیاۃ الحیوان میں اس کو ذکر کیا لیکن میں نے امام جلال الدین سیوطی کی خصائص الکبریٰ اور جامع کبیر میں دیکھا اُنہوں نے اس کو امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں، اُنہوں نے اسے اپنی جامع میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسند میں ذکر فرمایا، تو "ابن" کا لفظ سہواً لکھا گیا

Marfat.com

ہے یا پھر ابن عمر کے ذریعے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے لہٰذا دونوں حضرات کی طرف نسبت درست ہے، اگرچہ منتہی راوی یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کرنا اولیٰ ہے اور بعید احتمال کے طور پر دونوں حضرات سے مستقل روایت بھی ہو سکتی ہے تو یوں چھ صحابہ سے یہ حدیث مروی ہوگی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

متعلق نوع چہارم

میرے بعد کوئی نبی نہیں

سعید بن ابی منصور و امام احمد و ابن مردویہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ... الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ[1]"۔

میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھے خواب۔

احمد و خطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْعَبْدُ، أَوْ تُرَى لَهُ[2]"۔

---

[1] (أخرجه سعيد بن منصور في تفسيره 322\5(1068)، وأحمد في مسنده (23795) والمقدسي في المختارة 8\322(264)، وذكره الهندي في كنز العمال 370.371\15(41422)، وعزاه إلى ص و حم وابن مردويه۔ حديث صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عثمان بن عبيد الراسبي، وقد وثقه يحيى بن معين۔ وقال الهيثمي في المجمع 173\7: رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.)

[2] (أخرجه أحمد في مسنده (24977)، والبزار في مسنده (كشف 2118)، والقطيعي في جزء الألف دينار (34)، والخطيب في تاريخ بغداد 141\11، و192\14، والبيهقي

Marfat.com

میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں، اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

متعلق نوع پنجم: تیس (30) کذّاب

ابوبکر ابن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمرو لیثی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، زادعبید: قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ[1]"

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہو۔ عبید نے اس پر "قبل یوم القیمۃ" کو زائد کیا۔

اقول: وانما اخرناهما الى التذييل بخلاف عين اللفظ المتقدم فى الحديث الثانى والستين لان فى تتمته ان من قاله فافعلوا به كذاو كذا وهذا العموم انما تم لاجل ختم النبوة اذ لو جاز ان يكون بعده صلى الله تعالٰى عليه وسلم نبى صادق لما ساغ الامر المذكور بالعموم وان كان ياتى ايضا ثلثون

= = فى الشعب (4750)۔حديث صحيح، وهذا إسناد حسن، سعيد بن عبد الرحمن الجمحي، مختلف فيه۔وقال الهيثمى فى المجمع 7\172:رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَزَّارُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: "يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ"، وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ.)

[1] (أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف 7\503(37565)عن عبيد بن عمرو ليثى، وأخرجه ابن أبى عاصم فى الآحاد والمثانى 3\24(1309)،وذكره الهندى فى كنز العمال 14\198(38372)، وعزاه الى الطبرانى۔ وقال الهيثمى فى المجمع 5\315: قُلْتُ: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِاخْتِصَارٍ.رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَشْجَعَ وَلَمْ يُسَمِّهِ وَسَمَّاهُ أَبُو دَاوُدَ: سَعْدَ بْنَ طَارِقٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.)

Marfat.com

او الوف من الکذابین بل کان یجب اقسامة امارة تمیز الصادق من الکاذب والامر بالایقاع بمن ھو کاذب منھم لا غیر کما لا یخفی والی اللہ المشتکی من ضعفنا فی ھٰذہ الزمان الکثیر فجارہ القلیل انصارہ الغالب کفارہ البین عوارہ وقد ظھر الاٰن بعض ھٰؤلاء الدجالین الکذابین فلو اراد اللہ باحدھم شیئًا یطیروا بالمسلم والمسلم انما حدّث فانّا للہ وانّا الیہ رٰجعون لکن الاحتراس کان اسلم للمسلم وانفی للفساد فاحببنا الاقتصار علی القدر المراد واللہ المستعان وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔

اقول: (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو ہم نے تذییل کے آخر میں ذکر کیا برخلاف اس کے جو باسٹھویں حدیث میں پہلے گزرا عین لفظ اس کے کیونکہ اس کے آخر میں یوں ہے کہ جو بھی نبوت کا دعوی کرے اسے یہ یہ کرو۔ اور جو بھی ایسا دعوی کرے اس سے یوں کرو" یہ عموم ختم نبوت کے لئے ہی تام ہوسکتا ہے کیونکہ اگر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا جائز ہوتا تو پھر یہ عام حکم ایسے لوگ تیس ہوں یا ہزاروں ہوں سب کو شامل نہ ہوتا بلکہ پھر سچے اور جھوٹے نبی کی تمیز میں کوئی امتیازی علامت بیان کر کے" یہ یہ کرنے" کا حکم اُن میں سے صرف کاذبین کے لئے ہوتا ہر ایک کے لئے نہ ہوتا، جیسا کہ ظاہر ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ہی اس زمانہ میں ہمیں اپنے کمزور ہونے کی شکایت ہے یہ زمانہ جس میں فجار کی کثرت، مددگاروں کی قلت، کافروں کا غلبہ اور کج روی عام ہے جبکہ اب بعض ایسے کذاب دجّال لوگ ظاہر ہوئے ہیں، اگر ایسے دجالوں کو اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کچھ ہو گیا تو اُس کو مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جائے گا کہ اُنہوں نے ایسی حدیث بیان کی جس پر یہ کچھ ہوا ہم اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں اور اُس کی طرف ہمارا لوٹنا ہے تاہم مسلمانوں کو اپنی حفاظت مناسب ہے اور فساد کو دفع کرنا زیادہ بہتر ہے تو اس لئے صرف مراد کو بیان کرنا ہی پسند کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی سے مدد اور اسی پر توکل ہے، لاحول ولاقوۃ الّا باللہ العلی العظیم۔

Marfat.com

علی بمنزلہ ھارون ھیں

خطیب حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّمَا عَلِيٌّ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلا أَنَّهُ لا نبی بعدی [1]"۔

علی مجھ سے ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مناقب امیر المؤمنین علی میں مختصراً، اور بغوی وطبرانی اپنی معاجیم، باوردی معرفت، ابن عدی کامل، ابو احمد حاکم کنٰی میں بطریق امام بخاری، ابن عساکر تاریخ میں سب زید بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل میں راوی، وھذا حدیث احمد (یہ حدیث احمد ہے۔)

جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی: میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، مَا أَخَّرْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي. وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي [2]"۔

---

[1] (أخرجه ابن عدى فى الكامل 1\496، و الخطيب فى تاريخ بغداد 7\463، ورواه ابن عساكر [من طريق الخطيب و ابن عدى و الطريق آخر] فى تاريخ دمشق 42\166.167 فى سنده إسماعيل بن يحيى التيمي فهو متروك الحديث، و سبق تخريجه)

[2] (أخرجه أحمد فى فضائل الصحابة 2\638(1085)، و 2\666(1137)، و البغوى

Marfat.com

قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔

امیر المؤمنین نے عرض کی: مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی؟ فرمایا: جو اگلے انبیاء کو ملی۔ عرض کی: انہیں کیا ملی تھی؟

فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت، اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر [1] بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل بن ابی طالب رضی

=فی معجم الصحابة (908)، والطبرانی فی الکبیر 5\220.221 (5146)، والباوردی کمافی الدر المنثور 4\370، وابن عدی فی الکامل 4\162.163، وأحمد فی الکنی کما فی کنز العمال 9\170 (25555)، والبخاری فی التاریخ الکبیر 3\386، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 21\414.415، و42\52، وابن أبی عاصم فی السنة 2\609 (1383) وفی الآحاد والمثانی (2707)، والآجری فی الشریعة (1512)، وأبو نعیم فی المعرفة (3020)، وابن بشکوال فی الذیل علی جزء بقی بن مخلد من أحادیث الحوض (مطبوع مع الحوض والکوثر لبقی بن مخلد) (59)، وقد سبق تخریجه)

[1] (فی نسخة کنز العمال المطبوعة عن عبد اللہ بن عقیل عن ابیه عن جدہ عقیل وهو خطاء وصوابه عبد اللہ بن محمد بن عقیل، عبد اللہ تابعی صدوق من رجال الاربعة ما خلا النسائی قال الذهبی حدیثه فی مرتبة الحسن وابوہ تابعی مقبول رجال ابن ماجة ۱۲ منه (م)

" کنز العمال کے مطبوعہ نسخہ میں عبداللہ بن عقیل اپنے والد ماجد اور ان کے دادا عقیل سے راوی جبکہ یہ خطا ہے اور صحیح یہ ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل، یہ عبداللہ تابعی ہیں نہایت صادق، نسائی کے ماسوا سنن صحاح

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ راوی،

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: خدا کی قسم میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں، ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی، اے جعفر! تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں:

"واما انت یا علی فانت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لا نبی بعدی [۱]

تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الحمد للہ تین چہل حدیث کا عدد تو کامل ہوا جن میں چوراسی (84) حدیثیں مرفوع تھیں اور سترہ (17) تذییلات علاوہ، پہلے گزری تھیں سات [۲] اس تکمیل میں بڑھیں، ان سترہ میں بھی پانچ مرفوع تھیں تو جملہ مرفوعات یعنی وہ حدیثیں جو خود حضور پر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی حضور کے ارشاد و تقریر کی طرف منتہٰی ہیں نواسی (89) ہوئیں لہٰذا چاہا کہ ایک حدیث مرفوع اور شامل ہو کہ نوّے (90) احادیث مرفوعہ کا عدد کامل ہو نیز ان اللہ وتر یحب الوتر (اللہ واحد ہے اور واحد کو پسند کرتا ہے۔) کا فضل حاصل ہو۔

میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے

بیہقی سنن میں حضرت ابن زمل جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل رؤیا میں راوی جس

== کے راویوں میں شمار ہیں، امام ذہبی نے فرمایا ان کی روایت حسن کے مرتبہ میں ہے اور ان کے والد بھی تابعی اور مقبول، ابن ماجہ کے راویوں میں شمار ہیں"۔

[۱] (أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 41\18)

[۲] (بعد حدیث (110) تذییل اول دو حدیث عبادہ بن صامت و ہشام بن عاص، وتذییل دوم دو حدیث حاطب و شیوخ واقدی، وتذییل سوم حدیث ابن سلام و بعد حدیث (117) دو حدیث عبید و نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ (م)

Marfat.com

کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں بدلنے سے پہلے ستر بار "سبحان اللہ وبحمدہ، وأستغفر اللہ، إن اللہ کان توابا"۔
پڑھتے پھر فرماتے یہ ستر (70) سات سو (700) کے برابر ہیں نرا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو (700) سے زیادہ گناہ کرے۔
(یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے "مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا"، تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم ایک بدی کو محو کرتی ہے۔ "إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ"، تو اس کے پڑھنے والے کے لئے نیکیاں ہی غالب رہیں گی مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا "وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ)
پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے: کسی نے کچھ دیکھا ہے؟ ابن زمل نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ فرمایا: بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر بُرا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ اُنہوں نے عرض کی: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر پیچ شارع عام میں چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا اُس کا لہلہاتا سبزہ چمک رہا ہے، شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے، پہلا ہجوم آیا، جب اس سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے ادھر ادھر اصلاً نہ پھرے، پھر اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا، پھر دوسرا ہلہ آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے میں ایک مُٹھا لے لیا، پھر روانہ ہوئے، پھر عام اژدھام آیا، جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور بولے یہ منزل سب سے اچھی ہے یہ ادھر ادھر پڑ گئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اُس کے سب سے اُونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خوردلاغر ناقہ ہے

Marfat.com

حضور اُس کے پیچھے تشریف لے جاتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر میں تمہیں لایا اور تم اس پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دُنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دُنیا سے اصلاً علاقہ نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہوا نہ ہم نے اسے چاہا نہ اُس نے ہمیں چاہا پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے، اُن میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مُٹھا لیا اور نجات پا گئے، پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں دہنے بائیں پڑ گئے تو إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اور اے ابن زمل! تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجہ اعلیٰ پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں

" وَأَمَّا النَّاقَةُ الَّتِي رَأَيْتَ وَرَأَيْتَنِي اتبعها فَهِيَ السَّاعَةُ عَلَيْنَا تَقُومُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِي [1]"

اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت، صلی اللہ تعالی علیک و علی امتک اجمعین و بارک وسلم و اخر دعونا ان الحمد للہ رب الغلمین۔

[1] (أخرجه الطبرانی فی الکبیر 8\302.303(8146)، والبیهقی فی الدلائل 7\37.38 وابن عساکر فی تاریخ دمشق 67\226.228، وذکره الهندی فی کنز العمال (42018)۔ وقال الهیثمی فی المجمع 7\184: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ سلَيمَانُ بنُ عَطَاءٍ الْقُرَشِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

Marfat.com

تسجیل جمیل صحابہ واحادیث کا شمار اور طائفہ قاسمیہ پر قہر کی مار

تسجیل جمیل: بحمد اللہ ایک سو بیس (120) احادیث علویہ کے علاوہ خاص مقصود محمود ختم نبوت پر یہ ایک سو ایک (101) حدیثیں ہیں اور مع تذییلات ایک سو اٹھارہ (118) جن میں نوے (90) مرفوع ہیں اور ان کے رواۃ واصحاب اکہتر (71) صحابہ وتابعین جن میں صرف گیارہ تابعی:

(1) امام اجل محمد باقر

(2) سعد بن ثابت

(3) ابن شہاب زہری

(4) عامر شعبی

(5) عبداللہ بن ابی الہذیل

(6) علاء بن زیاد

(7) ابو قلابہ

(8) کعب احبار

(9) مجاہد مکی

(10) محمد بن کعب قرظی

(11) وہب بن منبہ

باقی ساٹھ صحابی ازاں جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں

(12) ابی بن کعب

(13) ابوامامہ باہلی

(14) انس بن مالک

(15) اسماء بنت عمیس

Marfat.com

(16)براء بن عازب

(17)بلال مؤذن

(18)ثوبان مولٰی رسول اللہ

(19)جابر بن سمرہ

(20)جابر بن عبداللہ

(21)جبیر بن مطعم

(22)حبیش بن جنادہ

(23)حذیفہ بن اسید

(24)حذیفہ بن الیمان

(25)حسان بن ثابت

(26)حویصہ بن مسعود

(27)ابوذر

(28)ابن زمل

(29)زیاد بن لبید

(30)زید بن ارقم

(31)زید بن ابی اوفٰی

(32)سعد بن ابی وقاص

(33)سعید بن زید

(34)ابوسعید خدری

(35)سلمان فارسی

(36)سہل بن سعد

(37)ام المؤمنین ام سلمہ

Marfat.com

(38)ابوالطفیل عامر بن ربیعہ

(39)عامر بن ربیعہ

(40)عبداللہ بن عباس

(41)عبداللہ بن عمر

(42)عبدالرحمن بن غنم

(43)عدی بن ربیعہ

(44)عرباض بن ساریہ

(45)عصمہ بن مالک

(46)عقبہ بن عامر

(47)عقیل بن ابی طالب

(48)امیر المؤمنین علی

(49)امیر المؤمنین عمر

(50)عوف بن مالک اشجعی

(51)ام المؤمنین صدیقہ

(52)ام کرز

(53)مالک بن حویرث

(54)مالک بن سنان والد ابی سعید خدری

(55)محمد بن عدی بن ربیعہ

(56)معاذ بن جبل

(57)امیر معاویہ

(58)مغیرہ بن شعبہ

(59)ابن ام مکتوم

Marfat.com

(60)ابومنظور

(61)ابوموسی اشعری

(62)ابوہریرہ

اورنوصحابی تذییلات میں:

(63)حاطب بن ابی بلتعہ

(64)عبداللہ ابن ابی اوفی

(65)عبداللہ بن زبیر

(66)عبداللہ بن سلام

(67)عبداللہ بن عمرو بن عاص

(68)عبادہ بن صامت

(69)عبید بن عمرو لیثی

(70)نعیم بن مسعود

(71)ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متواترہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا انہیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضُلاّل فاسقانِ کفرو ضلال نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نیو جمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذّات لی یعنی معنی خاتم النبیین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی بالذّات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض، باقی زمانے میں تمام انبیاء کے بعد ہونا حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد اور کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں اُس کے رسالہ ضلالت مقالہ کا خلاصہ عبارت یہ ہے:

Marfat.com

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم [1] کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدّم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں "وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" فرمانا کیونکر صحیح ہوسکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہوجاتا ہے اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض بایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہوتو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے اھ ملتقطاً [2]

مسلمانو! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی، خاتمیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کی وہ تاویل گھڑی کہ خاتمیت خود ہی ختم کردی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثنا کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہوتو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں، اللہ اللہ جس کفر ملعون کے موجد کو خود قرآن عظیم کا و خاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہوا کما قال تعالیٰ:

"وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا [3]"

"اُتارتے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کیلئے شفاء ورحمت ہے اور ظالموں کو

---

[1] (اقول: صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲)

[2] (انظر: تحذیر الناس، ص4، 6، 18، 34)

[3] [الاسراء:82]

Marfat.com

اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زیاں کے"۔

اسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے

"فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ [1]"۔

قرآن کے بعد اور کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ختم نبوت

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی لکھیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوے (90) احادیث اور اکثر تذییلات، ان پر علاوہ سو (100) سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنی پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وہ گمراہ ضال عوام کا خیال جانتا ہے اور اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی تعریف نہیں مانتا، صحابہ کرام و تابعین عظام کے ارشادات کہ تذییلوں میں گزرے، مثلاً:

(1) امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا۔

(2) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تمہارے نبی آخر الانبیاء ہیں۔

(3) عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(4) امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ وہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے۔

انہیں تو یہ گمراہ کب سنے گا کہ وہ اسی وسوسۃ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتایا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اسکا عذر یوں پیش کیا کہ:

اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آ گیا اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا اھ۔ [2]

---

[1] [الاعراف:185، والمرسلات:50]

[2] (انظر: تحذیر الناس، ص35)

Marfat.com

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھئے کہ:

(1) میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(2) میں سب انبیاء میں آخر نبی ہوں۔

(3) میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

(4) ہمیں پچھلے ہیں۔

(5) میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔

(6) قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔

(7) میں آخر الانبیاء ہوں۔

(8) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(9) رسالت و نبوت منقطع ہو گئی اب نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی۔

(10) نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔

(11) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

(12) میرے بعد دجال کذاب ادعائے نبوت کریں گے۔

(13) میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(14) نہ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت۔

ادھر علمائے کتبِ سابقہ [1] اللہ ورسل جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سن سن

---

[1] (نیز تذییلات میں مقوقس کی دو حدیثیں گزریں کہ ایک نبی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے، ہرقل کی دو حدیثیں کہ یہ خانہ آخر النبوت تھا، عبداللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے، ایک حبر کا قول کہ وہ امت آخرہ کے نبی ہیں بلکہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔(م)

Marfat.com

کرشہادات ادا کریں گے کہ:

(1) احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(2) انکے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

(3) وہ آخر الانبیاء ہیں۔

ادھر ملائکہ وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صدائیں آرہی ہیں کہ:

(4) وہ پسین پیغمبراں ہیں۔

(5) وہ آخر مرسلان ہیں۔

خود حضرت عزت عزت عزتہ سے ارشادات جانفزا و دلنواز آرہے ہیں کہ:

(6) محمد ہی اوّل و آخر ہے۔

(7) اس کی اُمت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔

(8) وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔

(9) اے محبوب! میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

(10) اے محبوب! میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

(11) محمد آخر الانبیاء ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مگر یہ ضال مضل محرف قرآن مغیر ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سنے نہ انبیاء کی نہ مصطفٰی کی مانے نہ اُن کے خدا کی۔ سب کی طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا، ایک دیدہ اندھا ایک پھوٹا، اپنی ہی ہانک لگائے جاتا ہے کہ یہ سب نافہمی کے اوہام، خیالاتِ عوام ہیں، آخر الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے۔

"إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ"۔ " كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ [1] " "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ

[1] [غافر:35]

Marfat.com

الْوَهَّابُ[1]۔

اللہ یونہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے دل پر۔اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو ہی بڑا دینے والا۔

ہاں ان نوے (90) حدیثوں میں تین حدیثیں صرف بلفظ خاتمیت بھی ہیں، دو حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اے چچا! جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جیسے میں خاتم النبیین ہوں تم خاتم المہاجرین ہو گے۔شاید وہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباس مہاجر بالذات ہوئے۔

ایک اور حدیث الٰہی جل وعلا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کرونگا اور ان کے دین وشریعت پر ادیان شرائع کو۔

او گمراہ! اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین دین بالعرض تھے یہ دین دین بالذات ہے توریت وانجیل وزبور اللہ تعالیٰ کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر ہے یہ کہ:

"مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ[2]"

نسأل الله العفو والعافية ونعوذ به من الحور بعد الكور والكفر بعد الايمان والضلال بعد الهدى ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم وصلى الله تعالىٰ على سيدنا ومولانا محمد اخر المرسلين وخاتم النبيين واٰله وصحبه اجمعين، والحمد لله رب العٰلمين۔

" جس کے لئے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے تو اُس کے لئے کوئی نور نہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی

---

[1] [آل عمران:8]

[2] ([النور:40]

Marfat.com

اور عافیت کے طلبگار ہیں، اور ہم سنورنے کے بعد بگڑنے اور ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اُس کی پناہ کے طالب ہیں، حرکت اور طاقت نہیں مگر صرف اللہ تعالیٰ سے جو بلند و عظیم ہے، اللہ تعالیٰ کی صلواتیں ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو رسولوں کے آخری اور نبیوں کے آخری ہیں اور آپ کی سب آل و اصحاب پر، والحمد للہ رب العالمین"۔

الحمد للہ کہ بیان اپنے منتہیٰ کو پہنچا اور حق کا وضوح ذروہ اعلیٰ کو۔ احادیث متواترہ سے اصل مقصد یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور اہلبیت کرام کا نبوت و رسالت سے بے علاقہ ہونا تو بروجہ تواتر قطعی خود ہی روشن و آشکارا ہوا اور اس کے ساتھ طائفہ تالفہ وہابیہ قاسمیہ کہ خاتم النبیین کو بمعنی آخر النبیین نہ ماننا۔

اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اور نبی ہونے سے ختم نبوت میں نقصان نہ جاننا اس کے کفر خفی و نفاق جلی کا بھی بفضلہٖ تعالیٰ خوب اظہار ہوا اور ساتھ لگے رافضیوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی، اسد الغالب کی بارگاہ سے اسی (80) کوڑوں کی سزا پائی، ان چھوٹے مبتدعوں کا رد یہاں محض تبعاً و استطراداً مذکور ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال سے قرآن عظیم و احادیث مرفوعہ و اقوال اہلبیت و صحابہ و ارشاداتِ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ و اولیائے کرام و علمائے اعلام و دلائل شرعیہ اصلیہ و فرعیہ کے دفتر معمور جس کی تفصیل جلیل و تحقیق جزیل فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کی کتاب "**مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین**[1]" ۱۲۹۷ھ میں مسطور ہے۔

[1] (ان شاء اللہ العزیز، جلد ہی فقیر کی تخریج و حاشیہ کے ساتھ منظر عام پر آئے گی)

Marfat.com

منکرانِ ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت

اب بتوفیقہ تعالیٰ تکفیر منکرانِ ختم نبوت میں بعض نصوص ائمہ کرام لکھ کر بقیہ سوال کی طرف عنان گردانی منظور۔

علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ

(نص 1)

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی معتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

بحمد اللہ ایں مسئلہ درمیان اسلامیان روشن تر از ان ست کہ آنرا بکشف و بیان حاجت نہ افتد اما ایں مقدار از قرآن از ترس آں یاد کردیم کہ مبادا زندیقے جاہلے را در شبہتے اندازد و بسیار باشد کہ ظاہر نیارند کردن و بدیں طریقہا پائے درنہند کہ خدائے تعالیٰ بر ہمہ چیز قادر است کسے قدرت او را منکر نیست اما چوں خدائے تعالیٰ از چیزے خبر دہد کہ چنیں خواھد بودن یا نخواہد بودن جز چناں نباشد کہ خدائے تعالیٰ از اں خبر دہد و خدائے تعالیٰ خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد و منکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے وے را در ہر چہ از اں خبر دادے صادق دانستے و بہماں حجت ہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش از ما بداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وے باز پسیں پیغمبران است در زمان او و تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد و ہر کہ دریں بہ شک است درآں نیز بہ شک است وآنکس کہ گوید کہ بعد ازیں نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود وآنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر است اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ [1]

بحمد اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے کہ اسے بیان و وضاحت کی حاجت کیا ہے

---

[1] (معتمد فی المعتقد، باب دوم، فصل چہارم، 107 .106، المطبع مظہر العجائب مدراس سنہ ۱۲۸٦ھ)

Marfat.com

لیکن قرآن سے کچھ اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق کے لئے کسی جاہل کو شبہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ نہ رہے بسا اوقات کھلی بات کے بجائے یوں فریب دیتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی قدرت کا انکار نہیں کرسکتا لیکن جب اللہ تعالٰی کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالٰی اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالٰی خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہوسکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے گا جن دلائل سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا، جو شخص کہے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی تھا یا ہے یا ہوگا اور جو شخص کہے کسی نبی کے آنے کا امکان ہے وہ کافر ہے یہی خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر صحیح ایمان کی شرط ہے۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

(نص 2-3)

امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں:

"تنبأ فی زمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ رجل قال أمهلونی حتی اتی بعلامۃ فقال من طلب منہ علامۃ کفر لأنہ یطلبہ ذٰلک مکذب لقول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا نبی بعدی[1]"۔

---

[1] (خیرات الحسان فی مناقب الامام مع جواهر البیان، الفصل الثانی و العشرون و الثالث و العشرون فی عظیم ذکائہ، 75)

Marfat.com

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام ہمام نے فرمایا: جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد قطعی ومتواتر ضرور دینی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(نص 4 تا 7)

فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیر ہا میں ہیں:

"واللفظ للعمادی قال ،قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللهِ، أَوْ قَالَ بِالْفَارِسِيَّةِ مِنْ پیغمبرم يُرِيدُ بِهِ مِنْ پیغام می بُرَم يَكْفُرُ وَلَوْ أَنَّهُ حِينَ قَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ طَلَبَ غَيْرُهُ مِنْهُ الْمُعْجِزَةَ قِيلَ يَكْفُرُ الطَّالِبُ، وَالْمُتَأَخِّرُونَ مِنَ الْمَشَايِخِ قَالُوا إِنْ كَانَ غَرَضُ الطَّالِبِ تَعْجِيزَهُ وَافْتِضَاحَهُ لَا يَكْفُرُ [1]

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا اگر چہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں، اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز ورسوا کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم نبوۃ میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

(نص 8)

اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

[1] (الفتاوى الهندية ،مطلب فِي مُوجِبَاتُ الْكُفْرِ أَنْوَاعٌ مِنهَا مَا يَتَعَلَّقُ بِالْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ، 2\263 ، عن الفصول العمادية ،جامع الفصولين، الفصل الثامن والثلاثون في مسائل الكلمات الكفرية 2\167 وانظر: لسان الحكام فى معرفة الأحكام لابن الشحنة الحلبى ،فصل فِيمَا يكون كفرا من الْمسلم ومالا يكون، ص 415)

Marfat.com

" وواضح تكفير مدعي النبوة ويظهر كفرُ مَنْ طلب منه معجزة؛ لأنه بطلبه لها منه مجوز لصدقه مع استحالته المعلومة من الدين بالضرورة. نعم إن أراد بذلك تسفيهه وبيان كذبه فلا كفر [1]".

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اسے احمق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص 9، 10)

اسی (اعلام بقواطع الاسلام) میں ہے

"ومن ذلك (اى المكفرات) أيضاً تكذيب نبي أو نسبة تعمد كذب إليه أو محاربته أو سبه أو الاستخفاف به، ومثل ذلك كما قاله الحليمي ما لو تمنى في زمن نبينا صلى الله عليه وسلم أو بعده أن لو كان نبياً فيكفر في جميع ذلك، والظاهر أنه لا فرق بين تمني ذلك باللسان أو القلب اھ [2] مختصراً

انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کر دیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اسے بُرا کہنا اس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انہیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل

---

[1] (الإعلام بقواطع الإسلام، 159)

[2] (المنهاج في شعب الايمان للحليمي، الثالث و الأربعون من شعب الإيمان، 3\106، والإعلام بقواطع الإسلام، 85)

Marfat.com

میں کرے اھ مختصراً۔

سبحان اللہ! جب مجرد تمنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا، والعیاذ باللہ رب العلمین۔

(نص 11 تا 14)

تیمیۃ الدہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ والنظائر وغیرہا میں ہے

" واللفظ لها : إذَا لَمْ يَعْرِفْ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ، لِأَنَّهُ مِنَ الضَّرُورِيَّاتِ[1] ".

جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پچھلے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

طائفہ قاسمیہ

اقول: مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ ہزاراں ہزار جزاہائے خیر وکرم ورضوان اتم کرامت فرمائے ہمارے علمائے کرام کو اُن سے کس نے کہہ دیا تھا کہ صدہا برس بعد وہابیہ میں ایک طائفہ حائفہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگر چہ براہ نفاق وفریب کہ عوام مسلمین بھڑک نہ جائیں بظاہر لفظ" خاتم النبیین " کا اقرار کرے گا مگر اس کے بمعنی" آخر الانبیاء" ہونے سے صاف انکار کرے گا اس معنی کو خیال عوام ونا قابل مدح قرار دے گا، اسی دن کے لئے ان اجلہ کرام نے لفظ اشہر واعرف ومکتوب فی المصحف اعنی خاتم النبیین کے عوض مسئلہ بلفظ آخر الانبیاء تحریر فرمایا کہ جو حضور کو سب سے پچھلا نبی نہ مانے مسلمان نہیں، یعنی ختم نبوت اسی معنی پر داخل ضروریاتِ دین ہے یہی مراد رب العالمین ہے، اسی ضروری دین وارشاد اللہ العالمین کو یہ گمراہ معاذ اللہ عامی خیال بتاتے ہیں۔

---

[1] (الفتاوی الهندیة، 2\263 وعن الیتیمة، والاشباہ والنظائر، کتاب السیر باب الردة، 1\161، وغمز عیون البصائر في شرح الأشباہ والنظائر 2\207)

Marfat.com

مہمل ومختل ٹھہراتے ہیں" قَاتَلَهُمُ اللهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ [1] "۔
"اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں"۔ بحمد اللہ یہ کرامت علمائے کرام اُمت سے ہے
فجزاهم الله المثوبات الفاخرة ونفعنا ببركاتهم فى الدنيا والأخرة أمين۔
"اللہ تعالیٰ ان کو قابل فخر ثواب کی جزا دے اور ہمیں ان کی برکات سے دنیا وآخرت میں نفع عطا فرمائے، آمین"۔

(نص 15 و16)

تاتارخانیہ پھر عالمگیریہ میں ہے

"رَجُلٌ قال لِآخَرَ من فرشته تو اُم فى مَوْضِعِ كَذَا أُعِينُكَ على أَمْرِكَ فَقَدْ قِيلَ أَنَّهُ لَا يَكْفُرُ وَ كَذَا إِذَا قال مُطْلَقًا أنا مَلَكٌ بِخِلَافِ ما إِذَا قال أنا نَبِيٌّ [2] "۔
یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بیشک کہا کافر نہ ہوگا یوں ہی اگر مطلقاً کہا میں فرشتہ ہوں بخلاف دعوٰی نبوت کہ بالاجماع کفر ہے۔
یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانہ اقدس میں ہو مثل ابن صیاد و اسود خواہ بعد کما تقدم وسیاتی۔

(نص 17 و18)

شفاء شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی میں ہے

" (وَ كَذَلِكَ (يكفر) مَنِ ادَّعَى نُبُوَّةَ أَحَدٍ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اى فى زمنه كمسيلمة الكذاب والاسود العنسى (او) ادعى نبوة احد (بعده) فانه خاتم النبيين بنص القران والحديث فهذا تكذيب لله

[1] ([التوبۃ:30، والمنافقون:4]
[2] (الفتاوى الهندية، الباب التاسع فى احكام المرتدين، 2\266، عن التارتارخانية)

Marfat.com

ورسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (کالعیسویة) وهم طائفة (من الیهود) نسبوا لعیسٰی بن اسحٰق (الاصبهانی)الیهودی ادعی النبوة فی زمن مروان الحمار و تبعه کثیر من الیهود وکان من مذهبه تجویز حدوث النبوة بعد نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (وَكَأَكْثَرِ الرَّافِضَةِ الْقَائِلِينَ بِمُشَارَكَةِ عَلِيٍّ فِي الرِّسَالَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى الله علیه وسلم وبعده كالْبَزِيغيّة والبَيَانِيّة مِنْهُم) وهم اکفر من النصاری واشد ضررا منهم لا نهم بحسب الصورة مسلمون ویلتبس امرهم علی العوام فهؤلاء كُلُّهُم كُفَّار مُكَذِّبُون للنبی صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم لِأَنَّه صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم أَخْبَرَ أَنَّه خَاتَم النَّبِيّين. وَأَنَّه أُرْسِل كَافّة لِلنّاس وأَجْمَعَت الْأُمَّة عَلَى أن هَذَا الْكَلَام عَلَى ظَاهِرِه وَأَنّ مَفْهُومَه الْمُرَاد منه دُون تَأْوِيل وَلَا تَخْصِيص فَلَا شَكّ فِي كُفْر هَؤُلَاء الطَّوَائِف كلها قَطْعًا إجماعًا وسمعا. اھ [1] مختصراً۔

یعنی اسی طرح وہ بھی کفر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذاب واسود عنسی یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لئے کہ قرآن وحدیث میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ ورسول کو جھٹلاتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسٰی بن اسحٰق یہودی کی طرف منسوب ہے، اس نے مروان الحمار کے زمانے میں ادعائے نبوت کیا تھا اور بہت یہود اس کے تابع ہو گئے۔

اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت

---

[1] (الشفا للقاضی عیاض، فصل فی بیان ما هو من المقالات، 2\609، ونسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض فصل فی بیان ما هو من المقالات، 4\508.506)

Marfat.com

رافضی کہ مولا علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد اُنہیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دوفرقے بزیغیہ و بیانیہ، ان لوگوں کا کفر نصارٰی سے بڑھ کر ہے اور اُن سے زائد ان کا ضرر کہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور اُمت نے اجماع کیا کہ یہ آیات و احادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماع امت و بحکم حدیث و آیت بالیقین کافر ہیں۔

منکرانِ ختمِ نبوت کے فرقے

الحمدللہ! اس کلام رشید نے ولید پلید و روافض بلید و قاسمیہ جدید و امیریہ [1] طرید کسی مردود و عنید کا تسمہ نہ لگا وللہ الحجۃ السامیہ، یہ فقرے آب زر سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصارٰی سے بدتر اور کھلے کافروں سے انکار زائد ضرر، والعیاذ باللہ العزیز الاکبر۔

---

[1] (اسی طرح طائفہ مرزائیہ متبعان غلام احمد قادیانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اُترنے کا مدعی ہے اپنے کلام کو کلام الٰہی و منزل من اللہ بتاتا ہے اور اس کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے منقول کہ اس میں صراحۃً اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیاء سے افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امرتسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے مدلل و مفصل فتویٰ تحریر فرمایا جس کا حسن بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام السوء والعقاب ہے۔ (وللہ الحمد، عفی عنہ مصحح)

Marfat.com

(نص 19 و 20)

وجیز امام کردری و مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

"وأما الإيمان بسيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم فيجب بأنه رسولنا في الحال وخاتم الأنبياء والرسل فإذا آمن بأنه رسول ولم يؤمن بأنه خاتم الأنبياء لا يكون مؤمنا[1]".

ہمارے مولا ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہو گیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں، اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔

اقول: یہاں رسالت پر ایمان مجازاً بنظر صورت بحسب ادعائے قائل بولا گیا ورنہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلالہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا۔ کما تقدم فی کلام الامام التورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(نص 21)

امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں

"من ادعى النبوة في زماننا او صدق مدعيا لها او اعتقد نبيا في زمانه صلى الله تعالى عليه وسلم اوقبله من لم يكن نبيا كفر اھ[2] ملخصًا".

جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے

[1] (مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر، باب المرتد، الفاظ الكفر انواع 1\691)

[2] (الانوار لاعمال الابرار

Marfat.com

زمانے میں کسی کو نبی ماننے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جاننے کافر ہو جائے اھ ملخصاً۔

(نص 22)

امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں

"أن الأمة فهمت [بالاجماع] من هذا اللفظ ... أنه أفهم عدم نبی بعده أبداً وعدم رسول [بعده] أبداً وأنه ليس فيه تأويل ولا تخصيص۔ و من أوله بتخصيص ... فكلامه من أنواع الهذيان لا يمنع الحكم بتكفيره؛ لأنه مكذب لهذا النص الذى أجمعت الأمة على أنه غير مؤول ولا مخصوص [1]۔

یعنی تمام اُمت محمدیہ علی صاحبہا وعلیہا الصلوٰۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام اُمت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گھڑیئے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے بر ّانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امتِ مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

بحمد اللہ! یہ عبارت بھی مثل عبارت شفاء ونسیم تمام طوائف جدیدہ قاسمیہ وامیریہ خذلہم اللہ تعالیٰ کے ہذیانات کا رد جلیل وجلی ہے آٹھ آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رد فرما

---

[1] (الاقتصاد فی الاعتقاد ،بیان من یجب تکفیره من الفرق، الرتبة السادسة 137، أوله فقط، وانظر لتمامه ،نظم الدرر فی تناسب الآيات والسور للبقاعی ،سورة الأحزاب 15\366، والسراج المنير في الإعانة على معرفة بعض معاني كلام ربنا الحكيم الخبير للخطيب الشربينی 3\253، واكفار الملحدين للكشميری 76)

Marfat.com

گئے، یہ ائمہ دین کی کرامت منجلی ہے۔

(نص 23)

غنیۃ الطالبین شریف میں عقائد ملعونہ غلاۃ روافض کے بیان میں فرمایا:

" ادعت ایضا أن علیا نبی (الی قوله رضی الله تعالیٰ عنه) لعنهم الله وملئکته وسائر خلقه الیٰ یوم الدین وقلع آثارهم واباد خضرأهم ولا جعل منهم فی الأرض دیارا فانهم بالغوا فی غلوهم ومردوا علی الکفر وترکوا الاسلام وفارقوا الایمان وجحدو الإله والرسل والتنزیل فنعوذ بالله ممن ذهب الیٰ هٰذه المقالة [1]"

یعنی غالی رافضیوں کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ مولا علی نبی ہیں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق قیامت تک ان رافضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درخت کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دے تباہ کردے زمین پر ان میں کوئی بسنے والا نہ رکھے کہ انہوں نے اپنا غلو حد سے گزار دیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے ایمان سے جدا ہوئے اللہ و رسول و قرآن سب کے منکر ہو گئے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا مذہب رکھے۔

الحمدللہ! اللہ عزوجل نے یہ دعائے کریم مستجاب فرمائی غرابیہ وغیرہا ملعون طوائف کا نشان نہ رہا اب جو اس دارالفتن ہند پر محن کی زمین میں فتنوں کی بوچھاڑ کی گندہ بہار میں دو ایک حشرات الارض کہیں کہیں تازہ نکل پڑے وہ بھی بحمداللہ تعالیٰ جلد جلد اپنے مقر سقر کو پہنچ گئے ایک آدھ کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہر الٰہی سے

"اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ۔ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ۔ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ [2]۔

" کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے مجرموں

---

[1] (غنیۃ الطالبین، ترجمہ وحواشی فارسی علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی، ص220، مطبوع لاہور ۱۲۸۲ھ)

[2] [المرسلات:16۔18]

Marfat.com

کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں"، کا منتظر ہے۔

(نص:24)

تحفہ شرح منہاج میں ہے

"(أَوْ كَذَّبَ رَسُولًا) أَوْ نَبِيًّا أَوْ نَقَصَهُ بِأَيِّ مُنْقِصٍ كَأَنْ صَغَّرَ اسْمَهُ مُرِيدًا تَحْقِيرَهُ أَوْ جَوَّزَ نُبُوَّةَ أَحَدٍ بَعْدَ وُجُودِ نَبِيِّنَا صلى الله تعالى عليه وسلم وَعِيسَى عليه الصلاة والسلام نَبِيٌّ قَبْلُ فَلَا يَرِدُ [1]"

یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے، مثلاً بہ نیت توہین اس کا نام چھوٹا کر کے لے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہو چکے ان سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

(نص:25)

عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

"فساد مذهبهم غني عن البيان بشهادة العيان، كيف وهو يؤدي إلى تجويز مع نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم أوبعده و ذلك يستلزم تكذيب القرآن إذ قد نص على أنه خاتم النبيين وآخر المرسلين، وفي السنة: أنا العاقب لا نبي بعدي، وأجمعت الأمة على إبقاء هذا الكلام على ظاهره وهذا إحدى المسائل المشهورة التي كفرنا بها الفلاسفة لعنهم الله تعالى [2]".

فلاسفہ نے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے آدمی ریاضتیں مجاہدے کرنے سے پا سکتا

[1] (تحفة المحتاج في شرح المهاج، لابن حجر الهيتمي، كتاب الردة 9\87، وانظر: نهاية المحتاج الى شرح المنهاج للرملي 7\415)

[2] (المعتقد المنتقد بحواله شرح الفرائد للنابلسي مع المستند المعتمد، ص 74.75)

Marfat.com

ہے اس کے رد میں فرماتے ہیں کہ ان کے مذہب کا بطلان محتاجِ بیان نہیں آنکھوں دیکھا باطل ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس کے نتیجے میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی نبی کا امکان نکلے گا اور یہ تکذیب قرآن کو مستلزم ہے قرآن عظیم نص فرما چکا کہ حضور خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں پچھلا نبی ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور اُمت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنی پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے ہیں، یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے فلاسفہ کو کافر کہا اللہ تعالی ان پر لعنت کرے۔

نقل هذين خاتم المحققين معين الحق المبين السيف المسلول مولانا فضل الرسول قدس سره في المعتقد المنتقد.

یہ مذکورہ دونوں عبارتیں خاتم المحققین، حق مبین کے معاون ننگی تلوار مولانا فضل رسول قدس سرہ نے اپنی کتاب "المعتقد المنتقد" میں نقل کی ہیں۔

(نص:26)

مواہب شریف آخر نوع ثالث، مقصد سادس میں امام ابن حبان[1] صاحب صحیح مسمی بالتقاسیم والانواع سے نقل فرمایا:

"من ذهب إلى أن النبوة مكتسبة لا تنقطع، أو إلى أن الولى أفضل من النبي فهو زنديق الى آخره[2]".

---

[1] (میں کہتا ہوں: دراصل ابوحیان تھا جو کہ کتابت کی غلطی کی وجہ سے ابن حبان لکھا گیا اور یہی مشہور ہو گیا جیسا کہ اس کی شرح اور اکفار الملحدین ص 115 پر بھی ابن حبان ہی ہے اور امام ابن حبان صاحب صحیح ہیں مگر یہ قول ابن حبان کا نہیں بلکہ ابوحیان الاندلسی کا ہے جیسا کہ ان کی تفسیر "البحر المحیط، سورۃ الاحزاب 8\485 میں موجود ہے، واللہ تعالی اعلم بالصواب)

[2] (المواهب اللدنيه، المقصد السادس، النوع الثالث، 2\546)

Marfat.com

"جو اس طرف جائے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے ختم نہ ہوگی، یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ زندیق بے دین ملحد دہریہ ہے"۔

علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا:

"لتکذیب القرآن، وخاتم النبیین [1]"

یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآن عظیم و ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

(نص: 27و28)

بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے:

"وصنف من الروافض قالوا بان الأرض لا تخلو عن النبی والنبوۃ صارت میراثا لعلی وأولادہ. وقال اھل السنۃ والجماعۃ لا نبی بعد نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال اللہ: "وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" وقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: "لا نبی بعدی". ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ أنکر النص وکذلك لو شك فیہ ا ھ [2]" ببعض اختصار۔

رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولا علی اور اُن کی اولاد کے لئے میراث ہوگئی ہے اور اہلسنّت و جماعت نے فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ہاں خدا کے رسول ہیں اور سب انبیاء میں پچھلے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں، تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم و نص صریح کا منکر ہے یوں ہی جسے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

---

[1] (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، المقصد السادس النوع الثالث، 8\399)

[2] (روح البیان، سورۃ الاحزاب، 7\188)

Marfat.com

(نص:29)

تمہید ابوشکور سالمی میں ہے

"قالت الروافض ان العالم لا یکون خالیا من النبی قط وھذا کفر لان اللہ تعالیٰ قال وخاتم النبیین ومن ادعی النبوۃ فی زماننا فانہ یصیر کافرا ومن طلب منہ المعجزات فانہ یصیر کافرا لانہ شك فی النص ویجب الاعتقاد بانہ ما کان لاحد شرکۃ فی النبوۃ لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخلاف ما قالت الروافض ان علیا کان شریکا لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبوۃ وھذا منھم کفر [1]"۔

رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وخاتم النبیین اب جو دعوٰی نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشادِ الٰہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولیٰ علی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شریک نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر ہے۔

(نص:30)

بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبدالعلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں:

"محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین وأبو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ أفضل الأصحاب والأولیاء وھا تان القضیتان مما یطلب بالبرھان فی علم الکلام والیقین المتعلق بھما یقین ثابت ضروری باق الی الابد ولیس الحکم فیھما علی أمر کلی یجوز العقل تناول ھذا الحکم لغیر

[1] (التمہید فی بیان التوحید، الباب السابع فی المعرفۃ والایمان، ص 113.114)

Marfat.com

هٰذین الشخصین وانکار هذا مکابرة و کفر [1]۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابد الآباد تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء ہونا کسی امر کلی کے لئے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل ان دونوں ذات پاک کے سوا کسی اور کے لئے اس کا ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے۔

اقول: فیہ لف ونشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے انکار قرآن وسنت واجماع اُمت کے ساتھ مکابرہ ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار کفر، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

تذییل

امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ، مقصد سابع، فصل اول، پھر علامہ عبد الغنی نابلسی حدیقہ ندیہ، باب اول، فصل ثانی میں فرماتے ہیں:

"العلم اللدنی نوعان: لدنی رحمانی ولدنی شیطانی. والمحك هو الوحی، ولا وحی بعد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم. وأما قصة موسى مع الخضر عليهما الصلوٰة والسلام فالتعلق بها فی تجویز الاستغناء عن الوحی بالعلم اللدنی إلحاد و کفر، یخرج عن الإسلام، موجب لإراقة الدم. والفرق: أن موسى عليه الصلوٰة والسلام لم یکن معبوثا إلى الخضر. ولم یکن الخضر مأمورا بمتابعته. ومحمد صلى الله تعالى عليه وسلم مبعوث إلى جميع الثقلين، فرسالته عامة للجن والإنس فی كل زمان، فمن ادعى أنه مع محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كالخضر مع موسى عليهما الصلوٰة والسلام، أو

[1] (شرح سلم لعبد العلی، بحث التصدیقات آخر کتاب، ص 260)

Marfat.com

جوز ذلك لأحد من الأمة. فليجدد إسلامه. (لكفره بهذه الدعوى) وليتشهد شهادة الحق. (ليعود الى الاسلام) فإنه مفارق لدين الإسلام بالكلية. فضلا عن أن يكون من خاصة أولياء الله تعالى. وإنما هو من أولياء الشيطان وحلفائه ونوابه. (فى الضلال والإضلال)

والعلم اللدنى الرحمانى هو ثمرة العبودية والمتابعة لهذا النبى الكريم عليه أزكى الصلاة وأتم التسليم. وبه يحصل الفهم فى الكتاب والسنة بأمر يختص به صاحبه كما قال على (امير المؤمنين) وقد سئل (كما فى الصحيح وسنن النسائى) هل خصكم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بشيء دون الناس؟ (كما تزعم الشيعة) فقال: لا. إلا فيما يؤتيه الله عبدًا. فى كتابه. اھ [1] - مختصراً مزيدا ما بين الهلالين من شرح العلامة الزرقانى. رزقنا الله تعالى بمنّه والائه بفضل رحمته باوليائه وصل وسلم على خاتم انبيائه محمد واٰله وصحبه واحبائه اٰمين.

یعنی علم لدنی دوقسم ہے رحمانی اور شیطانی، اوران کے پہچاننے کا معیاروحی ہے کہ جواس کے مطابق ہے رحمانی ہے اور جواس کے خلاف ہے شیطانی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کہے میرا یہ علم وحی جدید کے مطابق ہے، رہا خضر وموسی علیہما الصلوٰۃ والسلام کا قصہ (کہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسی علیہما الصلوٰۃ والسلام کو معلوم نہ تھا، اسے یہاں دستاویز بنا کر علم لدنی کے سبب وحی کی پروانہ رکھنا نری بے دینی وکفر ہے، اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس کے قائل کا قتل واجب، اور فرق یہ ہے کہ موسی علیہ

---

[1] (المواهب اللدنية المقصد السابع، الفصل الاول، 2\634.633، وشرح الزرقانى على المواهب اللدنية، 9\123.122، والحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية، الباب الأول، الفصل الثانى، وقد صرح العلماء بان الالهام، ص 166.165)

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے نہ خضر کو ان کی پیروی کا حکم (کہ وہ تو خاص بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے کان النبی یبعث الٰی قومه خاصة) اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جن وانس (بلکہ تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں (وارسلت الی الخلق کافة) تو حضور کی رسالت ہر زمانے میں سب جن وانس کو شامل ہے تو جو مدعی ہو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے تھے جیسے موسیٰ کے ساتھ خضر، اُمت میں کسی کے لئے یہ مرتبہ ممکن مانے وہ نئے سرے سے مسلمان ہو کہ اس قول کے باعث کافر ہو گیا مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھے کہ وہ دین اسلام سے یک لخت جدا ہو گیا چہ جائیکہ اللہ عزوجل کے خاص اولیاء سے ہو وہ تو شیطان کا ولی اور گمراہی و گمراہ گری میں ابلیس کا خلیفہ و نائب ہے۔

علم لدنی رحمانی بندگی خدا و پیروی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن وحدیث میں ایک خاص سمجھ حاصل ہو جاتی ہے جس طرح صحیح بخاری وسنن نسائی میں ہے کہ امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے سوال ہوا کہ تم اہل بیت کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی خاص شئے ایسی عطا فرمائی ہے جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا کہ رافضی گمان کرتے ہیں؟ فرمایا: نہ مگر وہ سمجھ جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو قرآن عزیز میں عطا فرمائی اھ، مختصراً ہلالین میں شرح زرقانی کی عبارت زائد لائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل، احسان و نعمت ہمیں عطا فرمائے بوسیلہ اولیاء اللہ صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور اُن کی آل واصحاب سب پر۔ آمین۔

سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا

ولید بلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عنید صراحۃً جاحد ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید امیری، قاسمی، مشھدی مرید، رافضی غالی وہابی شدید، سب صریح کافر مرتد طرید علیهم لعنة العزیز الحمید (ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو) اور جو کافر ہو وہ قطعاً

Marfat.com

سید نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ [1] "۔

" وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں"۔ نہ اسے سید کہنا جائز

منافق کو سید نہ کھو

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ" [2]۔ رواہ ابوداؤد والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

" منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب عز وجل کا غضب ہو"۔

اس کو ابوداؤد اور نسائی نے بسند صحیح حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلْمُنَافِقِ يَا سَيِّدُ فَقَدْ أَغْضَبَ رَبَّهُ عزوجل [3] "۔

" جو کسی منافق کو" اے سید" کہے اس نے اپنے رب کا غضب اپنے اُوپر لیا"۔

والعیاذ باللہ رب العلمین۔

---

[1] [ھود:46]

[2] (أخرجه أبو داود في السنن ، الادب ،بَاب لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبَّتِي (4977)، والنسائي في السنن الكبرى 101\9(10002)، وأحمد في مسنده (22939)، والبخاري في الأدب المفرد (760)،والبزار في مسنده 277\10 (4382)،وابن أبي الدنيا في الصمت (364)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 247.248\15(5987) ،وابن السني في عمل اليوم والليلة (391)، كلهم من حديث بريدة رضي الله عنه۔ فقد صحح إسناده المنذري في الترغيب والعراقي في تخريج الإحياء والنووي في الأذكار۔

[3] (أخرجه الحاكم في المستدرك 347\4(7865)، صححه الحاكم، وتعقبه الذهبي

Marfat.com

پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انتفائے حکمی ہو حاشا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب و طاہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو ائمہ دین اولیائے کاملین علمائے عالمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ ساداتِ کرام بحمد اللہ تعالیٰ خباثت کفر سے محفوظ و مصئون ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا، قال اللہ تعالیٰ:

"إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا"[1]۔

"اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والو! اور تمہیں خوب پاک کردے ستھرا کرکے"۔

تمام فوائد اور بزار و ابویعلیٰ مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللهُ وَذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ[2]"۔

"بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی ساری نسل کو

---

[1] [الأحزاب:33]

[2] (أخرجه تمام فى الفوائد 154. 155\1(356. 357. 358)، والبزار فى مسنده 223. 224\5(1829)، وأبو يعلى كما فى المطالب العالية (3959)، والطبرانى فى الكبير 41\3(2625)،و 406\22(1018)،و الحاكم فى المستدرك 165\3 (4726)، وابن شاهين فى شرح مذاهب أهل السنة 293(181)،وفى فضائل فاطمة (10)، والعقيلى فى الضعفاء 184\3،وابن عدى فى الكامل 59\5،وأبو نعيم فى الحلية 188\4، وذكره الهندى فى كنز العمال (34220)، صححه الحاكم وتعقبه الذهبى فى تلخيصه۔ قلت : هذا الحديث مداره على عمرو بن غياث الكوفي، وقد اختلف عليه في إسناده على ثلاثة أوجه: الوجه الأول: مرفوعًا إلى النبي صلى الله عليه وسلم۔

Marfat.com

آگ پر حرام کردیا"۔

اھل بیت سے کوئی بھی جھنمی نھیں

ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي النَّارَ فَأَعْطَانِيهَا [1]"۔

"میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی"۔

اھل بیت عذاب سے بری ھیں

طبرانی بسند صحیح [2] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی،

==الوجه الثاني: عنه عن عاصم، عن زر مرسلاً، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قد قال البزار : وَهَذَا الْحَدِيثُ لَا نَعْلَمُهُ رَوَاهُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ إِلَّا عَمْرُو بْنُ غِيَاثٍ، وَعَمْرُو هَذَا كُوفِيٌّ لَمْ يُتَابِعْ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ، وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ مُرْسَلًا۔ الوجه الثالث: روى موقوفًا على ابن مسعود رضي الله عنه۔ كما عند العقيلي ،وقال :مَوْقُوفًا هَذَا أَوْلَى۔وقد روى الحديث عن خذيفة بن اليمان رواه المهرواني فى المهروانيات الجزء الثانى من الفوائد المنتخبة الصحاح الحسان (67)،وللحديث شاهد آخر من حديث ابن عباس رضى الله عنهما ،رواه الطبرانى فى الكبير 263\11(11685)۔وقال الهيثمى فى المجمع 202\9: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.وانظر :تنزيه الشريعة المرفوعة لابن عراق 416۔418)

[1] (أخرجه ابن بشران فى الامالى 148(332) ضعيف جدا)

[2] (افاده الهيثمى فى الصواعق حيث قال جاء بسند رواته ثقات انه صلى الله تعالى عليه وسلم قال لفاطمة فذكره۔ ۱۲ منه (م)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

"إِنَّ اللهَ تعالى غَيْرُ مُعَذِّبِكِ، وَلَا وَلَدِكِ [1]"۔

"بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو"۔

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"انما سميت فاطمة لان الله فطمها وذريتها عن النار يوم القيمة [2]"۔

"فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی نسل کو روز قیامت آگ سے محفوظ فرمادیا"۔

اھل بیت آگ میں نھیں جاسکتے

قرطبی آیہ کریمہ "وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى" کی تفسیر میں حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل کہ انہوں نے فرمایا:

"رِضَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا يَدْخُلَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ النَّارَ [3]"۔

---

[1] (أخرجه الطبراني فی الكبير 263\11 (11685)، ومن طريقه المقدسی فی الأحاديث المختارة 132.133\12 (156)، وقال الهيثمی فی المجمع 202\9: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

[2] (لم أقف عليه لكن ذكر ابن عراق فی تنزيه الشريعة 413\1 بنحوه، من حديث علی رضی الله عنه، وقال: أخرجه ابن عَسَاكِر وَفِي سَنَده من ينظر فِيهِ، والله أعلم)

[3] (أخرجه ابن جرير فی تفسيره 488\24، ومن طريقه الثعلبی فی تفسيره 224\10، وذكره القرطبی فی تفسيره 95\20، عن السدی عن ابن عباس رضی الله عنهما)

Marfat.com

"یعنی اللہ عز وجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راضی کر دینے کا وعدہ فرمایا اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اس میں ہے کہ ان کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے"۔

نار دو (2) قسم کی ہے، نارِ تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو، اور نارِ خلود کافر کے لئے ہے، اہل بیت کرام میں حضرت امیر المؤمنین مرتضی وحضرت بتول زہرا وحضرت سید مجتبیٰ و حضرت شہید کربلا صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہم وعلیہم وبارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہٖ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظی لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر، اور اسی طرف کلماتِ اہل تحقیق ناظر، جب تو مراد بہت ظاہر، اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود۔

شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی میں زیر حدیث مذکور:

"انما سميت فاطمة هي فأما هي، وابناها، فالمنع مطلق، وأما من عداهم، فالممنوع عنهم نار الخلود. وأما ما رواه أبو نعيم، والخطيب، أن عليا الرضا بن موسى الكاظم بن جعفر الصادق سئل عن حديث أن فاطمة أحصنت. فقال: خاص بالحسن والحسين، وما نقله الإخباريون عنه من توبيخه لأخيه زيد حين خرج على المأمون، وقوله أغرك قوله صلى الله تعالى عليه وسلم أن فاطمة أحصنت الحديث، أن هذا لمن خرج من بطنها، لا لي، ولا لك. فهذا من باب التواضع، وعدم الاغترار بالمناقب، وإن كثرت، كما كان الصحابة المقطوع لهم بالجنة على غاية من الخوف، والمراقبة وإلا فلفظ ذرية، لا يخص بمن خرج من بطنها في لسان العرب ﴿وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ﴾ [الأنعام: 84] وبينهم وبينه قرون كثيرة فلا يرد بذلك مثل على الرضا مع فصاحته ومعرفته لغة العرب، على أن التقييد بالطائع يبطل

Marfat.com

خصوصية ذريتها ومحبيها إلا أن يقال لله تعذيب الطائع. فالخصوصية أن لا يعذبه إكراما لها. والله أعلم. اھ [1] مختصرا۔

بیشک فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ نام ہے لیکن فاطمہ اور ان کے بیٹے تو ان پر مطلقاً جہنم کی آگ ممنوع ہے لیکن ان کے ماسوا کے لئے جہنم کا خلود ممنوع ہے۔ آپ پر اور ان پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو۔ اور لیکن جو ابو نعیم اور خطیب نے روایت کیا ہے کہ علی رضا بن موسیٰ کاظم ابن جعفر الصادق سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا کہ فاطمہ نے اپنے حرم گاہ کو محفوظ رکھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا یہ حسن اور حسین کے لئے خاص ہے اور وہ جو مورخین نے ان سے یہ نقل کیا کہ انہوں نے اپنے بھائی زید کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا جب اس نے مامون پر خروج کیا اور کہا کیا تجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان نے غرور میں مبتلا کیا ہے کہ فاطمہ نے اپنی حرم گاہ کو محفوظ رکھا ہے۔ (الحدیث) اس پر انہوں نے فرمایا یہ میرے اور تیرے لئے خاص نہیں بلکہ جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوا ہے ان سب کے لئے ہے، تو یہ تواضع اور مناقب کثیرہ کے باوجود غرور نہ کرنے کے باب سے ہے جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے جنت قطعی ہے اس کے باوجود وہ خوف و مراقبہ میں مبتلا تھے، ورنہ تو ذریت کا لفظ عربی زبان میں ایک پیٹ کی اولاد کے لئے خاص نہیں، جیسے آیہ کریمہ ومن ذریتہٖ داوٗد سلیمٰن ہے، حالانکہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور داوٗد و سلیمٰن علیہما السلام کے درمیان کئی قرون کا فاصلہ ہے، لہٰذا علی رضا اپنی فصاحت اور عربی لغت کی معرفت کے باوجود یہ خاص مراد نہیں لے سکتے، علاوہ ازیں نافرمان کی تقلید حضرت زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کی خصوصیت کو باطل کر دیتی ہے، مگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نافرمان کی تعذیب کا اختیار ہے لیکن حضرت زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اکرام کے لئے اُسے اُسے عذاب نہیں دیتا، واللہ تعالیٰ اعلم اھ مختصراً۔

---

[1] (شرح الزرقانی المواهب اللدنية، المقصد الثانی، الفصل الثانی، 332\4)

Marfat.com

"ورأیتنی کتبت علی ھامش قولہ الا ان یقال ما نصہ۔ اقول ولا یجدی فان الوقوع ممنوع باجماع أھل السنة وأما الامکان فثابت عند من یقول بہ الی خلاف ائمتنا الماتریدة رضی اللہ تعالیٰ عنھم فانھم یحیلونہ وقد تکلمت فی المسئلة علی ھامش فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت لبحر العلوم بما یکفی ویشفی فانی اجدنی فیھا أرکن وأمیل الی قول ساداتنا الاشعریة رحمھم اللہ تعالیٰ ورحمنا بھم جمیعا واللہ أعلم بالصواب فی کل باب"۔

میں نے زرقانی کے قول "الاان یقال" پر حاشیہ لکھا ہے جس کی عبارت یہ ہے اقول (میں کہتا ہوں) ان کا یہ بیان مفید نہیں ہے عذاب کا وقوع تو باجماع اہلسنّت ممنوع ہے، باقی رہا امکان تو یہ اس قائل کے ہاں ثابت ہے جو ہمارے ائمہ ماتریدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف ہے کیونکہ یہ ائمہ محال سمجھتے ہیں، میں نے اس مسئلہ پر کتاب مسلم الثبوت کی شرح بحرالعلوم فواتح الرحموت پر حاشیہ میں کافی اور شافی بحث کی ہے میں نے وہاں اپنے کو سادات اشعریہ رحمہم اللہ کے قول کی طرف مائل پایا، اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

فتاوٰی حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

"إذا تقرر ذٰلك فمَنْ عُلمتْ نسبته إلَى آل الْبَيْت النَّبَوِيّ والسر الْعلوِى لَا يُخرجهُ عَن ذٰلك عَظِيم جِنَايَته وَلَا عدم ديانته وصيانته. وِمنْ ثَمَّ قَالَ بعض الْمُحَقّقين: مَا مِثَال الشريف الزَّانِي أَو الشَّارِب أَو السَّارِق مثلا إِذا أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَد إِلَّا كأمير أَو سُلْطَان تلطّختْ رِجلَاهُ بقذر فَغسله عَنْهُمَا بَعْض خَدَمته، وَلَقَد برّ فِي هَذَا الْمِثَال وحقق، وليتأمل قَول النَّاس فِي أمثالهم: الْوَلَد الْعَاق لَا يحرم الْمِيرَاث. نعم الْكفْر إِنْ فرض وُقُوعه لأحد من أهل الْبَيْت وَالْعِيَاذ بِاللَّه، هُوَ الَّذِي يقطع النِّسْبَة بَين مَنْ وَقع مِنْهُ وَبَين شرفه صلى الله عَلَيْهِ وَسلم. وَإِنَّمَا قلتُ إِنْ فُرِض لأنني أكاد أَن أجزم أَنَّ حَقِيقَة

Marfat.com

الكُفر لَا تقع مِمَّن عُلِم اتِّصَال نسبه الصَّحِيح بِتِلْكَ البَضْعَة الكَرِيمَة حاشاهم الله من ذَلِك. وَقد أحَال بَعضهم وُقُوع نَحْو الزِّنَا أَو اللواط مِمَّن عُلِم شرفُهُ فَمَا ظَنك بالكُفر [1]۔

توجب یہ ثابت ہوا توجس کی نسبت اہلبیت نبی اور علوی حضرات کی طرف معلوم ہے تو اس کی بڑی جنایت اور عدم دیانت وصیانت اس کو اس نسبت سے خارج نہ کرے گی، اس بات کی بناء پر بعض محققین نے فرمایا زانی یا شرابی یا چور سید پر حد قائم کرنے کی مثال صرف یہی ہے جیسے امیر یا سلطان کا کوئی خادم اس کے پاؤں پر لگی نجاست کو صاف کرے، اس مثال کو غور سے سمجھا جائے اور لوگوں کی اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ نافرمان اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، ہاں اگر ان حضرات سے کفر کا وقوع فرض کیا جائے، والعیاذ باللہ، تو اس سے وہ نسبت منقطع ہو جائے گی، میں نے صرف فرض کرنے کی بات اس لئے کی ہے کیونکہ مجھے جزم کی حد تک یقین ہے کہ جو صحیح النسب سید ہو اس سے حقیقی کفر کا وقوع نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ ان کو اس سے بلند رکھے، بعض نے ان سے زنا اور لواطت جیسے افعال کو بھی محال کہا ہے بشرطیکہ ان کی نسبی شرافت یقینی ہو تو پھر کفر کے متعلق تیرا کیا خیال ہے۔

شیخ اکبر اور اہلبیت

امام الطریقۃ لسان الحقیقۃ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ باب ۲۹ میں فرماتے ہیں:

"لما كان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم عبدا محضا قد طهره الله و اهل بيته تطهيرا واذهب عنهم الرجس وهو كل ما يشينهم فهم المطهرون بل هم عين الطهارة فهذه الأية تدل على ان الله تعالیٰ قد شرك اهل البيت مع رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فى قوله تعالیٰ "ليغفر .

[1] (الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي، مَا الحِكْمَة فِي خصوصِيَّة الشّرف من ذُرِّيَّة سيدنَا عَليّ وَفَاطِمَة رَضِي الله عَنْهُمَا، 119)

Marfat.com

لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر"، و ای وسخ وقذر من الذنوب فطهر الله سبحانه نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمغفرة مما هو ذنب بالنسبة الینا فدخل الشرفاء اولاد فاطمة کلهم رضی الله تعالیٰ عنهم ومن هو من أهل البیت مثل سلمان الفارسی رضی الله عنه الی یوم القیمة فی حکم هذه الاٰیة من الغفران [1] الی اٰخر ما افادوا جادو ثمه کلام طویل نفیس جلیل فعلیك به رزقنا الله العمل بما یحبه ویرضاه اٰمین!۔

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خاص عبد ہیں کہ ان کو اوران کے اہل بیت کو کامل طور پر پاک کر دیا ہے اور ناپاکی کو ان سے دور کر دیا ہے اور رجس ہر ایسی چیز ہے جو ان حضرات کو داغدار کرے تو وہ پاکیزہ لوگ بلکہ وہ عین طہارت ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اہل بیت کو طہارت میں شریک فرمایا ہے جس پر آیہ کریمہ ہے "لیغفر لک اللہ" اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے پہلے اور پچھلے آپ کے خطایا معاف کر دئے یعنی گناہوں کی میل وقذر سے آپ کو پاک رکھا ہے جو ہماری نسبت سے گناہ ہو سکتے ہیں تو تمام سادات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد اس حکم میں داخل ہے اور وہ جو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مثل اہل بیت میں داخل ہیں قیامت تک اس آیت کے حکم میں بخشش سے، آخر تک جو حضرت شیخ نے بہترین فائدہ مند کلام فرمایا یہاں آپ کا جلیل نفیس طویل کلام ہے تو آپ پر لازم ہے کہ اس کی طرف راجع ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پسندیدہ عمل کا حصہ عطا فرمائے، آمین!

[1] (الفتوحات المکیة، الباب التاسع والعشرون، 1\196)

Marfat.com

بدعقیدہ سید [1]

اگر کہے بعض کٹر نیچری بیشمار اشد غالی رافضی بہت سچّے ملحد جھوٹے صوفی کچھ ہفت حنا تم شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحۃً منکرین ضروریات دین ہیں سید کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

اقول: کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت والناس امناء علی انسابھم (لوگ اپنے نسبوں میں امین ہیں) مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہوتو شہرت بے دلیل نامقبول وعلیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت پر اور کیا دلیل درکار، کافر نجس ہے۔

قال تعالیٰ: "إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ [2]"۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "بے شک مشرک نرے ناپاک ہیں"۔

اور ساداتِ کرام طیب وطاہر قال اللہ تعالیٰ: "وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [3]"۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے"۔

اور نجس وطاہر باہم متبائن ہیں کہ ایک شے پر معاً اُن کا صدق محال، جب علمائے کرام تصریح فرما چکے کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا اور یہ شخص صراحۃً کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر، اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہوتو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراضِ فاسدہ سے براہِ دعوی سید بن بیٹھے ع

"غلّہ تا ارزاں شود امسال سیدی شوم"

---

[1] (ف: جو کلمہ گو منکر ضروریات دین سید کہلاتا ہے ضرور قصداً سید بن بیٹھا یا کسی اور سبب سے انتساب میں خطا ہے۔

[2] [التوبۃ:28]

[3] [الاحزاب:33]

Marfat.com

"اس سال سید بنوں گا تاکہ خوراک میں آسانی ہو"۔

رافضی سید

اور رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے، آج ایک رذیل سا رذیل دوسرے شہر میں جا کر رفض اختیار کرے کل میر صاحب کا تمغا پائے تو فلاں کافر سے کیا دور ہے کہ خود بن بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادعائے سیادت کیا اور جب سے یونہی مشہور چلا آتا ہو، اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت تامہ ہے، علامہ محمد بن علی صبان مصری اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ وفضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں:

"ومن این تحقق ذٰلك لقیام احتمال زوال بعض النساء و کذب بعض الاصول فی الانتساب [1]"۔

"یہ کیسے ثابت ہوا جبکہ بعض عورتوں کی غلط کاری اور نسب بنانے میں بعض مردوں کے جھوٹ کا احتمال ہے"۔

یہ وجوہ ہیں ورنہ حاشاللہ ہزار ہزار حاشاللہ نہ بطن پاک حضرت بتول زہرا میں معاذ اللہ کفر وکافری کی گنجائش، نہ جسم اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بُعد پر عیاذاً باللہ دخولِ نار کے لائق، الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی وہابی متصوف نیچری [2] ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔

---

[1] (اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفی وفضائل اھل البیت الطاھرین۔۔۔۔)

[2] (اسی طرح مرزائی وغیرہ ۱۲ مصحح)

Marfat.com

دلیل اوّل

تین قیاس پر مشتمل

قیاس (1) یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس۔ نتیجہ: یہ شخص نجس ہے۔

قیاس (2) ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں، نتیجہ: کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

قیاس (3) اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجئے یہی شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

نتیجہ: یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اول کا صغرٰی مفروض اور کبرٰی منصوص اور دوم کا صغرٰی منصوص اور کبرٰی بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

دلیل دوم

قیاس مرکب، یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن، یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحقِ نار۔

نتیجہ: یہ شخص مستحقِ نار ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحقِ نار نہیں۔

نتیجہ: یہ شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔

نتیجہ: یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبرٰی منصوص قرآن، اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا ایمان، اور تیسرا عقلاً و فقہاً واضح البیان۔

والحمد للہ الکریم المنان والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علیٰ سیدنا و مولانا سید الانس والجان خاتم النبیین بنص الفرقان وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وتابعیھم باحسان وعلینا معھم یا اللہ یارحمٰن اٰمین اٰمین یارؤف

Marfat.com

یاحنان سبحانك اللهم وبحمدك اشهدان لا الـه الا انـت اسـتغفرك واتوب اليك والله سبحانه وتعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم و احكم۔

تمام تعریفیں احسان فرمانے والے اللہ کریم کے لئے تام وکامل صلوٰۃ وسلام ہمارے آقا ومولیٰ انسان وجن کے سردار، قرآنی نص سے خاتم النبیین اور آپ کی آل واصحاب اور تابعین اوران کے ساتھ ہم پر، یا اللہ یا رحمان، آمین آمین، اے شفقت ومہربانی فرمانے والے! تو پاک ہے اے اللہ! اور تیری ہی تعریفیں، گواہی دیتا ہوں کہ تیرے بغیر کوئی معبود برحق نہیں، تجھ سے بخشش کا طالب ہوں اور تیری طرف ہی رجوع، اللہ سبحانہ وتعالیٰ بڑے علم والا اوراسی جل مجدہ کا علم نہایت تام اور نہایت قطعی ہے۔

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تخریج وحاشیہ

احقر العباد، خادم العلم والعلماء، ڈاکٹر قاری ابو محمد ارشد مسعود چشتی رضوی

25\12\2017

Marfat.com

تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکہ معظمہ دام مجدہ

الحمد لله الذی جعلنا من ذوی العقول و منحنا بالرضا والقبول نسأله الصلوٰة والسلام کما ینبغی لجلال عظمة قدر نبینا و سیدنا محمد صلی الله تعالٰی علیه وسلم خاتم الانبیاء وسید کل رسول أشهد أن لا اله الا الله وحده لا شریك له المنزه عن الکذب والاقول والصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد خاتم انبیائه واشرف رسله المبعوث الی کافة الخلق والی الاسود والاحمر هو الشافع المشفع فی المحشر صلی الله تعالٰی علیه وعلٰی اٰله واصحابه المصابیح العزر وعلی الائمة المجتهدین الی یوم الیقین ۔ اما بعد فقد نورت جفنی باثمد هذا الجواب فیا طربا من جواب اصاب لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه بل هدایة مهداة الی الحق والصواب و کیف لا وهو للبحر الطمطام والحبر الفهام قدوة الفقهاء والمحدثین وزبدة الکملاء والمفسرین ریاض البلغاء المتکلمین ومرکز الفصحاء الماهرین جامع المتون وشارح الفنون التقی النقی نعمان الزمان مولانا الحاج الحافظ القاری الشیخ احمد رضا خان لا زالت شموس افاضته علی الغلمین مشرقة وصمصام اجوبته لاعناق الملحدین قاطعة جزاه الله عنا وعن المسلمین خیرا الجزاء وجمع الله شمله مع الاوتاد والنجباء فلعمری ان هذا الجواب لا یقبله الا ذو قلب سلیم ولا یخوض فیه بالباطل الا الملحد الزندیق الرجیم کما قیل

الحمد لله ان الحق قد ظهرا
الا علی اکمه لا یعرف القمرا

Marfat.com

من فاضل نال من ابائه الشرفا

اروی سحاب نداه الجن والبشرا

والحق ان من یضلل اللہ فلا ھادی له ومن یھده فلا مضل له اللھم اجعلنا متصفین بالافعال کما جعلتنا واصفین بالاقوال وارضنا وارض عنّا بجاه سیدنا محمد والآل واحفظنا عن زائغ الزائغین ومن ھمزات الشیاطین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ نمقه ببنانه الراجی عفو ربه الحفی الباری احمد المکی الحنفی الجشتی الصابری الامدادی المدرس بالمدرسة الاحمدیة الواقعة فی مکّة المحمیة ۱۳۱۷ھ۔

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے جس نے ہمیں ذوالعقول بنایا اور رضا وقبول کا تحفہ دیا، اس سے ہم اپنے نبی وسردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو انبیاء کے پچھلے اور تمام رسولوں کے سردار کی پُرجلال عظمتِ قدر کے مناسب پر صلوٰۃ وسلام کا سوال کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں جو کذب اور بے جابات سے پاک ہے، ہمارے سردار، اللہ تعالٰی کے انبیاء ورسولوں کے خاتم واشرف، جو تمام مخلوق کی طرف مبعوث وہ محشر کے روز شفاعت کرنے والے جن کی شفاعت مقبول ہے سیدنا محمد پر صلوٰۃ وسلام اور ان کی آل واصحاب پر جو قابلِ قدر چراغ ہیں اور ائمہ مجتہدین پر قیامت تک،

امابعد میں نے اس جواب کے سرمہ اثمد سے اپنی پلکوں کو منور کیا، کیا ہی خوشی ہے ایسے جواب باصواب سے کہ باطل اس کے قریب نہیں پھٹک سکتا، بلکہ یہ نری ہدایت ہے جو حق وصواب تک پہنچانے والی ہے کیوں نہ ہو کہ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر، انتہائی فہم والے ماہر، فقہاء اور محدثین کے مقتداء، کاملین ومفسرین کے نشان، بلیغ کلام والوں کے باغ، فصیح ماہرین کے مرکز، متون کے جامع، فنون کے شارح، پاکیزہ، متقی، نعمانِ وقت مولانا الحاج حافظ قاری الشیخ احمد رضا خاں کا یہ جواب ہے ان کے فیض کا سورج تمام جہانوں پر چمکتا رہے اور ان کے جوابات کی تلوار ملحدین کی گردن کو کاٹتی رہے، اللہ ان کو ہماری اور تمام

Marfat.com

مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کی مقبول خدمات کو اوتاد و نجباء کے ساتھ شمار فرمائے، مجھے اپنی عمر کی قسم اس جواب کو صرف سلیم قلب والے لوگ ہی قبول کریں گے اور اس میں باطل کی تلاش صرف ملحد و زندیق مردود کو ہی ہوگی، جیسے کسی نے کہا:

"الحمد للہ بیشک حق ظاہر ہوا مگر اندھوں کے لئے نہیں جو چاند کو نہیں پہچانتے، یہ ظہور ایسے فاضل سے ہوا جس نے اپنے آباء و اجداد سے شرف پایا، اس کی مجلس کے بادل نے جن و بشر کو سیراب کیا"۔

یہ حق ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں اور جس کو وہ ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا کوئی نہیں، اے اللہ! ہمیں افعال میں ایسے متصف فرما جیسے تو نے ہمیں اقوال میں واصف بنایا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پاک کے وسیلہ سے ہمیں راضی بنا اور ہم سے راضی رہ، اور ہمیں گمراہوں کی گمراہی اور شیطانوں کی شیطنت سے محفوظ فرما، ہماری آخری التجا اللہ رب العالمین کی حمد ہے۔

احمد مکی حنفی چشتی صابری امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ نے ۱۳۱۷ھ میں اپنے دستخطوں سے مکہ مکرمہ میں جاری کیا۔

Marfat.com

فہرست آیات قرآنیہ۔رسالہ جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ

آیت	سورہ	صفحہ
"وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ	البقرۃ:62	93
"فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ	البقرۃ:89	69
"فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ	البقرۃ:90	93
"رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا	آل عمران:8	220
"وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ	النساء:64	84
"مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ	النساء:80	88
"وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ"۔	الانعام:9	186
"وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ	الأنعام:84	245
"فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ	اعراف:185	218
"إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ	التوبۃ:28	250
"وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ	التوبۃ:62	88
"إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔	ہود:46	240
"وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ	الاسراء:82	217
"وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ	انبیاء:107	86
"مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ	نور:40	221
"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ	شعراء:227	66
"وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ	الاحزاب:7	102.104
"إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ...	احزاب:33	242

Marfat.com

فہرست آیات قرآنیہ ۔رسالہ جزاء اللہ عدوہ باباِئہ ختم النبوۃ

آیت	سورہ	صفحہ
"وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا	الاحزاب:33	250
"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ....	الاحزاب:40	10.11
"وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ	الاحزاب:40	236
"كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللهُ عَلَى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ	غافر:35	220
"وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔	الصف:8	190
"أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ۔	المرسلات:16	233
وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى	الضحی:4	81

Marfat.com

فہرست احادیث وآثار ۔رسالہ جزاء اللہ عدوہ بآبائہ ختم النبوۃ

حدیث یا اثر	راوی	صفحہ
"أَبَيْتُمْ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَنَا الْحَاشِرُ	عوف بن مالك	93
"اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ، وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ،	علی بن ابی طالب	117
"الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ	أبو سفيان	186
"احْفَظُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ، وُلِدَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ نَبِيٌّ	عائشة صديقة	70
"الحمد لله الذی فضلنی علی جمیع النبیین	عبداللہ بن عباس	105
"إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلْمُنَافِقِ يَا سَيِّدُ	بریدہ	241
"السلام علیك یا ظاهر السلام علیك یا باطن۔	عبداللہ بن عباس	105
"اطْمَئِنَّ يا عم فَإِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْهِجْرَةِ	سهل بن سعد	197
"أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟	عبداللہ بن عباس	141
"أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ إِنَّكَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَتَلْتُكَ	علی بن ابی طالب	166
"أَمَا إِنَّهُ سَوْفَ يُبْعَثُ مِنْكُمْ وَشِيكًا نَبِيٌّ فَسَارِعُوا إِلَيْهِ	محمد بن عدی بن ربیعه	62
"أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟	سعد بن ابی وقاص وغیرہ	140
" إِنَّ أَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ	علی بن أبی طالب	168
"إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ	انس بن مالك	119

Marfat.com

فہرست احادیث وآثار ۔رسالہ جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ

حدیث یا اثر	راوی	صفحہ
"إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللهُ	عبداللہ بن مسعود	242
"إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ	جبیر بن مطعم	72
"إِنَّ لِي عَشْرَةَ أَسْمَاءٍ عِنْدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنَا مُحَمَّدٌ	ابو طفیل	91
"إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَشْرَةَ أَسْمَاءٍ	جابر بن عبداللہ	92
"ان مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ أَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ أهل الْكُوفَةِ وَالْجَزِيرَةِ	جندب الاسدی	176
"إِنَّ مُوسَى لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ التَّوْرَاةُ، وَقَرَأَهَا	ابو ہریرہ	48
"إِنَّ اللهَ أَدْرَكَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْجُو	ابن ام مکتوم	97
"إِنَّ اللهَ أَدْرَكَ بِيَ الْأَجَلَ الْمَرْحُومَ ۔	ابن أم مکتوم	98
"إِنَّ اللهَ تعالى غَيْرُ مُعَذِّبِكِ، وَلَا وَلَدِكِ	عبداللہ بن عباس	244
"إن الله تَعَالَى لما اخذ من بني آدم من ظُهُورِهِمْ	محمد باقر	103
"إن الله عز وجل كتب مقادير الخلق	عبداللہ بن عمرو	110
"انا احمد و محمد والحاشر والمقفى والخاتم	عبداللہ بن عباس	196
"أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ الْعَرَبِيُّ الحرمي	علی بن ابی طالب	198
"أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ	ابو موسیٰ اشعری	74
"أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ،	حذیفہ	89
"أَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا الْحَاشِرُ ۔	جابر بن عبداللہ	90
"أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ،	جابر بن عبداللہ	107

Marfat.com

فہرست احادیث و آثار ۔رسالہ جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ

حدیث یا اثر	راوی	صفحہ
"أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ أَنَا رَسُولُ الرَّحْمَةِ	مجاھد مکی	94
"أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ اللهُ يُعْطِي وَأَنَا أَقْسَمَ۔	ابو ہریرہ	85
"أَنْتَ حَكِيمٌ جَاءَ مِنْ عِنْدِ حَكِيمٍ	حاطب	188
"أنت محمد رسول الله المقفي الحاشر	یونس بن میسرہ	60
"انطلقتِ الْخَوَارِج فبرئت ممّن دون أبي بكر وعمر	علی بن ابی طالب	176
"إِنَّمَا بُعِثْتُ خَاتِمًا وَفَاتِحًا	ابو قلابہ	101
"انما سميت فاطمة لان الله فطمها	عبداللہ بن مسعود	244
"إِنَّمَا عَلِيٌّ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔	عمر بن خطاب	208
"إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ	ابو ہریرہ،ثوبان	129
"إِنَّهُ كَائِنٌ مِنْ وَلَدِكَ شُعُوبٌ وَشُعُوبٌ	عامر شعبی	50
"إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا كَانَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ إِلَّا هٰذَا،	جبیر بن مطعم	184
"إِنِّي [مكتوب] ،عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ	عرباض بن ساریہ	108
"أَوْحَى اللهُ تعالى إِلَى يَعْقُوبَ	محمد بن کعب	50
"اوحى الله تعالى إلى اشعياء اني باعث نبيا أميا	وھب بن منبہ	50
"أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ	کعب الاحبار	49 .
"أَوَّلُ الرُّسُلِ آدَمُ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ	ابو ذر	113
"أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى الله تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ..	علی بن ابی طالب	148

Marfat.com

فہرست احادیث وآثار ۔رسالہ جزاء اللہ عدوہ باباٸہ ختم النبوۃ

حدیث یا اثر	راوی	صفحہ
"أَيُّهَا النَّاس بَلَغَنِی أَنَّ[اقواما] قَوْمًا يُفَضِّلُونِّی عَلَی أَبِی بَكْرٍ..	علی بن ابی طالب	160
"أی والذی فلق الحبة وبرأ النسمة!	علی بن ابی طالب	167
"بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيلَتِكَ عِنْدَ اللهِ..	عمر بن خطاب	104
"بَرِئْتَ يَا ابْنَ أَبِی طَالِبٍ، فَلَا بَأْسَ عَلَيْكَ!	علی بن ابی طالب	143
"بين كتفی ادم مكتوب، محمد رسول الله خاتم النبيين	جابر بن عبد اللہ	48
"بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ	علی بن ابی طالب	116
"تُبْنَا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ	ثوبان	87
"ثُمَّ لَقِیَ أَرْوَاحَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَثْنوا علی رَبهم	ابو ہریرہ	54
"دعانی رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم فقال: يا علی! إن فيك من عيسی	علی بن ابی طالب	171
"دَعَوْتُهُمْ يَا رَبِّ دُعَاءً فَاشِيًا فِی الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ	ابن عباس وغیرہ	178
"ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ	ام کرز	120
"ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ، فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِی	حذیفہ بن اسید	121
"رِضَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا يَدْخُلَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ النَّارَ.	عبد اللہ بن عباس	244
"سَأَلْتُ اللهَ ثَلَاثًا أَنْ يُقَدِّمَكَ، فَأَبَى عَلَيَّ...	علی بن ابی طالب	171

Marfat.com

فہرست احادیث وآثار ۔رسالہ جزاء اللہ عدوہ بإبائہ ختم النبوۃ

حدیث یا اثر	راوی	صفحہ
"سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي النَّارَ	عمران بن حصین	243
"سَبَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ،	علی بن ابی طالب	162
"سَلْ عَنْهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَهُوَ أَعْلَمُ	امیر معاویہ	142
"فإني بلغت البلاد كلها لطلب دين إبراهيم	زید بن عمرو	64
"فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ	ابو ہریرہ	106
"فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَّالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ	حذیفہ	130
"فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ اشفع لنا إِلَى رَبِّك	عبد اللہ بن عباس	56
"فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ	ابو ہریرہ	57
"قَالَ كَانَ أَحْبَار يهود بنى قُرَيْظَة وَالنضير يذكرون صفة النَّبِي...	سعد بن ثابت	69
"قد بقيت أشياء لم تذكرها فى عينيه حمرة قلّما تفارقه،	حاطب بن ابی بلتعہ	194
"قد رأيته فى الجنة يسحب ذيله	عامر بن ربیعہ	65
"قَدْ طَلَعَ الْكَوْكَبُ الْأَحْمَرُ الَّذِي لَمْ يَطْلُعْ إِلَّا بِخُرُوجِ نَبِيٍّ وَظُهُورِهِ	ابو سعید الخدری	70
" قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ نَبِيًّا قَدْ بَقِيَ وَ(قد) كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّهُ يَخْرُجُ بِالشَّامِ۔	واقدی عن شیوخہ	195
" قَلْبٌ وَكِيعٌ فِيهِ أُذُنَانِ سَمِيعَتَانِ وعينان...	عبد الرحمن بن غنم	61

Marfat.com

فہرست احادیث و آثار۔ رسالہ جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ

حدیث یا اثر	راوی	صفحہ
"قلت لعلی یا أمیر المؤمنین من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ؟	اصبغ بن نباتہ	169
"قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ تعالی عنہم ، أَفِيكُمْ إِمَامٌ	فضیل بن مرزوق	177
"قلت لمُحَمد ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ هَلْ كَانَ أَبُو بكر أوَّلَ الْقَوْمِ إسلاماً	سالم بن ابی الجعد	175
"کادحملة القراٰن ان یکونوا انبیاء الا انہ لا یوحی الیھم	عبد اللہ بن عمر	146
"کان إبراهيم قد ملأ المهد، ولو عاش لكان نبيًا.	انس بن مالك	125
" كَانَ يُسمى فِي الْكتب الْقَدِيمَة احْمد	ابن عباس	51
"كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ	ابو ہریرہ	118
" كَبُرَتْ كَبِيرًا يَا نَضْلَةُ	سعد بن ابی وقاص	181
" كلهم لا یرکبه الا نبی، وقد كنت أتوقعك أن تركبني	ابو منظور	201
" كُنَّا وَيَهُودُ فِينَا كَانُوا يَذْكُرُونَ نَبِيًّا	حویصہ بن مسعود	68
" كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ	ابو ہریرہ، قتادہ	102
"لا أجد أحدا يفضلنی علی أبی بکر و عمر،	علی بن ابی طالب	161
"لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ،	بریدہ	241
"لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون دجالون	علاء بن زیاد	131

Marfat.com

فہرست احادیث و آثار ۔رسالہ جزاء اللہ عدوہ باباۂہ ختم النبوۃ

حدیث یا اثر	راوی	صفحہ
"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا.	نعیم بن مسعود	206
"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا	عبد اللہ بن زبیر	131
"لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ	ابو الطفیل	205
"لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَشَرِ	مکحول	100
"لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ	عائشة صدیقه	205
"لایجزی السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ	عبد اللہ بن عمرو	83
"لا يفضلني أحد على أبي بكر وعمر	علی بن ابی طالب	162.166
"لبيك وسعديك يا زين من وافى القيامة۔	عمر بن خطاب	114
"لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ۔	ابو ہریرہ	119
"لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ خبره ببنيه	ابو ہریرہ	48
"لَمَّا أُسْرِيَ بِي قَرَّبَنِي رَبِّي تَعَالَى حَتَّى كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ	انس بن مالک	53
"لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ	عقبہ بن عامر وغیرہ	123
"لَوْ كَانَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ	عبد اللہ بن ابی اوفی	125
"لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا۔	جابر بن عبد اللہ	126
"مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ	ابن ابی اوفی	124
"مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ۔	ابو ہریرہ، ابو سعید	112
"مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بعده	کعب الاحبار	62

Marfat.com

فہرست احادیث وآثار ۔رسالہ جزاء اللہ عدوہ بإبائہ ختم النبوۃ

حدیث یا اثر	راوی	صفحہ
"مَنْ أَتَاهُ [ملك] الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ ۔	انس بن مالک	145
"نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔	ابو ہریرہ	95
"نحن اهل بيت لا يقاس بنا احد	انس بن مالک	127
"نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا	ابو ہریرہ وحذیفہ	97
"نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ	ابو ہریرہ	60
"واما انت يا على فانت منى بمنزلة هارون من موسٰى	عقیل بن ابی طالب	210
"وَأَمَّا النَّاقَةُ الَّتِي رَأَيْتَ وَرَأَيْتَنِي اتبعها فَهِيَ السَّاعَةُ عَلَيْنَا تَقُومُ	ابن زمل الجہنی	212
"وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، مَا أَخَّرْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي	علی بن ابی طالب	208
"وَهَلْ أَنَا إِلا حَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ ۔	علی بن ابی طالب	169
"ويحك إن الله ذم الناس كلهم ومدح أبا بكر	علی بن ابی طالب	170
"هبط جبريل على النبى صلى الله عليه وسلم فقال: يا محمد، إن ربك يقرئك السلام	اسماء	141
"هبط جبريل فقال ان ربك يقول: قد ختمت بك النبياء	سلمان الفارسی	52
"هَذَا كَوْكَبُ أَحْمَدَ قَدْ طَلَعَ	حسان بن ثابت	68
"هَذِهِ آيَةُ النُّبُوَّةِ	دحیہ کلبی	187
"هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ؟ ۔	مغیرہ بن شعبہ	67

Marfat.com

فہرست احادیث وآثار ۔رسالہ جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ

حدیث وآثار	راوی	صفحہ
"یا ابنَ أخی، أھُوَ النَّبِیُّ الَّذِی کُنَّا نُخْبَرُ بِهِ	عبداللہ بن سلام	195
"یا أھل یثرب قد ذھب واللہ نبوۃ بنی اسرائیل	زید بن لبید	69
"یا أیُّھَا النَّاسُ، إنَّهُ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ۔	عبداللہ بن عباس	121
"یا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَھْلًا یَا أَبَا جُحَیْفَةَ۔	علی بن ابی طالب	167
"یا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ الا ما غَفَرْتَ لِی۔	عمر بن خطاب	15
"یا رَسُولَ اللّٰہِ أَتُوبُ إِلَی اللّٰہِ وَإِلَی رَسُولِهِ۔	عائشۃ صدیقہ	87
"یا عَلِیُّ أَخْصِمُكَ بِالنُّبُوَّةِ وَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِی۔	معاذ بن جبل	142
یا عَمُّ أَقِمْ مَكَانَكَ الَّذِی أَنْتَ فِیهِ	سھل بن سعد رضی اللہ عنھم اجمعین	197

Marfat.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
مسئلہ	10
الجواب	10
بریت آدم اور ختم نبوت	15
قبل از ولادت مصطفیٰ توسل نبوی	16
ظاہری حیات میں توسل	37
بعد از وصال توسل	39
سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ختم نبوت	47
سیدنا آدم علیہ السلام اور سرکارِ دو عالم	47
خاتم النبیین	48
محمد اور دروازہ جنت	49
خاتم الانبیاء کی بشارت	49
یعقوب علیہ السلام و خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم	50
اشعیاء اور احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	50
کتبِ سماوی میں اسمِ محمد	51
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	52
آخر النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	53
رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم	54
ارشاداتِ انبیاء و ملائکہ و اقوال علماء	55
کتب سابقہ حدیث شفاعت	55
انبیاء کا التجائے شفاعت	57
سیدنا آدم علیہ السلام اور اذان اوّل	60
انشراحِ صدر	60
بشارت میلاد الرسول	61
راہب کا استفسار	62
قبل از ولادت شہادت ایمان	63
انکار ختم نبوت کی وجوہات	65
مقوقس شاہ مصر کی تصدیقِ ولادت	66
میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع	68
یہودی علماء کے ہاں ذکرِ ولادت	68
احبار کی زبان پر نعتِ نبی	69
اہل یثرب کو بشارتِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	69
یوشع کی زبان پر نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	70
تذییل	70
ارشاداتِ حضور ختم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء	72

Marfat.com

فہرست مضامین، رسالہ: جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم	70	نوع آخر خصوص نصوص ختمِ نبوت	106
انا محمد واحمد	74	خاتم النبیین	107
خصائصِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	75	لوح محفوظ پر شہادت ختمِ نبوت	110
باب توبہ	81	عمارت نبوت کی آخری اینٹ	112
فاتح باب توبہ	82	سوسمار کی گواہی	114
نبی توبہ	84	تذییل	116
توبہ قبول کرنے والے نبی	89	لا نبی بعدی	118
مالک لوائے حمد	90	اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو	
دس اسمائے مبارکہ	91	حضرت عمر ہوتے	122
الحاشر والعاقب	93	تذییل	124
رسول جہاد	94	تذییل	125
نوع اخر: ھوالاوّل والآخر والظاھر		نوع آخر	128
والباطن	95	کذاب اور دجّال	130
آخر زمان اور اولین یوم قیامت	100	جھوٹے مدعیان نبوت	131
دریائے رحمت	101	حضرت علی اور ختم نبوت	132
آخرین بعثت	102	حضرت علی کی عیادت	143
حضرت فاروق کا طریق نداو		ابوبکر صدیق اکبر ہیں	146
خطاب بعد از وصال	103	بعض احادیث علویہ مبطلہ دعوٰی	
حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں	104	غلویہ	148

Marfat.com

فہرست مضامین رسالہ: جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مولاعلی کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر	148	ارشاداتِ انبیاء وعلمائے کتب	
حضرت صدیق کے بارے میں		سابقہ	178
حضرت علی کی رائے	160	زریب بن برثملا کی شہادت	181
حضرات شیخین اوّلین جنتی ہیں	167	شام کے نصرانی ختم نبوت کی	
خیر النّاس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ		شہادت دیتے ہیں	183
وسلم	167	بادشاہ روم کے دربار میں ذکر مصطفی	184
افضل النّاس بعد رسول اللہ صلی اللہ		تصرف اولیا اور مظلومیت حسین	187
علیہ وسلم	168	ہرقل کے پاس انبیاء کی تصاویر	188
مولود ازکی فی الاسلام	169	مقوقس کے دربار میں فرمانِ نبوی	193
سیدنا صدیق کی سبقت کی چہار		عبداللہ بن سلام کا واقعہ ایمان	195
وجوہات	170	متعلق نوع اول	196
حضرت صدیق کا تقدم	170	متعلق نوع سوم	196
حضرت علی کی مدح افراط وتفریط کا		ہجرت حضرت عباس رضی اللہ عنہما	196
شکار	171	مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف	
افضل الایمان	175	آوری	198
شیخین کی افضلیت	176	چار پائے کلام کرتے ہیں	201
رافضی اور خارجی نظریات	176	متعلق نوع چہارم	205
رافضی کی سزا	177	میرے بعد کوئی نبی نہیں	205
نصوص ختم نبوت	178	متعلق نوع پنجم: تیس کذاب	206

Marfat.com

فہرست مضامین رسالہ: جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ

علی بمنزلہ ہارون ہیں	208	بدعقیدہ سید	250
میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے	210	رافضی سید	251
تسجیل جمیل صحابہ واحادیث کا شمار اور طائفہ قاسمیہ پر قہر کی مار	213	تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکہ معظمہ دام مجدہ	254
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ختم نبوت	218		
منکرانِ ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت	223		
علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ	223		
امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ	224		
طائفہ قاسمیہ	227		
منکرانِ ختم نبوت کے فرقے	230		
سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا	240		
منافق کو سید نہ کہو	241		
اہل بیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں	242		
اہل بیت عذاب سے بری ہیں	243		
حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ	244		
اہل بیت آگ میں نہیں جاسکتے	244		
شیخ اکبر اور اہلبیت	248		

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ

السوٗ العقاب
علی
المسیح الکذاب

(جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب ۱۳۲۰ھ)

Marfat.com

مسئلہ ۷۸:

ازامرتسر، کڑہ گر باسنگھ، کوچہ ٹنڈا شاہ، مرسلہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ ۲۱ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ھ

باسمہٖ سبحانہ مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درآنحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم مباشرت کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ سے شخصِ مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صبغ عقائد کفریہ مرزائیہ سے مصطبغ ہو کر علیٰ رؤس الاشہاد ضروریاتِ دین سے انکار کرتا رہتا ہے، سو مطلوب عن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر معجّل، مؤجل مرتد مذکور کے ذمّہ ہے، اولادِ صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟ بَیِّنُوْا تُؤجَرُوْا بیان کرکے اجر حاصل کیجئے۔

خلاصہ جواباتِ امرتسر

(1) شخص مذکور بباعث آنکہ بہ عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے، مرتد ہو چکا، منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہو چکی، کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا، مرتد کو اپنی اولادِ صغار پر ولایت نہیں۔

ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ

(2) شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ، نبی اللہ کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں، اور دعویٰ نبوت کا بعد رسول اللہ ﷺ کے بالاجماع کفر ہے، جب اس طائفے کا ارتداد ثابت ہوا، پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہوگئی ہے، عورت کو مہر ملنا ضروری ہے، اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق ہے۔

عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی۔

(3) لا یشک فی ارتداد من نسب المسمریزم الذی ھو من اقسام السحر الی

Marfat.com

الانبیاء علیهم السلام واهان روح الله عیسٰی بن مریم علیهما السلام وادعی النبوۃ وغیرها من الکفریات کالمرزا فنکاح المسلمة لا شك فی فسخه لکن لها المهر والاولاد الصغائر۔

ابو الحسن غلام مصطفی عفی عنه۔

"بیشک جو شخص جادو کی قسم مسمریزم کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرے اور حضرت روح اللہ عیسٰی بن مریم علیہما السلام کی توہین کرے اور نبوت کا دعوٰی وغیرہ کفریات کا ارتکاب کرے جیسے مرزا قادیانی، تو اس کے مرتد ہونے میں کیا شک ہے، تو مسلمان عورت کا اس سے نکاح بلا شک فسخ ہو جائے گا لیکن اس مسلمان عورت کو مہر و اولاد کا استحقاق ہے"۔ ابوالحسن غلام مصطفٰی عفی عنہ۔

(4) شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے، نکاح منفسخ ہوا، اولاد عورت کو دی جائے گی، عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔

ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ۔

(5) انچہ علمائے کرام از عرب و ہند و پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان وے فتوی دادہ اند ثابت و صحیح ست قادیانی خود را نبی و مرسل یزدانی قرار میدہد، و توہین و تحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و انکارِ معجزات شیوہ اوست کہ از تحریر اتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ رسائل مرزا است)۔

(احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبد الغنی)

"علماء عرب و ہند و پنجاب نے مرزا قادیانی اور اس کے معتقدین کی تکفیر کا جو فتوی دیا ہے وہ صحیح و ثابت ہے، مرزا قادیانی اپنے کو نبی و رسول یزدانی قرار دیتا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تحقیر کرنا اور معجزات کا انکار کرنا اس کا شیوہ ہے۔ جیسا کہ اس کی تحریروں سے ظاہر ہے (یہ عبارات ازالہ اوہام میں منقول ہیں جو کہ مرزا کے رسائل میں سے ایک رسالہ ہے)"۔

Marfat.com

احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبدالغنی۔

(6) احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

(7) شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعیِ نبوت ورسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہا تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔

ابوالوفاء ثناء اللہ کفاہ اللہ مصنّف تفسیر ثنائی امرتسری۔

(8) قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریاتِ دین سے انکار ہے نیز دعوی رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحتاً لکھا ہے کہ میں رسول ہوں۔ لہٰذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہوئے، مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اولادِ صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے، پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہیے اور مہر معجّل اور موٴجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہیے۔

ابوتراب محمد عبدالحق بازار صابونیاں

(9) مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے، مرزا کافر ہے، مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے۔

صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات جیلانی بٹالہ شریف۔

(10) آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد نبوت ورسالت کا دعوی اور ضروریات دین کا انکار بیشک کفر وارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر، مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔

نور احمد عفی عنہ

Marfat.com

از جناب مولانا مولوی محمد عبدالغنی صاحب امرتسری باسم سامی حضرت عالم اہلسنّت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد و بدعات دافع جہالت وضلالات مفخر العلماء الحنفیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعلمہ تحفہ تحیات وتسلیمات مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا، آنکہ چوں دریں بلاد از مدّت مدیدہ بہ ظہور دجّال کذّاب قادیانی فتور وفساد برخاستہ است بموجب حکم آزادگی بہ ہیچ صورتے در چنگ علما آں دہری رہزن دین اسلام نمی آید، اکنوں ایں واقعہ درخانہ یک شخص حنفی شد کہ زنے مسلمہ درعقد شخصے بودہ آں مرد مرزائی گردید زن مذکورہ از وے ایں کفریات شنیدہ گریز نمودہ بخانہ پدر رسید، لہٰذا برائے آں و برائے سد آیندہ وتنبیہ مرزائیاں فتوی ہذا طبع کردہ آید امید کہ آں حضرت ہم بمہر و دستخط شریف خود مزین فرمایند کہ باعثِ افتخار باشد سفیر ازندوہ کدام مولوی غلام محمد ہوشیار پوری وارد امرتسر از مدت دو ماہ شدہ است فتوائے ہذا نزدوے فرستادم مشارالیہ دستخط نمود وگفت اگر دریں فتوی دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدہن، ازیں جہت مردماں بلدہ رابسیار بدظنی درحق ندوہ می شود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین۔

الملتمس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کڑہ کرباسنگھ کوچہ ٹنڈ اشاہ۔

"بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد و بدعات، جہالت وگمراہی کودفع کرنے والے، حنفی علماء کا فخر، گمراہ نجدی فرقہ کے اصول کومٹانے والے مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے، سلام وتحیت مسنونہ پیش ہوں، دلی مراد واضح ہو کہ جب سے اس علاقہ میں قادیانی فتور وفساد برپا ہوا ہے قانونی آزادی کی وجہ سے اس بے دین اسلام کے ڈاکو پر علماء کی گرفت نہ ہوسکی ابھی ایک واقعہ حنفی شخص کے ہاں ہوا ہے کہ اس کے نکاح میں مسلمان عورت تھی وہ شخص مرزائی ہوگیا اس کی مذکورہ عورت نے اس کے کفریات سن کر اس سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے والد کے گھر چلی

Marfat.com

گئی، لہٰذا اس واقعہ اور آئندہ سدِّ باب اور مرزائیوں کی تنبیہ کے لئے یہ فتوی طبع کرایا ہے
اُمید ہے کہ آپ بھی اپنی مہر اور دستخط سے اس کو مزین فرمائیں گے جو کہ باعث افتخار ہوگا۔
ندوہ کا ایک نمائندہ مولوی غلام محمد ہوشیار پوری دو ماہ سے امرتسر میں آیا ہوا ہے میں نے یہ فتوی اس کے پاس بھیجا تا کہ وہ دستخط کر دے تو اس نے کہا اگر میں نے اس فتوی پر دستخط کئے تو ندوہ والے مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اس کے منہ میں خاک ہو، اس کی اس بات کی وجہ سے شہر کے لوگ ندوہ والوں سے نہایت بدظن ہو گئے ہیں۔ مزید کیا لکھوں، اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزاء عطا فرمائے۔

الملتمس گنہگار بندہ واعظ محمد عبدالغنی از امرتسر کڑہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ۔

Marfat.com

الجواب

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده وعلیٰ اٰله وصحبه المکرمین عنده رب إنی أعوذ بك من همزات الشيطين وأعوذ بك رب أن يحضرون۔

"تمام تعریفیں اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہیں، اور صلوٰۃ وسلام اس ذات پر جس کے بعد نبی نہیں ہے اور اس کی آل واصحاب پر جو عزّت وکرامت والے ہیں، اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کی کھلی بدگوئیوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں انکے حاضر ہونے سے"۔

اللہ عزوجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال ووبال ونکال سے بچائے، قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح ومثل مسیح کہنا تو شہرہ آفاق ہے اور بحکم آنکہ ع

عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

"شراب کے تمام عیب بیان کئے اب اس کے ہنر بھی بیان کر"۔

فقیر کو بھی اس دعوی سے اتفاق ہے، مرزا کے مسیح ومثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجّال علیہ اللّعن والنّکال، پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی "**الصّارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی**" مسمّٰی کیا۔

یہ رسالہ حامی سنن، ماحی فتن، ندوہ شکن، ندوی فگن، مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا، بحمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا، اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے، اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں، مجیب ہفتم نے جو اقوال ملعونہ اس کی کتابوں سے

Marfat.com

بہ نشان صفحات نقل کئے مثیل مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت ونجاست میں ان سے کچھ نسبت نہیں ان میں صاف صاف انکار ضروریاتِ دین اور بوجوہ کثیرہ کفر وارتداد مبین ہے فقیر ان میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

کفر اوّل

مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام "ایک غلطی کا ازالہ" ہے، اس کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھتا ہے:

"میں احمد ہوں جو آیت "مُبَشِّرًا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد" میں مراد ہے"۔

آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربّانی عیسٰی بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحتًا ادّعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

کفر دوم:

توضیح مرام طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے کہ "میں محدث ہوں اور محدث [1] بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے"۔

---

[1] (لا الٰہ الا اللہ لقد کذب عدوّ اللہ ایھا المسلمون۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، دشمن خدا نے جھوٹ بولا اے مسلمانو!"۔

سید المحدثین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی، انھیں کے صدقے میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

"قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ أُنَاسٌ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ" - رواه أحمد والبخاري عن أبي هريرة وأحمد ومسلم والترمذي ==

Marfat.com

= = والنسائی عن أم المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

"اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ والہام حق والے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر بن خطاب ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ"۔

"اسے احمد اور بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور احمد، مسلم، ترمذی اور نسائی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا"۔

(أخرجه البخاری فی الصحیح، بَابُ حَدِیثِ الغَارِ 4\174(3469)، وبَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ القُرَشِيِّ العَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ 5\12(3689)، وابن أبی شیبة فی المصنف 6\354(31972)، وأحمد فی مسنده (8468)، وابن أبی عاصم فی السنة 2\583(1261)، والطیالسی فی مسنده 4\106(2469)، والنسائی فی السنن الکبری 7\300(8066)، والطحاوی فی شرح مشکل الآثار 4\337(1650)، والعقیلی فی الضعفاء 2\259(811)، وابن بشران فی الامالی 244(557)، واللالکائی فی کرامات الأولیاء (41)، والبیهقی فی المدخل 123، کلهم من حدیث أبی هریرة۔

وأخرجه مسلم فی الصحیح، بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (2398)، والترمذی فی السنن، بَابٌ فِي مَنَاقِبِ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، (3693)، والنسائی فی الکبری 7\300(8065)، والحمیدی فی مسنده 1\285 (255)، وأحمد فی مسنده (24285)، وابن اسحاق فی مسنده 2\497(1059.1058)، وابن أبی عاصم فی السنة 2\583(1262)، وأبو بکر الخلال فی السنة 2\312.311 (387)، وأبی الفضل الزهری (88)، وابن شاهین فی شرح مذاهب أهل السنة 98(85) والطحاوی فی شرح مشکل الآثار 4\336، وابن حبان فی الصحیح 15\317، والبیهقی فی الدلائل 6\369، کلهم من حدیث عائشة رضی الله عنها۔)

فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے صرف ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب".

رواه أحمد والترمذي والحاكم عن عقبة بن عامر والطبراني في الكبير عن عصمة بن مالك رضي الله تعالى عنهما.

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو عمر ہوتا"۔

"اسے احمد و ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے کبیر میں عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے"۔

(أخرجه أحمد في مسنده (17405)، وفي فضائل الصحابة 1\356 (519)، و 1\436 (694)، والترمذي في السنن، في المناقب (3696)، والحاكم في المستدرك 3\92 (4495)، والروياني في مسنده 1\174 (223)، والطبراني في الكبير 17\298 (822)، وابن عبد الحكم في فتوح مصر 193، والفسوي في المعرفة 1\462، و 2\500، وأبو بكر القطيعي في جزء الألف دينار (199)، والآجري في الشريعة (1203)، و (1371)، و (1372)، و (1374) وأبو القاسم البغوي في معجم الصحابة 4\310 (1765)، وأبو القاسم الأصبهاني في الحجة 2\383.382 (341)، وابن سمعون في الامالي 122.121 (61)، وابن شاهين في شرح مذاهب أهل السنة 198 (140)، والدينوري في المجالسة (217)، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة 7\1392 (2491)، وأبو نعيم في فضائل الخلفاء الراشدين (86)، وأبو بكر الكلاباذي في بحر الفوائد المسمى بمعاني الأخبار 282، والبيهقي في المدخل 124 (65)، والخطيب في الموضح 2\414، وعبد الخالق بن أسد في كتاب المعجم (138)، والمقدسي في حديث عبد الله بن يزيد المقرئ (35)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 10\384.383، و 44\114، و 44\115، 44\116، وفي الأربعون الأبدال العوالي (33)، وفي المعجم 2\920۔ من حديث عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه۔==

Marfat.com

کفرسوم:

دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔

=وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث مشرح بن هاعان۔

وقال الحاكم: صحيح الإسناد، ووافقه الذهبي۔

وقال الألباني: وهذا اسند حسن رجاله كلهم ثقات، وفي مشرح كلام لا ينزل حديثه عن رتبة الحسن، وقد وثقه ابن معين. وله شاهدان أحدهما من حديث عصمة.۔۔۔ والآخر عن أبي سعيد الخدري.

وقال الأرنؤوط: إسناده حسن۔

وأخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 44\116۔من حديث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما۔بلفظ: "لعمر بن الخطاب لو كان بعدي نبي لكنته"۔

وفيه: قال الخطيب هذا حديث منكر۔

وأخرجه الطبراني 180\17 (475)۔من حديث عصمة بن مالک رضی اللہ تعالی عنه۔

بلفظ: "لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ"۔

وقال الهيثمي في المجمع 9\68: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

وأخرجه الطبراني في الأوسط كما في المجمع 9\68، من حديث أبي سعيد الخدري رضی اللہ تعالی عنه۔

بلفظ: "لَوْ كَانَ اللهُ بَاعِثًا رَسُولًا بَعْدِي لَبَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ"۔

وقال الهيثمي في المجمع 9\68: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ بَشِيرٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

مگر پنجاب کا محدث حادث کہ حقیقۃً نہ محدث ہے نہ محدث، یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہوگیا، الا لعنة الله على الكذبين۔ "خبردار، جھوٹوں پر خدا کی لعنت"۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔

Marfat.com

کفر چہارم:

مجیب پنجم نے نقل کیا، ونیز میگوید کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی، ان اقوال خبیثہ میں اوّلاً کلام الٰہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثانیا: نبی اللہ ورسول اللہ وکلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افتراء کیا وہ اُس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔

ثالثاً: اللہ عزوجل پر افتراء کیا کہ اُس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُس شخص کی بشارت دینے کے لئے بھیجا، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ [1]"۔

"بیشک جولوگ اللہ عزوجل پر جھوٹ بہتان اُٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے"۔

اور فرماتا ہے:

"إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ [2]"۔

"ایسے افتراء وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں"۔

رابعاً: اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا، اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ [3]"۔

---

[1] [یونس:69، والنحل:116]

[2] [النحل:104)

[3] [البقرۃ:79]

Marfat.com

" خرابی ہے ان کے لئے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تا کہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں، سو خرابی ہے ان کے لئے ان کے لکھے ہاتھوں سے اور خرابی ہے ان کے لئے اس کمائی سے"۔

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحۃً اپنے لئے نبوت و رسالت کا ادعائے قبیحہ ہے اور وہ باجماعِ قطعی کفر صریح ہے، فقیر نے "**رسالہ جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ ۱۳۱۶ھ**" خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس (110) حدیثوں اور تیس (30) نصوں کو جلوہ دیا، اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا، ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزء ایقان ہے،

"وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [1]"۔

" ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے"۔

نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی، کافر ہونے میں شک و تردّد کو راہ دے وہ بھی کافر ہیں، الکفر جلی الکفران ہے۔

قول دوم و سوم میں شائد وہ یا اس کے اذناب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے۔

اوّلاً: صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی، فتاوٰی خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین وفتاوٰی ہندیہ وغیرہا میں ہے:

---

[1] [الاحزاب:40]

Marfat.com

"واللفظ للعمادی لو قال أنا رسول اللهِ أو قال بِالْفَارِسِيَّةِ من پیغمبرم یُرِیدُ بِهِ من پیغام می بُرَم یَکْفُرُ[1]۔

"یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا بزبان فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہو جائے گا"۔

امام قاضی عیاض "کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں فرماتے ہیں:

" قَالَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ صَاحِبُ سُحْنُونٍ رحمهما الله تعالى فِي رَجُلٍ قِيلَ لَهُ: لَا وَحَقِّ رَسُولِ اللهِ كذا وَذَكَرَ كَلَامًا قَبِيحًا فَقِيلَ لَهُ: مَا تَقُولُ يَا عَدُوَّ اللهِ فى حق رسول الله فَقَالَ له أَشَدَّ مِنْ كَلَامِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ بِرَسُولِ اللهِ الْعَقْرَبَ. فَقَالَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ لِلَّذِى سَأَلَهُ: اشْهَدْ عَلَيْهِ وَأَنَا شَرِيكُكَ يُرِيدُ فِي قَتْلِهِ وَثَوَابِ ذٰلِكَ. قَالَ حَبِيبُ بْنُ الرَّبِيعِ لِأَنَّ ادعَاءَ التَّأْوِيلِ فِي لَفْظٍ صُرَاحٍ لَا يُقْبَلُ[2]۔

یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ و رفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ سے ایک مردک کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم، اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے، اور ایک بدکلام ذکر کیا کہا گیا: اے دشمن خدا! تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا: میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا۔

امام احمد بن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا: تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اسے سزائے

---

[1] (الفتاوی الهندية، الباب التاسع فی احكام المرتدين، 2\263، عن العمادية)

[2] (الشفاء فی تعریف حقوق المصطفى، القسم الرابع، الباب الاول، 2\480، وانظر: سبل الهدى والرشاد 12\25، والإمتاع الاسماع 14\377)

Marfat.com

موت دلانے اوراس پر جوثواب ملے گااس میں میں تمہارا شریک ہوں، (یعنی تم حاکم شرع کے حضوراس پرشہادت دواور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثوابِ عظیم پائیں) امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعوی مسموع نہیں ہوتا۔

مولانا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں:

(ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ برسول الله العقرب) فإنه أرسل من عند الحق وسلط على الخلق تأويلا للرسالة العرفية بالإرادة اللغوية وهو مردود عند القواعد الشرعية[1]۔

یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا، اس طرح اس نے رسالت عرفی کو معنی لغوی کی طرف ڈھالا کہ بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلّط کیا ہے، اور ایسی تاویل قواعدِ شرع کے نزدیک مردود ہے۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

" هذا حقيقة معنى الارسال وهذا مما لا شك فى معناه وانكاره مكابرة لكنه لا يقبل من قائله وادعاؤه انه مراده لبعده غاية البعد وصرف اللفظ عن ظاهره لا يقبل كما لو قال انت طالق قال اردت محلولة غير مربوطة لا يلتفت لمثله ويعد هذيانا اه ملتقطا[2]۔

" یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اس نے ڈھالا ضرور بلا شک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے بایں ہمہ قائل کا ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لئے تھے، اس لئے

---

[1] (شرح الشفاء لملّا علی قاری مع نسیم الریاض، الباب الاول، 4\343، وفی نسخة: 2\396)

[2] (نسیم الریاض شرح الشفاء للقاضی عیاض الباب الاول، 4\343)

Marfat.com

کہ یہ تاویل نہایت دوراز کار ہے اور لفظ کا اس کے معنی ظاہر سے پھیرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں ہے (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

ثانیا: وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لئے مدح و فضل جانتا ہے، نہ ایک ایسی بات کہ

دندان تو جملہ در دہانند

چشمان تو زیرا بروانند

" تیرے تمام دانت منہ میں ہیں، تیری آنکھیں ابرو کے نیچے ہیں"۔

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محلِ مدح میں ذکر نہ کریگا نہ اس میں اپنے لئے فضل و شرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو (2) نتھنے رکھے، مرزا کے کان میں دو (2) گھونگے بنائے، یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے، کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا۔

اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا ہونا، ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک کان بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں، اللہ نے انہیں عدم سے وجود نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دُنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے بچھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا۔

مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف [1] میں فرماتے ہیں:

۱۔ کل یوم ھو فی شان بخواں   مر ورا بیکار و بے فعلے مداں

---

[1] (المثنوی المعنوی قصہ آنکس کہ دریارے بکوفت گفت الخ، دفتر اول ص ۷۹)

Marfat.com

"روزانہ اللہ تعالیٰ اپنی شان میں، پڑھ اس کو بیکار اور بے عمل ذات نہ سمجھ"۔

۲۔ کمتریں کارش کہ ہر روز ست آں گو سہ لشکر روانہ میکند

"اس کا معمولی کام ہر روز یہ ہوتا ہے کہ روزانہ تین لشکر روانہ فرماتا ہے"۔

۳۔ لشکرے زاصلاب سوئے امہات بہر آں تا در رحم روید نبات

"ایک لشکر پشتوں سے امہات کی طرف، تاکہ عورتوں کے رحموں میں پیدائش ظاہر فرمائے"۔

۴۔ لشکرے زارحام سوئے خاکدان تا زنر و مادہ پر گردد جہاں

"ایک لشکر ماؤں کے رحموں سے زمین کی طرف، تاکہ نر و مادہ سے جہان کو پُر فرمائے"۔

۵۔ لشکرے از خاکداں سوئے اجل تا بہ بیند ہر کسے حسنِ عمل

"ایک لشکر دنیا سے موت کی جانب تاکہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا کو دیکھے"۔

حق عزوجل فرماتا ہے:

"فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ [1]"

"ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون"۔

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جسے ٹڈی اور مینڈک اور جوں اور کتے اور سؤر سب کو شامل مانے گا، ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت سے علوم سے خبر دار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت،

حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی [2] ان کی طرف سے فرماتے ہیں:

ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم با شما نامحرماں ما خامشیم

"ہم آپس میں سننے، دیکھنے والے اور خوش ہیں، تم نامحرموں کے سامنے ہم خاموش ہیں"۔

---

[1] [الاعراف:133]

[2] (المثنوی المعنوی حکایت مارگیرے کہ اژدہائے افسردہ الخ، دفتر سوم ص ۲۷)

Marfat.com

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"وَإِنۡ مِّنۡ شَيۡءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمۡدِهِۦ وَلَٰكِن لَّا تَفۡقَهُونَ تَسۡبِيحَهُمۡ [1]".

"کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی"۔

حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"مَا مِنۡ شَيۡءٍ إِلَّا يَعۡلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا كَفَرَةُ أو فسقة الْجِنِّ وَالإِنۡسِ [2]".

رواه الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه، وصححه خاتم الحفاظ.

"کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے"۔ طبرانی نے کبیر میں یعلیٰ بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے اسے صحیح کہا۔

حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"فَمَكَثَ غَيۡرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمۡ تُحِطۡ بِهِۦ وَجِئۡتُكَ مِن سَبَإِۭ بِنَبَإٖ يَقِينٍ" [3].

"کچھ دیر ٹھہر کر ہد ہد بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر

---

[1] [الاسراء:44]

[2] (أخرجه الطبرانی فی الکبیر 262\22(672)، وفی حدیث الطوال 306(54)، والبیهقی فی الدلائل 22.24\6۔ وذکر السیوطی فی الجامع الصغیر 492(8047)، وصححه۔ قلت: إسناده ضعیف من أجل شریك وعمر بن عبدالله بن یعلی بن مرة.

وهو في مسند أحمد (17565) من وجه آخر عن یعلی بن مرة دون قوله في آخره: ما من شيء إلا یعلم..)

[3] [النمل:22]

Marfat.com

حاضر ہوا ہوں"۔

حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

" مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلاَ رَوَاحٍ إلاَّ وَبِقَاعُ الأَرْضِ يُنَادِي بَعْضُهَا بَعْضاً يَاجَارَةُ هَلْ مَرَّ بِكِ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلَّى عَلَيْكِ أَوْ ذَكَرَ الله فَإِنْ قَالَتْ نَعَمْ رَأَتْ أَنَّ لَهَا بِذَلِكَ فَضْلاً[1] "۔

رواه الطبرانی فی الاوسط و أبو نعیم فی الحلیة عن أنس رضی اللہ تعالٰی عنه۔

"کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا، اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے"۔

اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا۔

تو خبر رکھنا، خبر دینا سب کچھ ثابت ہے۔ کیا مرزا ہر اینٹ پتھر، ہر بت پرست کافر، ہر ریچھ بندر، ہر کتے سوٴر کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کہے گا؟ ہر گز نہیں، تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی قطعی موجود۔

وبعبارة اخری معنی کے چار ہی قسم ہیں، لغوی، شرعی، عرفی، عام یا خاص، یہاں عرف عام تو بعینہ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل، اور ارادہ لغوی کا ادعاء یقیناً باطل، اب

---

[1] (أخرجه الطبرانی فی الأوسط 177\1(562)، ومن طريقه أبو نعيم فی الحلية 174.175\6، وابن المبارک فی الزهد 133(335)، وذكره الهندی فی كنز العمال 290\7(18929)، وقال الهيثمی فی المجمع 6\2: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الأَوْسَطِ، وَصَالِحٌ الْمُرِّيُّ ضَعِيفٌ.)

Marfat.com

یہی رہا کہ فریب دہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ و خوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصفِ نبوت میں اشتراک بھی نہیں، مگر حاش للہ! ایسا باطل ادعاء اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح بادشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا، ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعوی کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو، کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں، کیا عمرو جنگل میں سور کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے، جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں، اگر کہیئے کوئی مناسبت بھی ہے تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لا مشاحۃ فی الا صطلاح (اصطلاح میں کوئی اعتراض نہیں) آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور، لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اوّل سے مناسبت اصلاً منظور نہیں، معہذا اقادی بمعنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔

قاموس میں ہے:

"قدت قادیۃ جاء قوم قدا قحموا من البادیۃ والفرس قدیانا اسرع [1]"

"قوم جلدی میں آئی، قدت قادیۃ کا ایک معنی قدت من البادیۃ یا قدت الفرس جنگل سے آیا، یا گھوڑے کو تیز کیا"۔

قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک، اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام

---

[1] (القاموس المحیط باب الواؤ فصل القاف، 4\379)

Marfat.com

قادیانی ہوا، کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہوسکتی ہے، حاشا وکلاّ کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف، یوں اصطلاح خاص کا ادعاء مسموع ہوجائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں، عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کرلیں کہ ہم نے تو ایجاب وقبول نہ کیا تھا، اجازت لیتے وقت ہاں کہا تھا، ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمہ جزروانکار ہے، لوگ بیع نامے لکھ کر رجسٹری کرا کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا، ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الٰی غیر ذٰلک من فسادات لا تحصٰی (ایسے بہت سے فسادات ہوں گے۔)

تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اسے نہ مانے گا، کیا مسلمانوں کو زن ومال اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ پیارے ہیں کہ جورو اور جائداد کے باب میں تاویل سنیں اور اللہ ورسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کرلیں لا الٰہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے انہیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں، وللہ الحمد جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل وعلا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا دربار جلا چکا ہے، فرماتا ہے:

"قُلْ ... لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ [1]"۔

"ان سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بیشک تم کافر ہوچکے ایمان کے بعد"۔

والعیاذ باللہ تعالٰی رب العالمین۔

ثالثاً: کفر چہارم میں امتی و نبی کا مقابلہ صاف اسی معنی شرعی وعرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

رابعاً: کفر اول میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں، آیت میں نطعاً معنی

[1] [التوبۃ:65.66]

Marfat.com

شرعی ہی مراد ہیں نہ کہ لغوی، نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص، اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لئے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ ورسول اللہ ہونے کا مدعی اور

"وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ [1]"۔

"ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے"۔

کا منکر اور باجماع قطعی جمیع اُمت مرحومہ مرتد و کافر ہوا، سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النّبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے

"ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نبي [2]"

"تیس (۳۰) دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا"۔

"وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي [3]"۔

"حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"، امنت امنت صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

"میں ایمان لایا میں ایمان لایا، اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے"۔

اسی لئے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور مثیل مسیح ہے صدق بلکہ مسیح دجّال کا کہ ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا، والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

---

[1] [الاحزاب:40]

[2] (أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 427\11، وذكره الهندي في كنز العمال 199\14(38376)، وعزاه إلي ابن عساكر عن العلاء بن زياد العدوي۔

والطبراني في الصغير (993) عن أبي هريرة رضي الله عنه، بلفظ: ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ۔)

[3] (رواه الترمذي في السنن (2219)، وصححه، والجماعة عن ثوبان رضي الله عنه، بلفظ: ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، قد تقدم تخريجه)

Marfat.com

کفر پنجم:

دافع البلاء ص ۱۰ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے

کفر ششم:

اسی رسالے کے صفحہ ۱۷ پر لکھا ہے:

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے"۔

کفر ہفتم:

اشتہار معیار الاخیار میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں۔ یہ ادعاء بھی باجماعِ قطعی کفر وارتداد یقینی ہیں، فقیر نے اپنے فتوی مسمّٰی بہ ردّ الرفضۃ میں شفاء شریف امام قاضی عیاض وروضہ امام نووی وارشاد الساری امام قسطلانی وشرح عقائد نسفی وشرح مقاصد امام تفتازانی واعلام امام ابن حجر مکی ومنح الروض علامہ قاری وطریقہ محمدیہ علامہ برکوی وحدیقہ ندیہ مولٰی نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماعِ مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہوسکتا، جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے، ازاں جملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے:

"النبی أفضل من الولیّ وھو أمر مقطوع بہ. والقائل بخلافہ کافر لأنہ معلوم من الشرع بالضرورۃ[1]"۔

"یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے"۔

کفر ہفتم میں ایسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نون نہیں بلکہ (بنیوں) بہ تقدیم با ہے یعنی بھنگی درکنار کہ خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں ان سے تو افضل

---

[1] (ارشاد الساری شرح صحیح البخاری، کتاب العلم، باب ما یستحب للعالم الخ، (1\214

Marfat.com

ہوا ہی چاہوں میں تو بعض بنیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی بیبیوں کا دین ہی اڑ گیا، مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

کفر ہشتم:

ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم لکھ کر کہتا ہے: اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے، اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔

"إِذْ قَالَ اللهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَى وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ [1]"۔

"جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے! یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیقی باتیں اور توریت اور انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پروانگی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے، اور جب تو

[1] [المائدۃ:110]

Marfat.com

قبروں سے جیتا نکالتا مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو"۔

مسمریزم بتایا یا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کبی ڈھکوسلے ہیں، ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالٰی علی سیّدہ وعلیہ وسلم نے بار بار بتاکید رد فرمادیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا:

"أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ الآية[1]"۔

"میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں"۔

اور اس کے بعد فرمایا:

"إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ[2]"۔

"بیشک ان میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ"۔

پھر مکرر فرمایا:

"جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللهَ وَأَطِيعُونِ[3]"۔

"میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو"۔

مگر جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے رب کی نہ مانے وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی کیوں ماننے لگا، یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سبھی کرتے ہیں ع

---

[1] [آل عمران:49]

[2] [آل عمران:49]

[3] [آل عمران:50]

Marfat.com

کس نہ گوید کہ دروغ من ترش ست

"کوئی نہیں کہتا کہ میرا جھوٹ ترش ہے"۔

پھران معجزات کومکروہ جاننا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگراس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہٖ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے

قال اللہ تعالیٰ:

"تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ [1]"۔

"یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی"۔

اوراسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا:

"وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ [2]"۔

"اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دئے اور جبرئیل سے اس کی تائید فرمائی"۔

اوراگراس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفضیل ہے ہر طرح کفر وارتداد قطعی سے مفر نہیں، پھران کلمات شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیّدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اورایسی ہی تحقیراس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کراس **کفر نہم** میں ہے کہ" ازالہ صفحہ ۱۶۱ " پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا:" بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویر باطن اورتوحیداوردینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے"۔

انا للہ وانّا الیہ راجعون، الالعنۃ اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ انبیائہ وبارك وسلم۔

" ہم اللہ کی ملکیت اورہم اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، انبیاء اللہ کے دشمنوں پر اللہ

---

[1] [البقرۃ:253]

[2] [البقرۃ:253]

Marfat.com

تعالیٰ کی لعنت، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کے انبیاء علیہم السلام پر اور برکتیں اور سلام"۔

ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفاء شریف و شروحِ شفاء و سیف مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی و روضہ امام نووی و وجیز امام کردری و اعلام امام حجر مکّی وغیرہا تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن سے نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفس توحید میں کم درجہ بلکہ ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائلہ و قابلہ (اسے کہنے والے اور قبول کرنے والے پر اللہ کی لعنت) نے اولوالعزمی و رسالت و نبوت درکنار اس عبداللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ علیہ و صلوٰۃ اللہ و سلام و تحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ:

"إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا [1]"۔

"بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب"۔

کفر دھم:

"ازالہ صفحہ ۶۲۹" پر لکھتا ہے: ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط [2] ہوئی اور وہ جھوٹے۔

یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی تکذیب ہے عام اقوام کفار لعنہم اللہ کا کفر حضرت

---

[1] [الاحزاب:57]

[2] یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذّاب اپنی بڑ میں ہمیشہ پیشگوئیاں ہانکتا رہتا ہے اور بعنایت الٰہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشگوئی غلط پڑی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ (۱۲منہ برعلم)

Marfat.com

عزت عزّ جلالہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا:

"كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ [1]"۔

"نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا"۔

"كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ [2]"۔

"عاد نے رسولوں کو جھٹلایا"۔

"كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ [3]"۔

"ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا"

"كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ [4]"۔

"لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا"۔

"كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ [5]"

"بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا"۔

ائمہ کرام فرماتے ہیں، جو نبی پر اس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کفر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ واقع میں جھوٹا ہو جانا،

شفا شریف میں ہے:

" مَنْ دَانَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَصِحَّةِ النُّبُوَّةِ وَنُبُوَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ

---

[1] [الشعراء:105]

[2] [الشعراء:123]

[3] [الشعراء:141]

[4] [الشعراء:160]

[5] [الشعراء:176]

Marfat.com

وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ جَوَّزَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ الْكَذِبَ فِيمَا أَتَوْا بِهِ. ادَّعَى فِي ذَلِكَ الْمَصْلَحَةَ بِزَعْمِهِ أَوْ لَمْ يَدَّعِهَا فَهُوَ كَافِرٌ بِإِجْمَاعٍ[1]"۔

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو بایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر انکی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعمِ خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچا لیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے۔

دیکھو قوم نوح و ہود و صالح و لوط و شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا: قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا، قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا، ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا، یونہی واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء و مرسلین کو کذاب مانا۔

فلعن الله من كذب احدا من انبيائه وصلى الله تعالىٰ على انبيائه ورسله والمؤمنين بهم اجمعين، وجعلنا منهم وحشرنا فيهم وادخلنا معهم دار النعيم بجاههم عنده وبرحمته بهم ورحمتهم بنا انه ارحم الراحمين والحمد لله رب العلمين۔

"اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء و رسولوں پر اور ان کے وسیلہ سے تمام مومنین پر رحمت فرمائے اور ہمیں ان میں بنائے، ان

---

[1] (الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما هو من المقالات 2\607)

Marfat.com

کے ساتھ حشر اوران کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے، ان کی اپنے ہاں وجاہت اوران پر اپنی رحمت اورانکی ہم پر رحمت کے سبب وہ برحق بڑا رحیم ورحمٰن ہے سب حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جوسب جہانوں کا رب ہے"۔

طبرانی معجم کبیر میں وَبَرحنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"إِنِّي أَشْهَدُ عَدَدَ تُرَابِ الدُّنْيَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ كَذَّابٌ [1]"

ترجمہ: بیشک میں ذرّہ ہائے خاک تمام دُنیا کے برابر گواہیاں دیتاہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔

وانا اشھد معک یارسول اللہ (یارسول اللہ! میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں) اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنی کتا بعدد دانہائے ریگ وستار ہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملائکہ سمٰوٰت وارض وحاملانِ عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک گواہ ہے

"وَكَفَى بِاللهِ شَهِيدًا [2]"۔

"اور اللہ کافی ہے گواہ"۔

کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک کافر مرتد ناپاک ہے۔

---

[1] (أخرجه الطبراني في الكبير 153\22(412)۔

وأخرجه البخاری فی التاریخ الكبير 184\8، ومن طريقه ابن أبی عاصم فی الآحاد والمثانی 307.308\3، ومن طريقه أبو نعيم فی المعرفة (6515)، بلفظ: فَإِنِّي أَشْهَدُ عَدَدَ تُرْبِ الدَّهْنَاءِ وَتُرْبِ تِرْبًا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ كَذَّابٌ۔)

[2] [النساء:166]

Marfat.com

اگر یہ [1] اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقینا کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ندوہ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی پر مدارِ اسلام رکھتے اور تمام بددینوں گمراہوں کو حق پر جانتے، خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے، سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اوّل و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نیچریت کا اعلٰی نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر، وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر و کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحقِ نار۔

شفاء شریف میں ہے:

"نكفر من لم يكفر مَنْ دَانَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمِلَلِ أَوْ وَقَفَ فِيهِمْ. أَوْ شَكَّ. [2]"

"یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اسکی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے"۔

شفاء شریف نیز فتاوٰی بزازیہ و درر و غرر و فتاوٰی خیریہ و درمختار و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے:

---

[1] یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقینا کافر مرتد ہے ۱۲۔

[2] (الشفا بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم، فصل في بيان ماهو من المقالات 2\610)

Marfat.com

"مَنۡ شَكَّ فِي كُفۡرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدۡ كَفَرَ [1]"

"جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے"۔

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی و ادعائے اسلام، کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے، ہدایہ و درمختار و عالمگیری و غرر و ملتقی الابحر و مجمع الانہر وغیرہا میں ہے:

"صَاحِبُ الۡهَوٰى إِنۡ كَانَ يَكۡفُرُ فَهُوَ بِمَنۡزِلَةِ الۡمُرۡتَدِّ [2]"۔

"بدعتی اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے"۔

فتاوٰی ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ و برجندی شرح نقایہ و فتاوٰی ہندیہ میں ہے:

"هٰؤُلَاءِ الۡقَوۡمُ خَارِجُونَ عَنۡ مِلَّةِ الۡإِسۡلَامِ وَأَحۡكَامُهُمۡ أَحۡكَامُ الۡمُرۡتَدِّينَ [3]"۔

"یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور انکے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں"۔

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں۔

"فی الدر المختار عن غنیۃ ذوی الاحکام مَا يَكُونُ كُفۡرًا اتِّفَاقًا يُبۡطِلُ

---

[1] (درمختار، باب المرتد 1\356، مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابہر 1\677، عن البزازیۃ)

[2] (الدر المختار، بَابُ الۡوَصِيَّةِ بِالۡخِدۡمَةِ وَالسُّكۡنٰى وَالثَّمَرَةِ 2\333، و الفتاوی الهندية، الۡبَابُ الثَّامِنُ فِي وَصِيَّةِ الذِّمِّيِّ وَالۡحَرۡبِيِّ، 6\132، العناية شرح الهداية 10\494، ومجمع الانهر فی شرح ملتقی الابحر، بَابُ الۡوَصِيَّةِ بِالۡخِدۡمَةِ وَالسُّكۡنٰى وَالثَّمَرَة 2\717)

[3] (الفتاوی الهنديه، الباب التاسع فی احکام المرتدين، 2\264)

Marfat.com

اَلْعَمَلَ وَالنِّكَاحَ وَأَوْلَادُهُ أَوْلَادُ زِنًا[1]"

"درمختار میں غنیۃ ذوی الاحکام سے منقول ہے جو بالاتفاق کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کر دیتا ہے اسکی اولاد ولد الزنا ہے"۔

اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دَین کو ساقط نہیں کرتا۔

"فی التنویر وَرِثَ كَسْبَ إِسْلَامِهِ وَارِثُهُ الْمُسْلِمُ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنِ إِسْلَامِهِ وَكَسْبُ رِدَّتِهِ فَيْءٌ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنِ رِدَّتِهِ[2]"۔

"تنویر میں ہے قرضہ کی ادائیگی کے بعد اس کے اسلامی وقت کی کمائی کا وارث مسلمان ہے اور اس کے ارتدادی دور کی کمائی بیت المال میں جمع ہوگی"۔

اور معجّل تو فی الحال آپ ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل، وہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجائے یا دار الحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دار الحرب سے ملحق ہو گیا اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

"فی الدر إِنْ حَكَمَ الْقَاضِي بِلَحَاقِهِ حَلَّ دَيْنُهُ وفی رد المختار لِأَنَّهُ بِاللَّحَاقِ صَارَ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَهُمْ أَمْوَاتٌ فِي حَقِّ أَحْكَامِ الْإِسْلَامِ فَصَارَ كَالْمَوْتِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَسْتَقِرُّ لَحَاقُهُ إِلَّا بِالْقَضَاءِ لِاحْتِمَالِ الْعَوْدِ. وَإِذَا تَقَرَّرَ مَوْتُهُ تَثْبُتُ الْأَحْكَامُ الْمُتَعَلِّقَةُ بِهِ كَمَا ذُكِرَ نَهْرٌ[3]"۔

---

[1] (الدرالمختار، باب المرتد348)

[2] (الدرالمختار، باب المرتد، 348)

[3] (الدرالمختار، باب المرتد 348،والردالمحتار باب المرتد 248\4،والنھر الفائق،باب المرتدین، 258\3)

Marfat.com

درمختار میں ہے کہ اگر قاضی نے مرتد کو دار الحرب سے ملحق ہونے کا فیصلہ دے دیا تو اس کا دَین لوگوں کو حلال ہے، ردالمحتار میں ہے کیونکہ دارالحرب سے لاحق ہونے پر حربی ہوگیا اور حربی اسلام کے احکام میں مُردوں کی طرح ہوتے ہیں مگر اس کا طوق قاضی کے فیصلہ پر دائمی قرار پائے گا کیونکہ قبل ازیں اس کے واپس دارالاسلام آنے کا احتمال ہے، تو جب اس کی موت ثابت ہوگئی تو موت سے متعلقہ تمام احکام نافذ ہوجائیں گے جیسا کہ نہر نے ذکر کیا۔

اولادِ صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی،

"حذرا علی دینهم الاتری انهم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقة المسلمة ان کانت فاسقة والولد یعقل یخشی علیه التخلق بسیرها الذمیة فما ظنك بالاب المرتد والعیاذ بالله تعالیٰ قال فی ردالمحتار اَلْفَاجِرَةُ بِمَنْزِلَةِ الْكِتَابِيَّةِ. فَإِنَّ الْوَلَدَ يَبْقَى عِنْدَهَا إِلَى أَنْ يَعْقِلَ الْأَدْيَانَ كَمَا سَيَأْتِي خَوْفًا عَلَيْهِ مِنْ تَعَلُّمِهِ مِنْهَا مَا تَفْعَلُهُ فَكَذَا الْفَاجِرَةُ.[1]

نابالغ بچوں کے دین کے خطرے کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے بُرے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا، والعیاذ باللہ تعالیٰ، ردالمحتار میں فرمایا کہ فاجر عورت اہلِ کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا، اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہوجائے، تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ،

"وانت تعلم الولد لا یحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا وذلك

---

[1] (الردالمحتار، باب الحضانة، 556\3)

Marfat.com

عمر العقل قطعا فیحرم الدفع الیه ویجب النزع منه وانما احوجنا الیٰ ھذا لان الملك لیس بید الاسلام والا[1] فالسلطان این یبقی المرتد حتی یبحث عن حضانته الاتری الیٰ قولھم لا حضانة لمرتدة لا نھا تضرب وتحبس کالیوم فانی تتفرغ للحضانة فاذا کان ھذا فی المحبوس فما ظنك بالمقتول ولکن انا للّٰہ وانا الیه راجعون ولا حول ولا قوة الا با للّٰہ العلی العظیم۔

اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہٰذا بچے کو اس کے سپرد کرنا حرام ہے اور اس سے الگ کر لینا ضروری ہے اور ہم نے یہ ضرورت اس لئے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے، آپ نے غور نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتدہ کو حق پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہٰذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پا سکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہو سکتا ہے، لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مگران کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے،

"وفی الدر المختار یَبْطُلُ مِنْهُ اتِّفَاقًا مَا یَعْتَمِدُ الْمِلَّةَ وَھِیَ خَمْسٌ النِّکَاحُ، وَالذَّبِیحَةُ، وَالصَّیْدُ، وَالشَّھَادَةُ، وَالْإِرْثُ. وَیَتَوَقَّفُ مِنْهُ اتِّفَاقًا مَا

---

[1] (فان سلطان الاسلام مامور بقتله لایجوز له ابقاؤہ بعد ثلثة ایام ۱۲ منه۔
کیونکہ اسلامی حکمران کو مرتد کے قتل کا حکم ہے تو اسے جائز نہیں کہ مرتد کو تین دن کے بعد باقی رکھے۔ا

Marfat.com

يَعْتَمِدُ الْمُسَاوَاةَ. وَهُوَ الْمُفَاوَضَةُ أَوْ وِلَايَةٌ مُتَعَدِّيَةٌ وَ هُوَ التَّصَرُّفُ عَلَى وَلَدِهِ الصَّغِيرِ. إِنْ أَسْلَمَ نَفَذَ. وَإِنْ هَلَكَ أَوْ لَحِقَ بِدَارِ الْحَرْبِ وَحُكِمَ بِلَحَاقِهِ بَطَلَ [1]۔

اھ مختصرا۔

درمختار میں ہے مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں: نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا تو موقوف امور نافذ ہو جائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مر گیا یا دارالحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے طوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہو جائیں گے، اھ مختصراً،

نسأل الله الثبات على الايمان وحسبنا الله ونعم الوكيل وعليه التكلان ولا حول ولا قوة الّا بالله العلى العظيم وصلى الله تعالىٰ على سيدنا ومولانا محمد واٰله وصحبه اجمعين. اٰمين والله تعالىٰ اعلم۔

ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کے لئے دعا گو ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسا ہے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین، آمین و اللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد وصی احمد — عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی — عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں

ناصر دین — عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامیّ — محمدی سُنّی حنفی قادری

---

[1] (الدر المختار، باب المرتد، 348)

Marfat.com

فہرست آیات قرآنیہ ۔رسالہ السؤ العقاب علی المسیح الکذاب

آیت	سورہ	صفحہ
"فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ	البقرۃ:79	283
"تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔	البقرۃ:253	297
"وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ۔	البقرۃ:253	297
"أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ۔	آل عمران:49	296
"إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔	آل عمران:49	296
"جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ۔	آل عمران:50	296
"وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً۔	النساء:166	301
"إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ۔	المائدۃ:110	295
"فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ۔	اعراف:133	288
"لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ۔	التوبۃ:65	292
"إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ۔	یونس:69	283
"فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ۔	النحل:22	289
"إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ۔	النحل:104	283
"وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ۔	الاسراء:44	289
"كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ۔	الشعراء:105	299
"كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ۔	الشعراء:123	299
"كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ۔	الشعراء:141	299
"كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ۔	الشعراء:160	299

Marfat.com

فہرست آیات قرآنیہ ۔رسالہ السؤ العقاب علی المسیح الکذاب

آیت	سورہ	صفحہ
"كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ.	الشعراء:176	299
"وَلَكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ	الاحزاب:40	293.284
"إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.	الاحزاب:57	298

Marfat.com

فہرست احادیث وآثار۔رسالہ السؤ العقاب علی المسیح الکذاب

حدیث واثر	راوی	صفحہ
إِنِّي أَشْهَدُ عَدَدَ تُرَابِ الدُّنْيَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ كَذَّابٌ۔	وبر الحنفی	301
ثَلَاثُونَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نبی۔	علاء بن زیاد	293
مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ الله	یعلی بن مرہ	289
مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رَوَاحٍ إِلَّا وَبِقَاعُ الْأَرْضِ يُنَادِي بَعْضُهَا بَعْضاً۔	انس بن مالك	290
وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔	ثوبان	293

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ

الجُراز الدّیانی علی المرتدّ القادیانی

۱۳۴۰ھ

(قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ 79_80

از پیلی بھیت مسؤلہ شاہ میر خاں قادری رضوی ۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ

اعلیٰ حضرت مدظلکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عریضہ ہذا بحالت اشد ضرورت ارسالِ خدمت ہے اُمید کہ بواپسی جواب سے شرف بخشا جائے۔

(1) آیت کریمہ

"وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ. أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ [1]".

"اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے ہوئے ہیں، مردے ہیں زندہ نہیں، اور اُنہیں خبر نہیں لوگ کب اُٹھائے جائیں گے"۔

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالیٰ کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنابریں عیسیٰ علیہ السلام کو بھی جبکہ نصاریٰ خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ اُن کو مردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں اُن کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

(2) صاحبِ بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارقام فرماتے ہیں۔

(منقول از مشارق الانوار، حدیث ۱۱۱۸)

"لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا [2]".

---

[1] [النحل:20_21]

[2] (أخرجه البخاری فی الصحیح، الجنائز، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ (1330)2\88

Marfat.com

" اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے اُنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا"
اس سے ظاہر ہے کہ نبی یہود حضرت موسیٰ و نبی نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبریں پوجی جاتی تھیں۔

حسب ارشاد باری تعالیٰ عزّ اسمہ:

"فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ [1]"۔

" پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو"۔

آیاتِ الٰہیہ، احادیث نبویہ ثبوتِ مماتِ عیسیٰ علیہ السلام میں موجود ہوتے ہوئے کیونکر اُن کو زندہ مان لیا جائے؟

میں ہوں حضور کا ادنی خادم: شاہ میر خاں قادری رضوی غفرلہ ربہ ساکن پیلی بھیت۔ ۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ

---

[1] [النساء:59]

Marfat.com

الجواب

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم۔

(1) قبل جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے، معلوم کرنا لازم، بے دینوں کی بڑی راہِ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریاتِ دین کا، اور بحث چاہیں کسی ہلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائش دست و پا زدن ہو۔

قادیانی صدہا درجہ سے منکر ضروریاتِ دین تھا اور اس کے پس ماندے حیات و وفاتِ سیدنا عیسٰی رسول اللہ علی نبینا الکریم وعلیہ صلوات اللہ وتسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں، جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے، جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۴ میں آئے گا کہ نزول حضرت عیسٰی علیہ السلام اہلسنّت کا اجماعی عقیدہ ہے) نہ ہرگز وفاتِ مسیح ان مرتدین کو مفید، فرض کردم کہ رب عزوجل نے ان کو اس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے انکار نزول کیونکر ممتنع ہو گیا؟

انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کی موت محض ایک آن کو تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیاتِ حقیقی دُنیاوی وجسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ [1]"۔

"انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں"۔

(۲) معاذ اللہ کوئی گمراہ بددین یہی مانے کہ ان کی وفات اوروں کی طرح ہے جب بھی ان کا

---

[1] (أخرجه أبو يعلى في مسنده 147\6 (3425)، والبزار في مسنده 62\13 (6391)، و 299\13 (6888)، وتمام في الفوائد (58)، وانظر: "واللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں"، ازقلم: محدث کبیر استاد محترم حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عباس رضوی مدظلہ العالی، ص 38 تا 167۔==

Marfat.com

چند محدثین وعلماء اُمت اور علماء معترضین جنہوں نے اس حدیث مبارکہ کی تصحیح یا تحسین فرمائی ہے

امام ابن نجار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال البيهقي هذا حديث صحيح۔

(ذيل تاريخ بغداد 361\18 في ترجمة: أبو منصور الصوفي)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رواه أبو يعلى والبزار، ورجاله أبي يعلى ثقات۔

(مجمع الزوائد 276\8 (13812) كتاب فيه ذكر الأنبياء، باب ذكر الأنبياء)

اس کو ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے اور ابو یعلی کی رجال ثقہ ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وصححه البيهقي۔

(فتح الباري 602\8، كتاب احاديث الأنبياء، باب قوله تعالى واذكر في الكتاب مريم۔۔)

اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصحیح فرمائی۔

امام محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وروى فيه باسناد صحيح عن أنس مرفوعا۔

(شرح الزرقاني على موطا الامام مالك 457\4 كتاب الجامع، صفة عيسى ودجال)

اور اس میں بسند صحیح حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوع روایت ہے۔

امام عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وهو حديث صحيح۔

(فتح القدير شرح الجامع الصغير (3089) تحت ,,الأنبياء أحياء في قبورهم۔۔۔)

اور یہ حدیث صحیح ہے۔

Marfat.com

امام نورالدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ورواه أبو يعلى برجال ثقات۔

(وفاء الوفاء 4\1352)

اور اس کو ابو یعلی نے روایت کیا ثقہ رجال سے

غیر مقلدین کے علامہ محمد بن علی شوکانی نے لکھا:

"وقد ثبت فی الحديث الأنبياء أحياء فی قبورهم رواه المنذری وصححه البيهقی"۔

(نيل الاوطار 1\651، كتاب الصلاة، أبواب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة۔۔۔)

اور تحقیق حدیث مبارکہ میں یہ ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں اس کو امام منذری نے روایت کیا اور بیہقی نے اس کی تصحیح فرمائی ہے۔

شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد نے بھی شوکانی کے حوالے سے لکھا:

"وقد ثبت فی الحديث الأنبياء أحياء فی قبورهم رواه المنذری وصححه البيهقی"۔

(عون المعبود شرح أبی داود 3\260 باب تفريع أبواب الجمعة)

اور تحقیق حدیث مبارکہ میں یہ ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں اس کو امام منذری نے روایت کیا اور بیہقی نے اس کی تصحیح فرمائی ہے۔

ناصر الدین البانی نے اس حدیث مبارکہ کو ,,سلسلة الاحاديث الصحيحه،، میں ذکر کیا اور امام ابو یعلی کی روایت کی سند کے بارے میں لکھا:

قلت: وهذا اسناد جيد، رجاله كلهم ثقات۔

(سلسلة الاحاديث الصحيحة 2\189 (621)

میں کہتا ہوں کہ یہ سند جید ہے اور اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

ارشاد الحق اثری فیصل آبادی نے لکھا:

أخرجه البيهقی فی حياة الانبياء من طريق ابی يعلی وأبو نعيم فی أخبار أصبهان (ص ٨٣ ج

Marfat.com

۲)واسناده جید۔(حاشیہ مسند أبی یعلی 3\379)

اس کا اخراج امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو یعلی کے طریق سے (اپنی کتاب) حیاۃ الانبیاء فی قبورھم،، میں کیا اور ابونعیم نے اخبار اصبہان میں اور اس کی سند جید ہے۔

ان کے علاوہ بھی کئی محدثین وعلماء نے اس روایت کی تصحیح وتحسین بیان فرمائی ہے۔

اور اس پر صحیح مسلم شریف کی وہ روایت بھی بہت بڑی دلیل ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات اپنے سفر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہم السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

"إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ"۔

بے شک اللہ عزوجل نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔

(أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف 2\254(8697) فی ثواب الصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، و أبو داود فی السنن(1047) تفريع ابواب الجمعة، و (1531) باب فی الاستغفار، و ابن ماجه فی السنن 76 كتاب فرض الجمعة، والنسائی فی السنن المجتبى (1374) باب اكثار الصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يوم الجمعة، والآخرون)

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: هذا حديث صحيح على شرط البخاری و لم يخرجاه۔

(مستدرک على الصحيحن 1\413(1029) كتاب الجمعة۔

یہ حدیث صحیح ہے بخاری کی شرائط پر اور اس بخاری ومسلم دونوں نے اس کا اخراج نہیں کیا

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وعند أبی داود والنسائی وصححه ابن خزيمة وغيره۔

(فتح الباری، 8\602 باب قوله تعالى: واذكر فی الكتاب مريم اذ انتبذت من أهلها)

اور ابوداود اور نسائی کے ہاں ہے اور ابن خزیمہ وغیرہ نے اس کی تصحیح کی ہے۔

Marfat.com

دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہوگیا؟

"وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ[1]"۔

"اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کر دیا کہ پھر لوٹ کر آئیں"۔

ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دُنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے، جیسے سیدنا عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

قال اللہ تعالیٰ:

"فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ[2]"۔

"تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کر دیا"۔

چاروں طائرانِ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

قال اللہ تعالیٰ:

"ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا[3]"۔

"پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بلا، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے"۔

ہاں مشرکین ملاعنہ منکرین بعث اسے محال جانتے ہیں اور در بارہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی بھی اس قادر مطلق عزّ جلالہ کو معاذ اللہ صراحۃً عاجز مانتا اور دافع البلاء کے صفحہ ۳۴ پر یوں کفر بکتا ہے:

"خدا ایسے شخص کو پھر دُنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دُنیا کو تباہ کر دیا ہے"۔

---

[1] [الانبیاء:95]

[2] [البقرۃ:259]

[3] [البقرۃ:260]

Marfat.com

مشرک وقادیانی دونوں کے رد میں، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ [1]"۔

"تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شبہ میں ہیں"۔

جب صادق ومصدوق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کے نزول کی خبر دی اور وہ اپنی حقیقت پر ممکن وداخل زیر قدرت وجائز، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعدِ استیفائے اجل کے لئے ہے، اس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے اماتت ہو تو مانع اعادت نہیں بلکہ استیفائے اجل کے لئے ضرور اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

"أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ [2]"۔

"اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے ان سے فرمایا مرجاؤ، پھر انہیں زندہ فرمادیا"۔

قتادہ نے کہا:

"اَمَاتَهُمْ عُقُوْبَةً ثُمَّ بُعِثُوْا لِيَتَوَفَّوْا مُدَّةَ اٰجَالِهِمْ وَلَوْ جَاءَتْ اٰجَالُهُمْ مَا بُعِثُوْا [3]"۔(معناً)

"اللہ تعالی نے اُن کو سزا کے طور پر موت دی پھر زندہ کردیئے گئے تاکہ اپنی مقررہ عمر کو پورا

---

[1] [ق:15]

[2] [البقرة:243]

[3] (جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری)، 422\4، وتفسیر ابن أبی حاتم 457\2 (2419)، وعبدبن حمید کمافی الدر المنثور للسیوطی 742\1)

Marfat.com

کریں، اگر اُن کی مقررہ عمر پوری ہو جاتی تو دوبارہ نہ اُٹھائے جاتے"۔
(۴) اس وقت حیات و وفاتِ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے [1] مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجّال لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلا شبہ اہلسنّت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفات مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مغل بچہ، عیسٰی رسول اللہ بے باپ سے پیدا ابن مریم کیونکر ہو سکا؟
قادیانی اس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کہیں اس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اس پنجابی کے ابتداع فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسٰی آپ تو نہ اُتریں گے کوئی اُن کا مثیل پیدا ہوگا، اسے نزول عیسٰی فرمایا گیا اور اس کو ابن مریم کہا گیا؟
اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو آیہ:
"یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا [2]"۔
کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کرینگے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی"۔ کا حکم صاف ہے۔
(۵) مسیح سے مثیل مسیح مراد لینا تحریف نصوص ہے کہ عادتِ یہود ہے، بے دینی کی بڑی

---

[1] (سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بعض معاندین ومخالفین آل دیوبند میں نے" حیات وفات مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو اختلافی کہنے کی وجہ سے آپ کو مورد الزام ٹھہرانے کی سعی لاحاصل کی ہے، جن میں سرفہرست صاحب مطالعہ بریلویت خالد محمود مانچسٹروی اور گھسن وغیرہ ہیں۔ راقم الحروف اس مسئلہ پر تفصیلی گفتگو تو ان شاء اللہ العزیز کسی اور مقام پر کرے گا مگر یہاں مخالفین کے شیخ التفسیر والحدیث محمد ادریس کاندھلوی سے ایک حوالہ نقل کرتا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ:" اختلاف صرف اس میں ہے کہ رفع الی السماء سے پہلے کچھ دیر کے لئے موت طاری ہوئی یا نہیں یا حالت نوم میں آسمان پر اُٹھائے گئے"
(معارف القرآن 1\629، مکتبۃ الحسن 33 حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

[2] [النساء:115]

Marfat.com

ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنی بدل دیں،

"يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ[1]"۔

"اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں"۔

ایسی تاویل گھڑنی نصوصِ شریعت سے استہزاء اور احکام وارشادات کو درہم برہم کر دینا ہے، جس جگہ جس شئ کا ذکر آیا، کہہ سکتے ہیں وہ شئ خود مراد نہیں اس کا مثیل مقصود ہے، کیا یہ اس کی نظیر نہیں جو اباحیہ مُلاعِنہ کہا کرتے ہیں کہ نماز و روزہ فرض ہے نہ شراب وزنا حرام بلکہ وہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا۔

(٦) بفرضِ باطل ائنہم برعلَم پھر اس سے قادیان کا مرتد، رسول اللہ کا مثیل کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اس کے کفر، اس کے کذب، اس کی وقاحتیں، اس کی فضیحتیں، اس کی خباثتیں، اس کی ناپاکیاں، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں، چھپ سکیں گی؟

اور جہان میں کوئی عقل و دین والا ابلیس کو جبریل کا مثیل مان لے گا؟

اس کے خروارِ ہزار ہا کفریات سے مُشتے نمونہ، رسائل "السوء والعقاب علی المسیح الکذاب" و "قہر الدیان علی مرتد بقادیان ونور الفرقان" و "باب العقائد والکلام" وغیر ہا میں ملاحظہ ہوں کہ یہ نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا محال، نہ کہ رسول اللہ کی مثال، قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے مسیلمہ کے نامسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔

(٧) مسیح رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصافِ جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے، یہ تھے کہ اللہ عزّ وجل نے ان کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا

[1] [النساء:46]

Marfat.com

نشانی سارے جہان کے لئے،

"قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۔ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا [1]"

"بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا، نہ میں بدکار ہوں، کہا یونہی ہے، تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ امر ٹھہر چکا ہے"۔

انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا:

"فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا [2]" الآية۔

"تو اس کے نیچے والے نے اسے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہادی ہے"۔

"علی قراءة من تحتها بالفتح فیهما وتفسیره بالمسیح علیه الصلوٰة والسلام (معناً) [3]"۔

اس قرأت پر جس میں "مَن" کی میم مفتوح اور "تَحتَهَا" کی دوسری تاء مفتوح ہے اور اس کی تفسیر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی ہے۔

انہوں نے گہوارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی:

"وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا [4]"

"لوگوں سے باتیں کرے گا پالنے میں اور پکی عمر میں"۔

---

[1] [مریم:20۔21]

[2] [مریم:24]

[3] (جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) 500\15)

[4] [آل عمران:46]

Marfat.com

انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی،

"قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا [۱]"۔

"بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ، اُس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا"۔

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں اُن کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں۔

"وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ [۲]"۔

"اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں"۔

برخلاف کفرِ طاغیہ قادیان کہ کہتا ہے جس کے پہلے فتنے ہی نے دُنیا کو تباہ کر دیا۔

انہیں اپنے غیبوں پر مسلّط کیا،

"عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۔ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ [۳]"۔

"غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلّط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے"۔

جس کا ایک نمونہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹھڑیوں میں چھپ کر، اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ رکھتے اگرچہ سات تہ خانوں کے اندر، وہ سب ان پر آئینہ تھا۔

"وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ [۴]"۔

"اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو"۔

انہیں تورات مقدس کے بعض احکام کا ناسخ کیا،

---

[۱] [مریم:30]

[۲] [مریم:31]

[۳] [الجن:26۔27]

[۴] [آل عمران:49]

Marfat.com

"وَمُصَدِّقاً لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ [1]"۔

"اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں"۔

انہیں قدرت دی کہ مادر زاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے،

"وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي [2]"۔

"اور تو مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا"۔

انہیں قدرت دی کہ مردے زندہ کرتے،

"وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي [3]"۔

"اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا"۔

"وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللهِ [4]"۔

"اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے"۔

اُن پر اپنے وصفِ خالقیت کا پرتو ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خلق فرماتے اور اپنی پھونک سے اُس میں جان ڈالتے کہ اُڑتا چلا جاتا،

"وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْراً بِإِذْنِي [5]"۔

"اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اُس میں پھونک مارتا تو وہ

---

[1] [آل عمران:50]

[2] [المائدۃ:110]

[3] [المائدۃ:110]

[4] [آل عمران:49]

[5] [المائدۃ:110]

Marfat.com

میرے حکم سے اُڑنے لگتا"۔

ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثیل مسیح ہوگیا؟

اخیر کی چار یعنی مادرزاد اندھے اور ابرص کو شفاء دینا، مردے جلانا، مٹی کی مورت میں پھونک سے جان ڈال دینا، یہ قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے کہ اگر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو مثیل مسیح بنا ہے ان میں سے کچھ کر دکھا اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ملوم ہے اور الٰہی برکات سے پورا محروم، لہٰذا اس کی یوں پیش بندی کی کہ قرآن عظیم کو پسِ پشت پھینک کر رسول اللہ کے روشن معجزوں کو پاؤں تلے مل کر صاف کہہ دیا کہ معجزے نہ تھے مسمریزم کے شعبدے تھے، میں ایسی باتیں مکروہ نہ جانتا تو کر دکھاتا، وہی ملاعنہ مشرکین کا طریقہ اپنے عجز پر یوں پردہ ڈالنا کہ

"لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ[1]"۔

"اگر ہم چاہتے تو ایسا کلام کہتے"۔

ہم چاہتے تو اس قرآن کا مثل تصنیف کر دیتے، ہم خود ہی ایسا نہیں کرتے،

الا لعنۃ اللہ علی الکٰفرین۔

قادیانی خَذَلَہُ اللہ کے ازالہ اوہام ص ۳، ۴، ۵ ونوٹ آخر میں ۱۵۱ تا آخر صفحہ ۱۶۲ ملاحظہ ہوں جہاں اُس نے پیٹ بھر کر یہ کفر بکے ہیں یا ان کی تلخیص رسالہ قہر الدیان ص ۱۰ تا ۱۵ مطالعہ ہوں، یہاں دو چار صرف بطور نمونہ منقول:

ملعون ازالہ ص ۳: "احیاءِ جسمانی کچھ چیز نہیں"۔

ملعون ازالہ ص ۴: "کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا"۔

ملعون ازالہ ص ۱۵۱: "(1) شعبدہ بازی اور دراصل بے سود، عوام کو فریفتہ کرنے والے مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے، بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا

[1] [الأنفال:31]

Marfat.com

ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے، بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز کرتی ہیں، بمبئی کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں، یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزمی بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں، سلبِ امراض مسمریزم کی شاخ ہے ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس سے سلبِ امراض کرتے ہیں، مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، مسیح مسمریزم مین کمال رکھتے تھے، یہ قدر کے لائق نہیں، یہ عاجز اس کو مکروہ قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت برا خاصہ ہے جو اپنے تیئں اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) سے اچھا کرتے، مگر ہدایت توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے، ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات، جھوٹی جھلک نمودار ہو جاتی تھی، مسیح کے معجزات اس تالاب کی وجہ سے بے رونق بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا، بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھا، ان ملعون کلمات میں وہ کون سی گالی ہے جو رسول اللہ کو نہ دی اور وہ کونسی تکذیب ہے جو آیاتِ قرآن کی نہ کی، اتنے ہی جملوں میں تینتیس (۳۳) کفر ہیں۔

بہرحال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثیل مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوالعزم صاحب معجزات وآیات بینات، اور یہ مردود ومطرود ومرتد وموردِ آفات، اور خود اس کے نزدیک یوں کہ معاذاللہ وہ شعبدہ باز بھانمتی مسمریزمی تھے، روحانی تاثیروں میں ضعیف نکمّے اور یہ ڈال کا ٹوٹا مقدس مہذب برگزیدہ ہادی،

الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین۔" خبردار! ظالموں پر خدا کی لعنت"۔

ہاں ایک صورت ہے، اس نے اپنے زعمِ ملعون میں مسیح کے یہ اوصاف گنے، دافع البلاء ص ۴: مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحیٰی) شراب نہ پیتا تھا، کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ نے اپنی کمائی

Marfat.com

کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوایا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے یحییٰ کا نام حصور رکھا مسیح نہ رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ :" آپ (یعنی عیسیٰ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے، زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اپنے بال اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے"۔

ص ٦:" حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا"۔

ص ۷:" آپ کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے کچھ نہ تھا، آپ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا"۔ یہ پچاس کفر ہوئے۔

نیز اسی رسالہ ملعونہ میں ص ۴ سے ۸ تک بحیلہ باطلہ مناظرہ خود ہی جلے دل کے پھپھولے پھوڑے، اللہ عزوجل کے سچے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان، شریر، مکار، بدعقل، زنانے خیال والا، فحش گو، بدزبان، کٹیل، جھوٹا، چور، علمی عملی قوت میں بہت کچا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بدقسمت، نرا فریبی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیئے اور اس کے تین کفر اوپر گزرے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لا سکتا، مسیح فتنہ تھا، مسیح کے فتنے نے تباہ کر دیا۔

یہ سب ستر کفر ہوئے اور ہزاروں ستر کی گنتی کیا، غرض تیس سے اوپر اوصاف اس دجال مرتد نے اپنے مزعوم مسیح میں بتائے، اگر قادیانی خود اپنے لئے ان میں سے دس وصف بھی قبول کر لے کہ یہ شخص یعنی یہی قادیانی بدچلن، بدمعاش، فریبی، مکار، زنانے خیال والا، کٹیل بھی جھوٹا، چور، گندی گالیوں والا، ابلیس کا چیلہ، کنجریوں کی اولاد، کسبیوں کا

Marfat.com

جنا ہے، زنا کے خون سے بنا ہے، تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ ضرور مثیل مسیح ہے مگر کون سے مسیح کا؟ اسی مسیح قبیح کا جو اس کا موہوم ومزعوم ہے، الالعنة اللہ علی الظّٰلمین۔

مسلمانو! یہ سات فائدے محفوظ رکھئے، کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہوا کہ قادیانیوں کا مسئلہ وفات وحیاتِ مسیح چھیڑنا کیسا ابلیسی مکر، کیسی عبث بحث، کیسی تضیع وقت، کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بحث سے جان چھڑانا اور فضول زق زق میں وقت گنوانا ہے!

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک و بے اصل و پا، درہوا شبہوں کی طرف التفات بھی نہ کرتے جو انہوں نے حیاتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کئے، ایسی مہمل عیاریوں کیا دیوں کا بہتر جواب یہی تھا کہ ہشت۔

پہلے قادیانی کے کفر اُٹھاؤ یا اسے کافر مان کر توبہ کرو، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی پوچھ لینا مگر ہم ان مرتدین سے قطع نظر کر کے اپنے دوست سائل سُنّی المذہب سے جوابِ شبہات گزارش کرتے ہیں، وَبِاللہِ التَّوْفِیق۔

پہلا شبہ

کریمہ:

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ [1] الآیۃ۔

اقول اولاً: یہ شبہ مرتدانِ حال نے کافرانِ ماضی سے ترکہ میں پایا ہے، جب آیہ کریمہ:

"اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ [2]"۔

نازل ہوئی کہ: "بیشک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ہے"۔

مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور عیسٰی اور عزیر بھی تو اللہ کے سوا پوجے جاتے ہیں، اس پر رب

[1] [النحل:20]

[2] [الأنبیاء:98]

Marfat.com

عزوجل نے ان جھگڑالو کافروں کو قرآن کریم کی مراد بتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے۔

"إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ. لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا [1]"۔

ترجمہ:"بیشک وہ جن کے لئے ہمارا بھلائی کا وعدہ ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں وہ اس کی بھنک تک نہ سنیں گے"۔

قرآن کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔

ابوداؤد کتاب الناسخ والمنسوخ میں اور فریابی عبد بن حمید و ابن جریر و ابن ابی حاتم طبرانی و ابن مردویہ اور حاکم مع تصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

"لَمَّا نَزَلَتْ:" إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ [2]"۔

قَالَ الْمُشْرِكُونَ: الْمَلَائِكَةُ وَعِيسَى وَعُزَيْرٌ يُعْبَدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ، فَنَزَلَتْ:"إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ [3]" [4]۔

---

[1] [الأنبياء:101۔102]

[2] [الأنبياء:98]

[3] [الأنبياء:101]

[4] (أخرجه الحاكم في المستدرك 2\416(3449)، ومن طريقه ابن عساكر في تاريخ دمشق 40\328، من طريق يزيد النحوي عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لما نزلت۔۔۔الخ ۔ وقال الحاكم : هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.ووافقه الذهبي في تلخيصه۔قلت: في سنده محمد بن موسى بن حاتم تكلم فيه، فقد توبع۔ فرواه الطبراني في الكبير 12\153(12740)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار ==

Marfat.com

"جب یہ آیت نازل ہوئی "إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ" (الآیۃ) تو مشرکین نے کہا ملائکہ، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کو بھی اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا جاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی "ان الذین سبقت" (الآیۃ) بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں"۔

ثانیاً:

"يدعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ"
یقیناً مشرکین ہیں اور قرآنِ عظیم نے اہل کتاب کو مشرکین سے جدا کیا، ان کے احکام ان سے جدا رکھے، ان کی عورتوں سے نکاح صحیح ہے مشرکہ سے باطل، اِن کا ذبیحہ حلال ہو جائے گا، اُن کا مردار،

قال الله تعالیٰ: "لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ[1]"۔

==15.16\3، والواحدی فی أسباب النزول 353، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 328. 329\40، کلهم من طریق أبي رزین عن أبي یحیی عن ابن عباس رضی الله عنهما۔

وأخرجه الطبرانی فی الکبیر 153\12(12739)، من طریق عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ۔۔۔الخ۔ ولم یذکر فیه أبي یحیی۔

وأخرجه ابن جریر فی تفسیره 418\16، وابن أبی حاتم کما فی تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر 380\5، والطحاوی فی شرح مشکل الآثار 15\3، والخطیب فی الفقیه والمتفقه 225.224\1، والهروی فی ذم الکلام وأهله 122.121\4(645)، والمقدسی فی الأحادیث المختارة 305.304\10 (324) من طریق سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ:۔۔۔الخ۔

[1] [البینة:1]

Marfat.com

"کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس دلیل نہ آئے"۔

وقال اللہ تعالیٰ:

"إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ [۱]"۔

"بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق سے بدتر ہیں"۔

وقال اللہ تعالیٰ:

"مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ [۲]"۔

"وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے"۔

وقال اللہ تعالیٰ:

"لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى [۳]"۔

"ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جنہوں نے کہا کہ بیشک ہم نصاریٰ ہیں"۔

وقال اللہ تعالیٰ:

---

[۱] [البینۃ:6]

[۲] [البقرۃ:105]

[۳] [المائدۃ:82]

Marfat.com

" الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ [1]"۔

" آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی"۔

" وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ [2]"۔

" اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں"۔

جب قرآن عظیم "يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ" میں نصاریٰ کو داخل نہیں فرماتا اس "الَّذِين" میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کیونکر داخل ہو سکیں گے؟

ثالثاً:

سورت مکیہ ہے اور سوائے عاصم، قُراء سبعہ کی قرأت "تَدْعُونَ" بہ تائے خطاب، تو بُت پرست ہی مراد ہیں اور "الَّذِين يدعُونَ اَصْنَامٌ" (جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ بُت ہیں)۔

رابعاً:

خود آیہ کریمہ طرح طرح دلیل ناطق کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء عموماً اور حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم خصوصاً مراد نہیں، جہاں فرمایا: "اَمْوَاتٌ غَيرُ اَحْيَاءٍ [3]"۔

" مردے ہیں زندہ نہیں"۔

---

[1] [المائدۃ:5]

[2] [البقرۃ:221]

[3] [النحل:21]

Marfat.com

اموات سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہٰذا ارشاد ہوا "غَیر اَحیاءٍ" یہ وہ مردے ہیں کہ نہ اب تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے نِرے جماد ہیں، یہ بتوں ہی پر صادق ہے۔

تفسیر "ارشاد العقل السلیم" میں ہے:

"حيث كان بعضُ الأموات مما يعتريه الحياة سابقاً أو لاحقاً كأجساد الحيوان والنطف التي يُنشِئها الله تعالى حيواناً احتُرز عن ذلك فقيل {غَيْرُ أَحْيَاء} أي لا يعتريها الحياة أصلاً فهي أمواتٌ على الإطلاق [1]"۔

---

[1] (ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابی السعود)، 106\5)

راقم الحروف اپنی کتاب "پانچ بت" سے ایک اقتباس نقل کرتا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

اللہ کی توفیق کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ میں جو {اَمْوَات غَیر اَحیاءٍ} فرمایا گیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلے وہ زندہ تھے بعد میں اُن کو مارا گیا بلکہ یہاں مراد یہ ہے کہ وہ تو ایسے مردہ ہیں جن کو زندگی نصیب ہی نہیں ہوئی کیونکہ قرآن مجید میں یہ بات ثابت ہے کہ زندگی ملنے سے پہلے موت ہی ہوتی ہے یعنی زندگی نصیب ہونے سے پہلے بھی موت پائی جاتی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ہے: {كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللهِ وَ كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ} [سورة البقرة:28]

بھلا تم کیوں کر خدا کے منکر ہو گے حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تم پلٹ کر جاؤ گے۔

اس آیت مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ {كُنْتُمْ أَمْوَاتًا} تم مردہ تھے یعنی تمہیں زندگی نصیب ہونے سے پہلے تمہاری حالت یہ تھی کہ تم مردہ تھے یعنی حالت عدم میں۔ پھر فرمایا گیا کہ {فَأَحْيَاكُمْ} پس ہم نے تمہیں زندہ کیا۔ تو جیسے یہاں زندگی کے آثار پیدا کرنے سے پہلے موت کا ذکر کیا گیا ہے ایسے ہی {اَمْوَات غَیر اَحیاءٍ} میں اسی حالت کو موت سے تعبیر فرمایا جا رہا ہے کہ ان میں تو زندگی کے آثار ہی نہیں

Marfat.com

= پائے گئے چہ جائیکہ تم ان کو معبود بناؤ حالانکہ تم ان سے افضل ہو کہ تم میں تو زندگی کے آثار موجود ہیں۔

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا گیا کہ:

{وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ} [سورۃ یس: 33]

اور ان کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے، ہم نے اسے زندہ کیا اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں۔

یہاں بھی حیات سے پہلے موت کا ذکر ہے کہ زمین پہلے مردہ تھی بعد میں زندہ کی گئی لہذا حیات نصیب ہونے سے پہلی حالت پر بھی موت کا اطلاق ہوتا ہے تو جب یہ بات ثابت ہے کہ کسی چیز کو زندگی نہ ملنے کے باوجود اس پر موت کا اطلاق کیا جاتا ہے تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ {أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ} میں زندوں کے مرنے کے بعد کی موت کا ذکر ہے۔

یہاں {أَمْوَاتٌ} موصوف ہے اور {غَيْرُ أَحْيَاءٍ} اس کی صفت واقع ہو رہی ہے اور صفت بھی مقیدہ ہے یعنی ایسی موت کہ جس میں زندگی کے آثار ہی نہیں پائے گئے۔ اگر اس سے مراد فوت شدہ انسان ہی لئے جائیں تو اس سے قبر کے عذاب وثواب کا انکار لازم آئے گا کہ جب ان پر ایسی موت واقع ہے کہ جس میں آثار حیات کو عمل دخل ہی نہیں تو عذاب وثواب کے کیا معنی ہیں؟

اور پھر آگے جو بیان فرمایا جا رہا ہے کہ {وَمَا يَشْعُرُونَ} یہ مزید اس بات کی تائید کرتا ہے کہ جب احساس وشعور ہی نہیں تو پھر عذاب وثواب کیسا؟

جبکہ اللہ رب العالمین نے جس آیت مبارکہ میں موت وحیات کے سلسلے کا ذکر فرمایا ہے اس میں فرمایا کہ:

{كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ} [سورۃ البقرۃ: 28]

بھلا تم کیوں کر خدا کے منکر ہو گے حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تم پلٹ کر جاؤ گے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے دو موتوں کا ذکر کیا ہے کہ پہلے مردہ تھا پھر ہم نے زندگی

Marfat.com

= = دی اس کے بعد پھر ہم اس کو ماریں گے پھر اس کو زندگی دیں گے پھر وہ ہماری طرف لوٹ کر آئیں گے اس میں پہلی موت تو حالت عدم کی بات ہے اور دوسری موت اس دنیا میں زندگی گزارنے کے بعد والی موت ہے اور اس کے بعد جس حیات کا ذکر ہے وہ قبر کی بات ہے کہ منکر ونکیر کے سوال وجواب کے وقت اس کو زندہ کیا جائے گا اب اس کے بعد تیسری موت کا ذکر نہیں صرف اس کی طرف پلٹنے کا ذکر ہے جب انسان کو اس موت کے بعد قبر میں دی جانے والے حیات کے بعد موت ثابت نہیں تو پھر یہاں {غَير اَحْياءٍ} یسے کہا جا سکتا ہے؟۔

لہذا یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی کہ {اموات} کے بعد جن کے لئے {غَير اَحْياءٍ} ہا جا رہا ہے وہ انسان نہیں کیونکہ انسانوں کے لئے تو اس دنیاوی زندگی کے بعد والی موت کے بعد بھی زندگی ہے تو جن کے لئے موت کے بعد حیات نہیں وہ انسان نہیں بلکہ جماد ہیں۔

جیسا کہ اسی آیت مبارکہ کے تحت معترضین کے سرخیل تقی الدین ابن تیمیہ نے بھی لکھا کہ:

" وَإِلَّا فَالْقُرْآنُ قَدْ سَمَّى الْجَمَادَ مَيِّتًا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ} {أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ} الْآيَةَ. فَسَمَّى الْأَصْنَامَ أَمْوَاتًا وَهِيَ حِجَارَةٌ وَقَالَ: {وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا}.

(مجموع الفتاوی، کتاب القدر، 22\8)

اور اگر ایسا نہیں تو پتھروں کا نام مردہ رکھا گیا ہے اس کے علاوہ بھی جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے" اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور خود بنائے ہوئے ہیں"۔" مردے ہیں زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے"۔ پس بتوں کو مردہ کہا گیا ہے اور وہ پتھر ہیں اور فرمایا:" اور ان کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا"۔

پس یہ بات ابن تیمیہ کی عبارت سے بھی ثابت ہوگئی کہ اس کے نزدیک یہاں {أموات غير أحياء} جن کے لئے کہا جا رہا ہے وہ پتھر ہیں انسان نہیں لہذا اس کو انسانوں پر چسپاں کرنا غلط محض ہے اسی لئے اکثریت علماء تفاسیر نے {أموات غير أحياء} سے مراد جمادات، پتھر یا اصنام مراد لیا ہے حتی

Marfat.com

کہ معترضین کے اماموں میں سے بھی بعض کو لکھنا پڑا، ملاحظہ فرمائیں:

محمد بن علی بن محمد شوکانی [۱۲۵۰] نے لکھا: "أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ يَعْنِي أَنَّ هَذِهِ الْأَصْنَامَ أَجْسَادُهَا مَيِّتَةٌ لَا حَيَاةَ بِهَا أَصْلًا. فَزِيَادَةُ " غَيْرُ أَحْيَاءٍ " لِبَيَانِ أَنَّهَا لَيْسَتْ كَبَعْضِ الْأَجْسَادِ الَّتِي تَمُوتُ بَعْدَ ثُبُوتِ الْحَيَاةِ لَهَا بَلْ لَا حَيَاةَ لِهَذِهِ أَصْلًا. فَكَيْفَ يَعْبُدُونَهَا وَهُمْ أَفْضَلُ مِنْهَا؛ لِأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ "وما يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ" الضَّمِيرُ فِي يَشْعُرُونَ لِلْآلِهَةِ. وَفِي يُبْعَثُونَ لِلْكُفَّارِ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ الْأَصْنَامَ. وَالْمَعْنَى: مَا تَشْعُرُ هَذِهِ الْجَمَادَاتُ مِنَ الْأَصْنَامِ أَيَّانَ يُبْعَثُ عَبَدَتُهُمْ مِنَ الْكُفَّارِ. وَيَكُونُ هَذَا عَلَى طَرِيقَةِ التَّهَكُّمِ بِهِمْ لِأَنَّ شُعُورَ الْجَمَادِ مُسْتَحِيلٌ بِمَا هُوَ مِنَ الْأُمُورِ الظَّاهِرَةِ فَضْلًا عَنِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ سُبْحَانَهُ وَقِيلَ: يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الضَّمِيرُ فِي يُبْعَثُونَ لِلْآلِهَةِ. أَيْ: وَمَا تَشْعُرُ هَذِهِ الْأَصْنَامُ أَيَّانَ تُبْعَثُ. وَيُؤَيِّدُ ذَلِكَ مَا رُوِيَ أَنَّ اللهَ يَبْعَثُ الْأَصْنَامَ وَيَخْلُقُ لَهَا أَرْوَاحًا مَعَهَا شَيَاطِينُهَا فَيُؤْمَرُ بِالْكُلِّ إِلَى النار. ويدلّ على هذه قَوْلُهُ: " إِنَّكُمْ وَما تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ "[الأنبياء:98] (فتح القدير 206\3، وفی نسخة: 187\3)

{أموات غير أحياء} یعنی یہ بت جن کے اجسام مردہ ہیں جن میں بالکلیہ حیات نہیں ہے پس ,,غیر احیاء،، کی زیادتی یہ بات بیان کرنے کے لئے ہے کہ وہ بت تو بعض اجساد کی طرح بھی نہیں ہیں کہ جن پر موت واقع ہوئی ہے حیات ثابت ہونے کے بعد بلکہ ان کے لئے تو حیات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا پھر یہ کس طرح عبادت کرتے ہیں ان کی حالانکہ وہ ان سے اس لئے تو افضل ہیں کہ ان میں حیات ہے {وَما يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ} اور{ يَشْعُرُونَ} کی ضمیر معبودوں (بتوں) کی طرف لوٹتی ہے اور {يُبْعَثُونَ} کی ضمیر کافروں کی طرف جو کہ ان بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور معنی یہ ہے کہ یہ جمادات جن کی کافر عبادت کرتے ہیں نہیں شعور رکھتے کہ ان کے پجاری کب اٹھائے جائیں گے اور یہ ان کے ساتھ تہکم کے طریق پر ہوگا کیونکہ جمادات کا شعور شعور محال ہے ظاہری امور کے لحاظ سے علاوہ ازیں ان کی حقیقت اللہ تعالی کے سواء کوئی نہیں جانتا۔ اور کہا گیا ہے کہ {يُبْعَثُونَ} کی ضمیر معبودوں کی طرف

Marfat.com

لوٹ رہی ہو یعنی نہیں شعور رکھتے یہ بت کہ کب اٹھائے جائیں گے اور اس کو تائید حاصل ہے اس سے کہ اللہ تعالی بتوں کو اٹھائے گا اور ان کے لئے روح پیدا کرے گا بایں طور کی ان کے ساتھ ان کے شیطان (یعنی پجاری) پس حکم دیا جائے گا سب کو جہنم کا اور اس پر اللہ تعالی کا قول دلالت کر رہا ہے کہ" بے شک تم اور جو کچھ اللہ کے سواء تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو"۔

نواب صدیق حسن قنوجی [۱۳۰۷] نے لکھا:

(أموات) يعني أن هذه الأصنام أجسادها جمادات ميتة لا حياة بها أصلاً، فزيادة قوله (غير أحياء) لبيان أنها ليست كبعض الأجساد التي تموت بعد ثبوت الحياة لها بل لا حياة لهذه أصلاً فكيف يعبدونها وهم أفضل منها لأنهم أحياء...

(فتح البيان في مقاصد القرآن 18\4، وفي نسخة: 225\7)

{أموات} یعنی یہ بت جن کے اجسام مردہ ہیں جن میں بالکلیہ حیات نہیں ہے پس {غير أحياء} کی زیادتی یہ بات بیان کرنے کے لئے ہے کہ وہ بت تو بعض اجساد کی طرح بھی نہیں ہیں کہ جن پر موت واقع ہوئی ہے ہوئی ہے حیات ثابت ہونے کے بعد بلکہ ان کے لئے تو حیات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا پھر یہ کس طرح عبادت کرتے ہیں ان کی حالانکہ وہ ان سے اس لئے تو افضل ہیں کہ ان میں حیات ہے۔

علامہ شوکانی اور صدیق حسن کی عبارات سے بھی یہ بات واضح ہوگئی کہ مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں {اموات غیر احیاء} سے مراد اصحاب قبور نہیں بلکہ ان کے خود ساختہ معبود ہیں جو پتھروں سے بنائے گئے تھے اور مشرکین ان کی عبادت کرتے تھے جب کہ اس کے برعکس بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو نہ جانے کس وجہ سے انبیاء، شہدا اور صالحین کو اس آیت کا مصداق ٹھہرانے میں سرتوڑ کوششیں کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور اپنے خیالات کے مطابق غلط قسم کی تاویلات کر کے اس آیت کو انبیاء، شہدا اور صالحین پر چسپاں کرتے ہیں۔

جبکہ قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیت مبارکہ بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ اس سے مراد انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمۃ اللہ علیہم نہیں ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

Marfat.com

"بعض اموات وہ تھے جنہیں زندگی حاصل تھی جیسے مردہ حیوان کا جسم، اور بعض وہ ہیں جنہیں زندگی ملنے والی ہے مثلاً نطفہ جسے اللہ تعالیٰ مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا اور فرمایا غیر احیاء یعنی یہ وہ اموات ہیں جنہیں زندگانی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہٰذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں"۔

خامساً:

رب عزوجل فرماتا ہے:

" وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ . فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ[1] "۔

" خبردار! شہیدوں کو ہرگز مردہ نہ جانیو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں"۔

اور فرماتا ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے،

"وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ"۔ [سورۃ العنکبوت:25]

اور (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے فرمایا: تم نے اللہ عزوجل کے سواء یہ بت بنا لئے ہیں جن سے تمہاری دوستی یہی دُنیا کی زندگی تک ہے پھر قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے کے ساتھ کفر کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا اور تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

(پانچ بت، صفحہ 206.213)

مزید تفصیل کے طالب راقم الحروف کی مذکورہ کتاب کو ملاحظہ فرمائیں۔

[1] [آل عمران:169.170]

Marfat.com

"وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ [1]"۔
"جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں"۔

محال ہے کہ شہید کو تو مردہ کہنا حرام، مردہ سمجھنا حرام اور انبیاء معاذ اللہ مردے کہے سمجھے جائیں، یقیناً قطعاً ایماناً وہ "اَحیاء غَیر اَمْوَات" "زندہ ہیں مردے نہیں ہیں" نہ کہ عیاذاً باللہ "اموات غَیر اَحیاءٍ" ۔ "مردے ہیں زندہ نہیں"۔

جس وعدہ الٰہیہ کی تصدیق کے لئے ان کو عروضِ موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعاً شہداء کو بھی لازم ہے۔

"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ [2]"۔

"ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے"۔

پھر جب یہ "اَحیاء غَیر اَمْوَاتٍ" ہیں وہ یقیناً ان سے لاکھوں درجے زائد "اَحیاء غَیر امواتٍ" ہیں نہ کہ "اَموات غَیر اَحیاءٍ"۔

سادساً:

آیہ کریمہ میں "وَهُمْ قَدْ خُلِقُوا" بصیغہ ماضی نہیں بلکہ "وَهُمْ يُخْلَقُونَ [3]"۔
بصیغہ مضارع ہے کہ دلیل تجدد و استمرار ہو یعنی بنائے گھڑے جاتے ہیں اور نئے نئے بنائے گھڑے جائیں گے، یہ یقیناً بت ہیں۔

سابعاً:

آیہ کریمہ میں ان سے کسی چیز کی خلق کا سلبِ کُلّی فرمایا کہ: "لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا [4]"۔ "وہ

---

[1] [البقرۃ:154]

[2] [آل عمران:185]

[3] [النحل:20]

[4] [النحل:20]

Marfat.com

کوئی چیز نہیں بناتے"۔

اور قرآن عظیم نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بعض اشیاء کی خلق ثابت فرمائی،

"وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ [1]"۔

"اور جب تو مٹی سے پرند کی مورت بناتا"۔

اور ایجاب جزئی نقیض سلبِ کلی ہے تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صادق نہیں، نامناسب سے قطع نظر ہو تو اَموات قضیہ مطلقہ عامہ ہے یا دائمہ بر تقدیر ثانی یقیناً انس وجن وملک سے کوئی مراد نہیں ہوسکتا کہ ان کیلئے حیات بالفعل ثابت ہے نہ کہ ازل سے ابد تک دائم موت، بر تقدیر اوّل قضیہ کا اتنا مفاد کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو، یہ ضرور عیسیٰ وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے لئے ثابت۔

بیشک ایک وقت وہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے اور روز قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے، اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت ہو چکی، ورنہ "يدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ" میں ملائکہ بھی داخل ہیں، لازم کہ وہ بھی مر چکے ہوں، اور یہ باطل ہے۔

تفسیر انوار التنزیل میں ہے:

(أَمْوَاتٌ) حالاً أو مآلاً. غَيْرُ أَحْيَاءٍ بالذات ليتناول كل معبود [2]۔

"مردے حال میں یا آئندہ غیر زندے بالذات تاکہ ہر معبود کو شامل ہو"۔

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

"فالمراد ما لا حياة له سواء كان له حياة ثم مات كعزير أو سيموت كعيسى، والملائكة عليهم الصلاة والسلام أو ليس من شأنه الحياة

---

[1] [المائدۃ:110]

[2] (انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی)، 3\223)

Marfat.com

کالأصنام [1] "

یعنی ان اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بت، یا حیات تھی اور موت عارض ہوئی جیسے عزیر، یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسٰی وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

منکرین دیکھیں کہ ان کا شبہ ہر پہلو پر مردود ہے، وللہ الحمد۔

شبہ دوم:

"لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى [2]"۔

" اللہ تعالٰی یہود ونصاری پر لعنت فرمائے"۔

اقول: "وَالْمِرْزَائِيَةَ لَعَنَهُمْ لَعْنًا كَبِيراً"۔

" میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو"۔

اوّلاً: "اَنْبِيَائِهِمْ"۔

میں اضافت استغراق کے لئے نہیں کہ موسی سے یحیٰی علیہما الصلوٰۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود ونصارٰی سب نے مسجد کرلیا ہو، یہ یقیناً غلط ہے،

جس طرح "وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ [3]"۔

" انہوں نے انبیاء کو ناحق شہید کیا"۔

میں اضافت ولام کوئی استغراق کا نہیں کہ نہ سب قاتل اور نہ سب انبیاء شہید کئے،

---

[1] (عناية القاضي حاشية الشهاب على تفسير البيضاوی 321\5)

[2] (صحيح البخاری ،الجنائز، باب مايكره من اتخاذ المسجد على القبور 177\1، كراچی)

[3] [آل عمران:181]

Marfat.com

قال اللہ تعالیٰ:

"فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ[1]"۔

"انبیاء کے ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہو"۔

اور جب استغراق نہیں تو بعض میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا داخل کر لینا ادّعائے باطل و مردود ہے، یہود کے سب انبیاء نصاریٰ کے بھی انبیاء تھے، یہود و نصاریٰ کا ان میں بعض قبورِ کریمہ کو (مسجد بنالینا) صدقِ حدیث کے لئے بس، اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کر کے کہ نصاریٰ کے انبیاء کہاں ہیں، ان کے تو صرف ایک عیسیٰ نبی تھے ان کی قبر نہیں، ایک جواب یہی دیا جو بتوفیقہ تعالیٰ ہم نے ذکر کیا کہ:

"أَوِ الْمُرَادُ بِالِاتِّخَاذِ أَعَمُّ مِنْ أَنْ يَكُونَ ابْتِدَاعًا أَوِ اتِّبَاعًا فَالْيَهُودُ ابْتَدَعَتْ وَالنَّصَارَى اتَّبَعَتْ وَلَا رَيْبَ أَنَّ النَّصَارَى تُعَظِّمُ قُبُورَ كَثِيرٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ تُعَظِّمُهُمُ الْيَهُودُ[2]"۔

انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتداً ہو یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی، اور اس میں شک نہیں کہ نصاریٰ بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔

---

[1] [البقرة"87]

[2] (فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب الصلاة 532\1، وانظر: التوشیح شرح الجامع الصحیح للسیوطی 515\2، والسراج المنیر شرح الجامع الصغیر 115\4، ومرعاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول (2\420

Marfat.com

ثانیا:

امام حافظ الشان (ابن حجر) نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہوا، واقع یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد کرتے اور نصاریٰ اپنے صالحین کی قبروں کو[1]، ولہذا صحیح بخاری حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دربارہ قبور انبیاء تنہا یہود کا نام ہے:

"أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ[2]".

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔

اور صحیح بخاری حدیث اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جہاں تنہا نصاریٰ کا ذکر تھا صرف صالحین کا ذکر فرمایا، انبیاء کا نام نہ لیا کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ

---

[1] (فتح الباری 1\532، وانظر: السراج المنیر شرح الجامع الصغیر 4\115، ومرعاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول 2\420)

[2] (أخرجه البخاری فی الصحیح، بَابُ الصَّلاَةِ فِي البِيعَةِ 1\95 (437)، ومالک فی الموطأ، روایة الشیبانی (321)، وعبد الرزاق فی المصنف 1\406 (1589)، وأحمد فی مسنده (7826)، و(9144)، و(9850)، ومسلم فی الصحیح، بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ، (530)، وأبو داود فی السنن، بَابٌ فِي الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ (3227)، والنسائی فی السنن الکبری 6\387 (7055)، وأبو یعلی فی مسنده 10\221 (5844)، وابن حبان فی الصحیح 6\95 (2326)، وأبو عوانة فی المستخرج 1\333، والاسماعیلی فی معجم أسامی شیوخ 1\487، والبیهقی فی السنن الکبری 4\135)

Marfat.com

فِيهِمِ الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ [۱]".

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نصاریٰ وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔

اور صحیح مسلم حدیث جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہود و نصاریٰ دونوں کو عام تھا انبیاء و صالحین کو جمع فرمایا کہ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ [۲]

میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے"۔

ہمیشہ جمع طرق سے معنی حدیث کا ایضاح ہوتا ہے۔

ثالثاً:

اقول: چالاکی بھی سمجھئے! یہ فقط قبرِ عیسیٰ ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر ہے، قادیانی مدعیِ نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح، اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہا ہیں، اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال، اس سے

---

[۱] (أخرجه البخاری فی الصحیح، بَابُ الصَّلَاةِ فِي البِيعَةِ 94\1(434)، وابن أبی شیبة فی المصنف 30\3(11815)

[۲] (أخرجه مسلم فی الصحیح، بَابُ النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ (532)، وابن أبی شیبة فی المصنف 150\2(7546)، وعبد الله بن أحمد فی زوائد الفضائل 100\1(71)، وابن بشران فی الامالی 213(495)، والطبرانی فی الکبیر 168\2(1686)

Marfat.com

قادیانی کا سارا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھروندا ہو گیا اس لئے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام ص ۶۲۹ پر یہ کیا کہ:

"ایک زمانے میں چارسو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے"۔

یہ اس مرتد کے اکٹھے چارسو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے، بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے،

قال اللہ تعالیٰ:

"كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ [1]"۔

"نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا"۔

تو اس نے چارسو ہر نبی کی تکذیب کی، اگر انبیاء ایک لاکھ [2] چوبیس ہزار ہیں تو قادیانی کے

---

[1] [الشعراء:105]

[2] (کما رواہ أحمد وابن حبان والحاکم والبیهقی وغیرهم عن أبی ذر وهؤلاء وابن أبی حاتم والطبرانی وابن مردویه عن أبی أمامة رضی الله تعالی عنهما ۱۲ منه غفر له (م)

"جیسا کہ احمد ابن حبان، حاکم، بیہقی وغیرہم نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیز انہوں نے اور ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا"۔

(أخرجه ابن حبان فی الصحیح 76.77\2(361)، والحاکم فی المستدرک 2\652 (4166)، والبیهقی فی السنن الکبری 9\7، فی الشعب (131)، وأبو نعیم فی الحلیة 1\167.166، والآجری فی الأربعین (40)، وابن عساکر فی تاریخ دمشق 274.277 \23، والشجری فی الامالی [ترتیب] (915)، کلهم من حدیث أبی ذر رضی الله عنه۔

وأخرجه أحمد فی مسنده (22288)، وابن أبی حاتم فی تفسیره 1\182 (962)، و 2\482 (2550)، و 4\1118 (6283)، و 9\2983 (16944)، والطبرانی فی الکبیر

Marfat.com

چار کروڑ چھیانوے لاکھ کفر، اور اگر دو لاکھ [1] چوبیس ہزار ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ کفر ہیں۔

اور اب ان مرزائیوں نے خود یا اسی سے سیکھ کر اندارج کفر میں اور ترقی معکوس کر کے اسفل سافلین پہنچنا چاہا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا جھوٹ ثابت کریں، اس حدیث کے یہ معنے گھڑے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو مسجد کرلیا، یہ صریح سپید جھوٹ ہے، نصاریٰ ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے اسے مسجد کرلینا تو دوسرا درجہ ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کے دشمنوں) نے (خاک بدہنِ ملعونان) کیسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر ہمارا قادیانی نبی جھوٹ کے پھنکے اُڑاتا تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصاریٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں، کہاں بتاتے ہیں، کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کرلیا جس کا مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر کیا، اس مسجد کا روئے زمین پر کہیں پتا ہے؟

ان نصرانیوں کا دُنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے؟

اور جب یہ نہ بتا سکو اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذمّے معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنی گھڑے اور:

= = 218.219\8(7871)، من حديث أبي أمامة رضي الله عنه۔ و ذكرهما الهندى فى كنز العمال 482\11(32277.32276)، وعزاه الى "ك، هب- عن أبي ذر". "حم، طب، حب، ك وابن مردويه، هق في الأسماء- عن أبي أمامة"۔

[1] كما فى رواية على ما فى شرح عقائد النسفى للتفتازانى قال خاتم الحفاظ لم اقف عليها ١٢ منه غفر له (م)

وانظر: شرح عقائد النسفى، 101، وفيه: وفي رواية: مائتا ألف وأربع وعشرون ألفاً.

Marfat.com

"إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا [1]"۔

"بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کو اُن پر اللہ کی لعنت دُنیا اور آخرت میں اور اللہ نے اُن کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے"۔

کی گہرائی میں پڑے ألا لعنة الله علی الظّٰلمین، کیوں، حدیث سے موت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال کا مزا چکھا؟

"كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ [2]"۔

"مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے"۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد المذنب

احمد رضا البریلوی عفی عنہ

بمحمدن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

انتهى هذا التعليق والتخريج في مجالس متعددة كان آخرها بعد صلاة الفجر يوم السبت 2017\12\20، والحمد للہ رب العالمین۔ محمد ارشد مسعود عفی عنہ

---

[1] [الاحزاب:57]

[2] [القلم:33]

Marfat.com

فہرست آیات قرآنیہ ۔رسالہ الجزار الدیانی علی المرتد القادیانی

آیت	سورہ	صفحہ
"فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ	البقرة:87	344
"مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ	البقرة:105	333
"وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ.	البقرة:154	341
"أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ ۔	البقرة:243	321
"وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ.	البقرة:221	334
"فَأَمَاتَهُ اللهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ.	البقرة:259	320
"ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ۔	البقرة:260	320
"وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا.	آل عمران:46	324
"وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ.	آل عمران:49	325
"وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ.	آل عمران:50	326
"وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا.	آلعمران:169	340
"وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ.	آلعمران:181	343
"كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ.	آلعمران:185	341
"يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ.	النساء:46	323
"فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ	النساء:59	315
"يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى ۔	النساء:115	322
"الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ.	المائدة:5	334
"لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ.	المائدة:82	333

Marfat.com

فہرست آیات قرآنیہ ۔رسالہ الجزار الدیانی علی المرتد القادیانی

آیات	سورہ	صفحہ
"وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي۔	المائدۃ:110	326.342
"وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي۔	المائدۃ:110	326
"وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي	المائدۃ:110	326
"لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَذَا ۔	الانفال:31	327
"وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ۔	النحل:20	330.314
"اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ۔	النحل:21	334
"قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ۔	مریم:20	324
"فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي۔	مریم:24	324
"قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ۔	مریم:30	325
"وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ۔	مریم:31	325
"وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا۔	الانبیاء:95	320
"إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ۔	الانبیاء:98	330
"إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى۔	الانبیاء:101	347
"كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ۔	الشعراء:105	339
"إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا۔	الاحزاب:57	349
"أَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ	ق:15	339
"كَذَلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ۔	القلم:33	349
"عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا۔	جن:26	325

Marfat.com

فہرست آیات قرآنیہ ۔رسالہ الجزار الدیانی علی المرتد القادیانی

آیت	سورہ	صفحہ
"لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ۔	البينة: 1	332
"إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۔	البينة: 6	333

فہرست احادیث وآثار ۔رسالہ الجزار الدیانی علی المرتد القادیانی

حدیث یا اثر	راوی	صفحہ
الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ ۔	انس بن مالك	316
أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ ۔	جندب	346
أَمَاتَهُمْ عُقُوبَةً ثُمَّ بُعِثُوا لِيَتَوَفَّوْا مُدَّةَ آجَالِهِمْ ۔	قتادة	321
أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمِ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ۔	أم سلمة	345
قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔	ابو ہریرہ	345
لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ۔	عائشہ صدیقہ	314.343
لَمَّا نَزَلَتْ:"إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۔	عبد الله بن عباس	331

Marfat.com

قال اللہ تعالیٰ
ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

خدماتِ ختمِ نبوت اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

رسائل

جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ
السوء والعقاب علی المسیح الکذاب
الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

تصانیف
...رت امام احمد رضا خان محدث بریلوی

تخریج وحاشیہ
ڈاکٹر قاری ابو احمد محمد ارشد مسعود اشرف چشتی رضوی عفی عنہ
حسب فرمائش: نقیبِ اہل سنت، مقتدائے العلماء الاخیرین،
حضرت علامہ مولانا پیر سید مظفر شاہ قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر بزمِ علم و دانش (رجسٹرڈ)

Marfat.com